

نئے کچھو چھوئی مذہب کے انوکھے

نور کی برسات

مصنفہ

حضرت مولینا سید محمد حسینی اشرفی مصباحی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شمشیر فیہ راجحہ

چیف ایڈیٹر مائنامہ سنی آواز دارالعلوم اجدیہ ناگپور

شائع کردہ

مکتبہ مائنامہ سنی آواز دارالعلوم اجدیہ گانجہ کھیت ناگپور ۴۴۰۰۱۸

سے اپنی کتاب کھلا دیں

دکمال کی رسائی ان عیوب و برہمی کو پہچاننے تک نہیں ہو سکی جو عام لوگوں کے لیے بھی سخت سنگ و عار ہے۔

شاہزادے صاحب !

ابھی آپ شاید کچھ نہ سمجھ سکتے ہوں گے نہ آپ کا اپنے آپ کو عالم و فاضل سمجھنا اور دوسروں کو بھروسہ جابل قرار دینے کی عادت کچھ سمجھ دیگی۔ آئیے اور دیکھیں کہ آپ نے ایک ستیزہ زوے ہی نہیں بلکہ ایک مسلمان کی ذمہ داری کو پس پشت ڈال کر تہذیب و اخلاق کا کیسے خون کیا ہے اور احکام شرع کی خلاف ورزی کیسی کی ہے اور باوجود علوم اسلامیہ کے عالم و فاضل ہونے کے آپ نے دنیا والوں کو اسلامی پیکر پیکر دینی اخلاق و تہذیب کا کیسا درس دیا ہے اور سرکار کلاں کے خانقاہی تقدس کو کیسے فراموش کیا ہے۔

تہذیب و اخلاق سے گری ہوئی بدترین گالی

شاہزادے صاحب ! آپ نے اپنے تحفہ نور منہ پر تحریر فرمایا ہے :

اب یہاں بہت ضروری ہو گیا ہے کہ مولینا اختر رضا خاں صاحب کے بارے میں حقائق کو قدرے تفصیل سے بیان کیا جائے :

یہاں یہ خیال رکھیے کہ آپ نے بیان کرنے کو بہت ضروری قرار دیا ہے۔ دوسرے آپ نے جو کچھ بیان کیا ہے انہیں حقائق بتایا ہے۔

آپ سے عرض ہے شاہزادے صاحب کہ،

یہ بیان کرنا کس حکم شرع سے فرض و واجب ہو گیا تھا، دین کی کونسی ضروریات میں آپ نے سمجھ لیا آپ علوم اسلامیہ کے فاضل ہیں آپ اس کی کچھ تفصیل بیان فرماتے۔ مانتھریہ بلارت کی وہ کونسی ضرورت تھی کہ ۱۱۔ مولانا صاحب کے

آپ سرکار کلاں کی بارگاہ میں بیٹھ کر سلوک و طریقت کی خبریں لے نہیں کر سکتے تھے۔ دوسرے حقائق جو آپ نے فرمایا ہے وہ آپ نے اپنے اسلامی علوم کی گہرائی کی بنیاد پر حقیقتیں قرار دیا ہے۔

یا سلوک میں آگے بڑھ کر آپ حقیقت تک ایسے پہنچے کہ حمایت اٹھتے ہی فحش محالوں کے ذریعہ حقائق و حلاوت آپ پر روشن ہوتے چلے گئے۔ شاہزادے صاحب !

آپ نے اپنے شرعی یا خانقاہی مذہب پر جو اہم حقیقت کو اپنی فوری تعریف تحفہ نور کے منہ پر آپ نے اپنے مناظر اعظم مولوی انتخاب قدیری سے نقل کیا ہے اسے اچھی طرح دیکھیے :

مفعول یہ ہے کہ لوگوں سے برا کام کرتا ہے۔ (تحفہ نور منہ)

کیون شاہزادے صاحب !

مفعول لوگوں سے برا کام کرنے والا جو آپ نے انسانی تجربے نقل کیا ہے کیا آپ نے نقل دیکھ کر اس کی ایسی شرعی حقیقت و تصدیق کر لی تھی جس سے آپ کو عام طور پر ملک بھر میں اس کو مشہور کرنے کی شرعی اجازت مل گئی۔

آپ جواب دیں گے کہ ہم نے مولوی انتخاب قدیری سے یہ نقل کیا ہے اس کی ذمہ داری مولوی انتخاب قدیری پر ہے۔

تو عرض ہے کہ جب بھی آپ نے فاضل اسلامیات اور شاہزادہ سرکار کلاں کو کچھ ہو کر اسلامیات کا خون ہی کیا ہے اور خانقاہی تقدس و ہجارت کو اپنے ہاتھوں پر یاد کر دیا جس سے خانقاہ کچھ کچھ تو پاک ہے اللہ آپ کی ذات اور آپ کے حاکمی امور مولوی انتخاب قدیری بھی شرعی تعزیر اور دنیا کی قانونی سزا و دفعہ میں گرفتار ہیں۔

سے اپنی کتاب تحفہ نور منہ

شاہزادے صاحب !

آپ نے مولوی انتخاب قدیری کی کتاب کا پورا مطالعہ کیلئے اور جاہل
سے آپ نے سند پکڑ کر بکثرت گایوں کے حوالے بھی نقل کیے ہیں، کیا آپ بتا
سکتے ہیں کہ مولوی انتخاب قدیری نے بیان اور مستہر کرنے میں اپنی شرعی ذمہ
داری کو پوری کیا ہے اور شرعی تحقیق و تصدیق کے بدلے سے شرفا مستہر کرنا ضروری
یا فرض واجب سمجھا ہے کیا آپ نے اپنے تحفہ نور میں اسی تصدیق شرعی کے
حوالے دیئے ہیں۔

شاہزادے صاحب !

مولوی انتخاب قدیری نے شرفا سخت قابل تعزیر و سزا غلطی کی ہے۔
بازاری آوارہ گردوں کے اصول پر عمل کیا ہے آپ کی شرعی و خانقاہی عزت و حرمت
کیسے مولوی انتخاب قدیری کے پیروی کرنے پر تیار ہو گئی۔ یہی
اگر مولوی انتخاب قدیری سے تہذیب و اخلاق کا خون ثابت ہے تو ہم
بھی خانقاہ کچھ پھوسے ضرور تہذیب و اخلاق کا خون کیے بغیر نہ رہیں گے اور یہی
ہماری شرعی و خانقاہی دلیل ہے۔

شاہزادے صاحب !

جہاں الزام فعل مولائے پیکر بازی کے برسے سے شرفا ثابت نہیں ہے
نہ قانون اس کی اجازت دیتا ہے تو کسی کا بھی غلط غیر شرعی و غیر قانونی الزام دھرنا
کب آپ کو الزام دھرنے کے جرم کی اجازت دے گا اور آپ غصے یہ کہہ سکیں گے
کہ میں یہ جرم اس لیے کیا ہے کہ فلاں فلاں نے اپنے بیان یا کتاب یا اشتہار
میں یہ جرم کیا تھا محول ولا خوف الا باللہ العلی العظیم۔

شاہزادے صاحب !

یہ ہرگز کسی بھی ناقل کی برأت نہیں بلکہ جرم کا اسٹا غیر عالمانہ اقرار ہے اور

واقف یہ ہے کہ جب گالیاں دینے والے کی عادت پڑ جاتی ہے مولیٰ سے
مولیٰ گالی بھی عیب نہیں مہر دکھائی دیتی ہے۔

گالیوں پر شرعی حکم

شاہزادے صاحب !

بڑی بڑی عربی زبان کی کتابیں تو آپ ہی دیکھ لیں کہ آپ عربی اور
اسلامیات کے ماہر ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم مولانا ابوالاعلا محمد مجید علی قادری
رضوی علیہ الرحمۃ والرضوان اپنی گرانمایہ تصنیف جلیل بہار شریعت حصہ ہفتم میں تعزیر
کے بیان کے تحت جو حکم شرع اور دین بیان فرمایا ہے اسے نقل کر رہے ہیں
ارشاد ہے :

کسی مسلمان کو فاسق، قاجر، لوطی، سودخور،

شراب خور، خائن، دیوث، فحش، بھڑوا، چور،

حرام زادہ، ولد اہرام، پلید، کین، جواری کہنے پر

تعزیر کی جائے جبکہ وہ شخص ایسا نہ ہو جیسا اس

نے کیا اور اگر وہ واقع میں یہ عیوب اس میں

پائے جاتے ہوں اور کسی نے کہا تو تعزیر نہیں کہ

اس نے خود اپنے کو یہی بنا رکھا ہے اس کے کہنے

سے اسے کیا عیب لگتا (بہار شریعت ص ۵۷)

اسی میں فرماتے ہیں،

بہت سی مسلمان کو فاسق کہا اور قاضی کے یہاں

جب دھوی ہوا اس نے جواب دیا کہ میں نے اسے

فاسق کہلے کیوں کہ یہ فاسق ہے تو اس کا فاسق

سے اپنی کتاب میں لکھ لایا ہے

ہونا گواہوں سے ثابت کرنا ہو گا۔ (بہار شریعت ج ۱)

پھر اے شاہزادے صاحب! آپ ہزار اپنی سیادت کا واسطہ دیتے رہیں سخت تعزیر سے شرفا نہیں جیتے۔

سادات و ملہار کی تعزیر میں اگر رعایت بھی کی جاتی ہے تو بعض اس لیے کہ وہ وجہ امت و عزت والے ہوں کبیرہ تو کبیرہ صغیرہ گناہ بھی نا در یا بلو تعزیر ان سے صادر ہوا اگر اس صفت پر نہ ہوں بلکہ ان کے اظہار غراب ہو گئے ہوں تو اب جرم کے لائق سزا دی جائے گی ورنہ بھی لگائے جائیں گے اور قید بھی کیے جائیں گے۔ (مدیحیجے بہار شریعت ج ۱ ص ۱۰۸)

اور شاہزادے صاحب!

آپ نے تو اپنی کتاب "تحفہ نور" مولوی انتخاب قدیری کی تقلید میں ایسی گائیوں اور الزامات سے بھر دی ہے جہاں تعزیر میں ریاہت ہی نہیں۔

شاہزادے صاحب!

اسی بہار شریعت ج ۱ ص ۱۰۸ باب تعزیر میں یہ حدیث شریفہ نقل کی گئی ہے کہ:

حضرت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی کسی کو محنت کئے تو اس کو بیس درہ لگا دو۔

اور یہ اسی صورت میں ہے کہ کہنے والا فعل محنت کو شرعی شہادت سے ثابت نہ کر سکے اور محنت کی تعریف میں ایک قول یہ بھی ہے کہ فعل بہ کرنا ہو۔

شاہزادے صاحب!

آپ فاضل اسلامیات ہیں غالباً اس سے بے خبر نہ ہوں گے حدیث حدیث میں کیا کیفیت سے کوڑے لگائے جاتے ہیں تعزیر میں ان سب سے سخت کوڑے لگادینے کا حکم ہے اگرچہ تہذیب ان کے

شاہزادے صاحب!

یہ بتائیے کہ آپ کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد مقدس اور حکم شرع عزیز ہے یا گالیاں دلانے کے شوق میں مولوی انتخاب قدیری کی تقلید۔

شاہزادے صاحب!

مولوی انتخاب قدیری یا کسی پر بھی الزام ڈھلنے سے آپ بری نہ ہو سکیں گے یا تو اس بخل کے دعوے پر مذکور شرعی گواہی کی شہادت حاصل کر کے جرم ثابت کیجیے اور اگر آپ یہ نہ کر سکیں تو اپنے اس جرم اور اظہار سے کچی تو یہ کیجیے۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم کی خلاف ورزی اور شریعت کے احکام کی مخالفت پر آپ کے علم و فضل اور سیادت کی پرواہ نہیں کی جائے گی جن سے نوم خیرات کا ارتکاب عام ہو۔

شاہزادے صاحب!

یہ گفتگو تو اسلامی شریعت مطہرہ پر جس ذریعہ بھی دیکھ لیجئے کہ دنیا والے دنیاوی تہذیب و اخلاق پر بھی ایسے ناپاک الزام کو کتنا قبیح سمجھتے ہیں۔

گندگی میں تحب و ز

نواذکار کچھ چھوئی شاہزادے صاحب!

آپ نے اپنے نقل و بیان اور اشتہار میں کتنا تجاؤز کیا ہے آپ ان گندگیوں کو نقل کرنے میں کتنے آگے بڑھے ہیں اس پر پھر ایک نظر ڈالیے آپ نے اپنی کتاب "تحفہ نور" میں مولوی انتخاب قدیری سے یہ عبارت ص ۲۹ سے اپنی کتاب "تحفہ نور" میں

”ایک پوسٹر چھاپا ہے جس کی سرخی ہے: بریل میں
سفید رکھ کا تاشا، دیکھ لو جس تو مولوی جو رہے
خان کہ رہا ہوں بڑے ادب سے بولا جانی بڑے
بیٹے نے چھاپا ہے بریل میں سفید رکھ کا تاشا، رکھ
لکھا ہے سفید رکھ اور اس میں کیا کیا گندی باتیں
لکھی ہیں میں نہیں تیا سکتا۔ سچی میں اپنے مریدوں کے
سلسلے تیا بھی نہیں سکتا۔ اتنی گندی گندی باتیں
لکھی ہیں اگر تم مرید نہ ہوتے تو شاید تیا بھی دیتا، باپ
بیٹے کا فرق نہ ہے بتاؤں کیسے جو بڑے بیٹے نے
چونے بیٹے کے بارے میں لکھی ہے اتنا گندہ ہے
سید (تحفہ نور ۱۹۹۵ء)

اے شاہزادے صاحب!

مولوی انتخاب قدیری نے اپنے مریدوں کے سلسلے اپنی حیا و
شرم کا اظہار تو پہلے اس لیے کر دیا کہ مرید کا رشتہ اس کے بیان کی
اجازت نہیں دیتا۔ باپ بیٹے میں یہ گفتگو بے حیائی و بے شرمی ہے لیکن
مولوی انتخاب قدیری کی اسلامی غیرت و حیا کہاں لٹ گئی تھی یا نیند ہو گئی تھی
کہ اس بے حیائی و بے فعلی کے الزام کو بغیر شہادت و قصائے شرمیہ بیان بھی کر دیا اور
چھاپ کر شہرہ بھی کر دیا۔ پھر اس حیا دوری اور بے حیائی کا امتزاج دیکھئے کہ ایک
طرف تو آپ بیان کرنے سے انکار بھی کر رہے ہیں اور دوسری طرف کھل کر بیان
بھی کر رہے ہیں۔

یہ تو مولوی انتخاب قدیری کا غیر اسلامی و غیر شرعی فعل تھا، انہوں نے
امر ہے کہ شاہزادہ سرکار کلاں کچھ بھوی جناب فاضل دامر علوم شرعیہ اسلام آباد

صاحب، مولوی انتخاب قدیری کے اس غیر شرعی و بے حیائی کے بہتان کو میں حکم
شرعی سمجھ بیٹھے اور اسے دینی سند قرار دیا اور شاہزادے صاحب نے اپنے
من گھڑت غیر شرعی آرڈر کو حکم شرعی اور کر کے حرام کا مرتکب تک بنا دیا اور تو بھلی
تک اتر گئے۔

شاہزادے صاحب!

آپ نے جو جس مخالفت میں مولانا اختر صاحب پر جو الزامات دھرے ہیں اور
ان سے توبہ کا مطالبہ کیا ہے شرعاً تو احکام شرع سے ناواقف اور علم و تفہیم کے
منافی ہے۔ شاہزادے صاحب، کیا اسی علم و تفہیم اور مہارت اسلامیات پر دوسرے
کو جاہل بنانے کا شوق ہے۔

شاہزادے صاحب!

آپ نے مولوی انتخاب قدیری کی تعلیم میں مولانا رمان رضا خان صاحب
علیہ الرحمہ کے اپنے ذکر کردہ اشتہار پر جو پورا پورا انجیجہ کیا ہے شرعی ثبوت کے لیے وہ سلسلے
پتے ہوا دینے لگیں گے وہ سند ہرگز آپ کے لیے ثبوت شرعی نہیں ہے اور نہ قانوناً کوئی
دلیل ہے بلکہ آپ کے سند بنانے کی وجہ سے آپ کے لیے دیاں بن گئے۔
آپ کی سمجھ میں نہیں آیا ہے تو آپ اپنے مستند دارالافتاؤں سے پوچھیے کہ میں نے
جو الزامات دھرے ہیں اور ان کے لیے جو سندیں پکڑی ہیں کیا وہ شرعی شہادتیں ہیں
اور وہ آپ کو تعزیر و سزا سے پاسکیں گے۔

دوسری طرف آپ کے عالمانہ اور ساداتی اخلاق و تہذیب پر موجود حقہ ٹپ ہے
وہ کیسے دھٹلے محاسبکہ آپ کا مزاج تباہ ہے کو غیظ و غضب میں آپ کی گایاں اس جتنے
کو مزید گہرا اور وسیع کر جائیں گی۔

کفر اور کافر

فاضل علوم اسلامیات شاہزادہ سید احمد اشرف احسن کچھ بھوی نے حضرت
سید علی نقی صاحب مدظلہ العالی سے

مولانا خواجہ رضا خاں کے کفر اور ان کے کافر ہوجانے پر فاضلہ جبارت اسلامیہ کو دکھایا ہے۔ مولوی انتخاب قدیری کے اقوال نقل کر کے کفر کے ساتھ ان کی پینہ ٹھوکی ہے اور اس توسل پر جو دس کر کے جو فوسناک غلطیاں کی ہیں انہیں بھی دیکھ لیجیے۔
 بناب شاہزادے صاحب ! اپنے - تمہارے - مولوی پر مولوی انتخاب قدیری سے نقل کرتے ہیں۔

مولوی بھورے خاں میں وصلہ تھا تو اپنی صفائی دیکھ جاتے کہ میں مسلمان ہوں گا ہوں مولوی اختر رضا خاں جو ہماں لاکے بھلے گئے تھے جن پر قلعی اور پاش کی گئی تھی، پانی پڑھا یا گیا تھا بھل گیا تھا گولڈن کر کے دکھایا گیا تھا انہوں نے ایک پوسٹر چھاپا ہے اور اپنے بھائی سے کہا ہے مولوی رحمان رضا خاں سے چند سوالات اس پوسٹر میں لکھا ہے اپنے بیٹے سے کہا ہے کہ آپ نے مفتی اعظم کے چالیسویں کے موقع پر اور ۲۹ شعبان کو رضا مسجد میں منبر کے وقت جب مسجد بھر رہی تھی مجھے کافر کہا ہے کافر مجھے کافر کہا ہے اور یہ کہا ہے تیری بیعت ختم، تیری بیعت بھی ختم تیرا ایمان بھی ختم، کھرا ہو گیا جو بیٹوں ہو گیا تو میں بے ایمان ہو گیا۔ یہ بڑے بیٹے نے کہا ہے اختر رضا خاں کو اور اختر رضا خاں نے چھاپا ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے۔

جب کوئی مسلمان کسی کو کافر کہتا ہے تو دونوں

ایک کافر ضرور ہوتا ہے۔ اگر آپ نے صحیح کہا ہے تو جس کو کہا ہے وہ کافر ہے اور جو بھوت کہا ہے غلط کہا ہے تو کہنے والا کافر ہو جائے گا۔ یہ بتاؤ کہ بھائی سپا ہے کہ تم کہتے ہو کہ تم کہتے ہو تو بھیا کافر وہ تو دنیا سے گئے تو یہ بھی نہیں کر سکتے اور کہتے ہیں تو کافر۔ تو کافروں سے بیعت کرانے کو لاکے ہو تم مسلمانوں کو کافروں کے والے کر رہے ہو۔ ہم نہیں کہتے اختر رضا خاں کو کافر کہتے تھے بھائی نے کہا ہے۔ ہم کافر لافینے نہیں دے رہے ہیں اختر رضا میں وصلہ ہے پھر تم لوٹ کے اور پھر آگے بیان دیں کہ یہ پوسٹر میرا نہیں ہے پھر وہ پوسٹر وہ دونوں سے بھائی کے نہیں ہیں میرا کوئی ایسا معاملہ نہیں ہے آگے تردید کریں۔
 اس سے آگے چند سطروں کے بعد لکھا ہے۔
 یاد رکھو!

مولانا رحمان رضا خاں صاحب سجادہ نشین

غزرائی حضرت اختر رضا خاں مولوی بھورے خاں کے

بڑے بھائی انہوں نے کافر کہا ہے۔ (تمہارے قلم سے)

اسی تمہارے مولوی انتخاب قدیری سے شاہزادے صاحب نے نقل کیا ہے۔

میں تمام رضویوں سے کہوں گا کہ وہ ایسے شخص کو نہ بھو

نہ بنائیں جس کو اس کے بڑے بھائی نے کافر کہا ہے

اور میں نے اپنے اخبار میں چھاپ دیا ہے کہ سیدنا زید

حضرت مہادیہ کا بیٹا ہے جسے بعض مسلمانوں نے کافر

سے اپنی کتاب نکال کر لکھا ہے

کہا ہے بعض نے مسلمان کہا اور تیسرا نیزہ اختر رضا
بریلوی ہے جسے اس کے بگے بڑے بھائی نے
کافر کہا اور کچھ لوگ مسلمان بھی کہتے ہیں جسے کچھ
مسلمان کہیں کچھ کافر کہیں۔ ایسا شخص نیزہ ہوتا
ہے آپ کی بھاشا میں پہلے مولانا اختر رضا ناں
کو چاہیے کہ اپنی پوزیشن صاف کریں۔

کچھ سطروں کے بعد لکھا ہے:

پہلے اپنا اسلام ثابت کرو، پہلے اپنے آپ کو مسلمان
توثبات کرو اس کے بعد میں تم دوسرے کے اللہ
حویاں کو دیکھنا اور اس کے جائز و ناجائز کو دیکھنا:
(تمہ نور مست ۳)

اسی تمہ نور میں شاہزادہ کچھوچھو شریف مولوی انتخاب قدیری سے نقل کرتے ہیں:

ایسے ہی اگر اعلیٰ حضرت کے خاندان میں ایک ایسا
شخص پیدا ہو گیا ہے جس کو اس کے بڑے بھائی نے
کافر لکھا ہے تو ہمارا بھی اس سے کوئی رشتہ نہیں ہے
ناؤفتیکہ پوزیشن بیکر جو کہ نہ آجائے ہم کفر سان
کریں گے ناموش رہیں گے مسلمان کہیں گے نہ
کافر کہیں گے ہمارے سامنے کوئی مسلمان کہے گا تو
اسے بھی کچھ کہیں کہیں گے چپ بیٹھے رہیں گے کچھ گئے
چپ سادھے رہیں گے (تمہ نور مست ۳)

یہ جس مولوی انتخاب قدیری کے ہاں احوال من کو شاہزادہ کچھوچھو شریف دلائل شریعہ سمجھ
بیٹھے اور ان احوال کو اپنی انتہائی قابلِ اعتماد سند بنا کر اپنے تمہ نور میں نقل نہیں کیا اور

حضرت مولانا اختر رضا ناں پر ہم کریم حکم بھی لگا دیا
المختصر

ازہری صاحب، جاہل گستاخ، کاذب، سفید بکھر، کافر، نیزہ اور غلیظ ہیں اور یہ بائیں
برسوں پہلے اعلیٰ حضرت کے کماؤنٹین نے چھاپ کر تباہ اور مناظرِ اعظم ہند (مولوی
انتخاب قدیری) نے ۱۹۹۱ء شہرِ سورت کے جلسہ عام میں دو ہزار میں آج ۱۹۹۲ء کو بے
مگر کسی نے اس پر اعتراض نہیں کیا حالانکہ حضرت مناظرِ اعظم ہند کی تقریر مطبوعہ بھی ہے۔
(۳۵، ۳۶)

ازہری صاحب پر شاہزادہ کچھوچھو کا حکم

شاہزادہ کچھوچھو شریف فاضلِ علوم اسلامیہ نے حضرت مولانا محمد
اختر رضا خان صاحب ازہری پر جو حکم لگایا ہے وہ ان کی تحریر سے سانس ہے کہ:
ازہری صاحب جاہل گستاخ، کاذب، سفید بکھر،
کافر، نیزہ اور غلیظ ہیں:

پھر مولانا اختر رضا خان صاحب کی تو بیگونیوں فرض و واجب قرار دیا ہے کہ:
ازہری صاحب کو تو بے پہلے علماءِ اہلسنت میں داخل
کرنا علماءِ اہلسنت کو گالی دینا ہے (تمہ نور مست ۳)

چونکہ ہم یہاں کفر و کافر پر گفتگو کر رہے ہیں اس لیے میں دیکھنا ہوں گا کہ شاہزادہ
کچھوچھو کے پاس مولانا اختر پر حکم کفر کی کیا دلیل ہے اور وہ کفر اور کفریات کیا ہیں

شاہزادہ صاحب کچھوچھو کی دلیل

شاہزادہ صاحب فاضلِ علوم اسلامیہ نے دلائلِ اسلامیہ و نعوص
شرعیہ کی گہرائیوں میں دوپ کر جہاں مولوی تھکے ہیں وہ اس طسوج ہیں:
سے اپنی کتاب تحفہ نور میں

ع ۱ : مولانا ریحان رضا خاں اعلیٰ حضرت کے سجادہ نشین نے ایک اشتہار چھپوا کر مولانا اختر رضا خاں صاحب کو کافر کہا۔

ع ۲ : مولانا ریحان رضا خاں صاحب مدظلہ کے اس اشتہار کو شہزادے صاحب کے مناظر اعظم مولوی انتخاب قدیری نے شہر سورت میں ۱۹۹۱ء میں دو ہرایا۔ ع ۳ : سورت کی اسی تقریر کو ان ہی مولوی انتخاب قدیری نے چھپوا کر شائع کر دیا۔ ع ۴ : کسی نے شہزادے صاحب کے مناظر اعظم مولوی انتخاب قدیری کی اس تقریر اور ان کی مطبوعہ کتاب پر اعتراض نہیں کیا۔

ع ۵ : حضرت مولانا اختر رضا خاں صاحب ازہری نے خود ایک اشتہار چھاپ کر اپنے بڑے بھائی سے پوچھا ہے کہ آپ نے مجھے کافر کہا ہے اور یہ کہا ہے کہ تیری بیعت تمام تیری بیعت بھی نسخہ تیرا ایمان بھی تمام آفرودہ کفر کیا ہے؟ اسے شہزادہ ذی وقار!

آپ فاضل علوم اسلامیہ ہونے کے باوجود مولوی انتخاب قدیری کی ادویں کیسے بہت گئے کیا حکم کفر لگانا چوں کا کھیل ہے یا بازاری گھبروں کا کام ہے؟ کیا آپ کے نزدیک کچھ مقدس اہل علم سے خالی تھا جو آپ نے مولوی انتخاب قدیری کو اپنا پیشوا بنایا اور اپنے حضور غازی ملت کی حیات میں غیظ و غضب سے مملوب ہو کر ان کی پیشوائی پر اجماع کر لیا۔

ع ۶ : شہزادے صاحب مولانا ریحان رضا خاں صاحب مدظلہ کا وہ اشتہار حکم شرع ہے یا نص شرعی ہے، بڑے بھائی یا کسی بھی شخص یا سجادہ نشین کا بغیر کفریات کو بتاتے ہوئے کفر کا حکم بڑھانا کس شرعی دلیل سے ثابت ہے۔

ع ۷ : مولوی انتخاب قدیری کی گالیوں بھری تقریر میں صرف اشتہار اور بڑے بھائی کا بلدا نام لیکر مولانا اختر رضا خاں صاحب کو کافر کہنا

نزدیک کافر ہونے پر کیا شرعی دلیل ہے۔

ع ۸ : اسی تقریر کی مطبوعہ کتاب آپ کے نزدیک کس دلیل شرعی سے کافر ہونے پر دلیل بن گئی۔

ع ۹ : مولوی انتخاب قدیری کی مذکورہ مطبوعہ کتاب جس کی فرض صرف گالیاں دینا یہاں باندھنا، ایذا لے سل، من گھڑت احکام شرع بیان کرنا، اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی توہین و تہقیر کرنا ہوا اور یہ ساری باتیں مادنا صادر چوری ہوں تو اس پٹھے میں پاؤں ڈالنے اور مطبوعہ کتاب کے تمام خریات پر نظر ڈالنے کی ملالارہنست کو کیا تیری ہے اور آپ کے نزدیک ان کا اعتراض ذکرنا کفر کے ثبوت پر کیسے دلیل شرعی بن جائے گا۔

ع ۱۰ : شہزادے صاحب مولانا اختر رضا خاں صاحب کا اشتہار کفر بیعت کے ٹوٹنے، ایمان کے باقی درہننے کے بارے میں اپنے بڑے بھائی سے استفسار ہے جس سے غرض یہ ہے کہ بتاؤ میرا وہ کفر کیا ہے جس کی وجہ سے تم نے مجھ پر یہ جرم قائم کیے ہیں۔ بتائیے یہ کس دلیل شرعی سے انا ازہری صاحب کے کفر کا اقرار بن گیا۔ کیا آپ کے نزدیک شہزادہ مولانا ریحان رضا خاں صاحب کے اشتہار حکم کفر کی یہ ایسی تائید ہے جس کی وجہ سے کفر وغیرہ کے احکام ازہری صاحب پر شرفا جاری ہو گئے ہیں۔

تتاہ اسے صاحب!

یہاں سے وہاں تک کہیں آپ لوگوں کے پاس کوئی دلیل شرعی نہیں کہ آپ حضرت مولانا اختر رضا خاں صاحب ازہری پر حکم کفر ثابت کر سکیں۔ آپ دونوں کیلئے سولے اس کے کوئی چارہ نہیں ہو گا کہ آپ اپنے سارے الزامات مولانا ریحان رضا خاں پر ڈال دیں اور آپ نے اپنے مناظر اعظم مولوی انتخاب قدیری کے توسل سے اپنی کتاب تحفہ نور میں بار بار اسی ڈھالنے پر زور دیا ہے اور آپ ہی دہرائیں گے

ان سارے جرائم کے ترکیب مولینا ریحان رضا خاں مرحوم ہی ہیں۔ تو ہم عرض کریں گے کہ:

شاہزادے صاحب!

شرعی جرم پھر بھی آپ سے ثابت ہو گا۔ اگر آپ نے گھٹ کر مولینا ریحان رضا خاں صاحب کو مجرم بنانے پر اصرار بھی کیا تو کس دلیل شرعی و قانون غلطی سے وہی جرم کرنا آپ کے لیے جائز و باعثِ ثواب ہو گا اور آپ سلوک کی تشریں طے کرتے چلے جائیں گے۔

اگر زید سے چوریاں کرنا ثابت ہی شرعاً نہیں یا خالد اس کو چور بنانے پر ہی بضد ہے تو خالد کے لیے کب جائز ہو گا کہ وہ زید کو سزا دے چوریاں کرتا پھرے اور باز پرس پر کہہ دے کہ ہم نے تو اس لیے چوریاں کی ہیں کہ زید نے چوری کی ہے اور جواز کے لیے یوں زور پیدا کرے کہ زید سزا دینا ہے اور مجاہدہ نشینی سے اپنے نعلین کو اچھال کر عیب ڈالے۔

شاہزادے صاحب!

آپ اور آپ کے پیشوا مناظرِ عظیم دونوں شرعی تعزیر اور قانونی سزا کی زد میں ہیں گایاں دے دیجو اور بتان دھڑکھڑکھ کر آپ جرم سے نہیں بچ سکیں گے۔ ایک طرف مولینا ریحان رضا خاں صاحب مرحوم پر اقراوی جرم ثابت کرنے کے لیے کوئی صورت نہیں اور کفر بیان کرنے کے لیے آپ شرعی گواہ پیش نہیں کر سکتے۔

دوسری طرف مولینا اختر رضا خاں صاحب کے سوالات والے اشتہار کو اپنے گایاں ملتے تختہ نور میں شائع کر کے خود ہی انہیں شرفا بری کر دیا ہے اور آپ بڑی طرح و لدل میں پھنس چکے ہیں آپ ہوائی باتوں اور گایاں دے کر بچ نہیں سکیں گے۔

شاہزادے صاحب! یہ تو ایک رخ تھا، دوسرا رخ یہ ہے کہ:

میکھر جیسے نازک مسئلہ میں بلا دلائل شرعیہ ہوائی باتوں پر مولینا ریحان رضا خاں صاحب کی قلعہ کرنا آپ اور آپ کے پیشوا مناظرِ عظیم مولوی انتخاب قدیری کے لیے کیسے جائز ہو گا جبکہ آپ دونوں کا اجتہادی مقام اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کے بیان کردہ فقہی احکام کی پیروی کرنے کی اجازت نہیں دیتا بلکہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی مخالفت میں توہین و تحقیر کا انداز اختیار کر کے لوگوں میں اعلیٰ حضرت امام بریلوی سے نفرت پیدا کرنے میں سرگرم ہے۔

شاہزادے صاحب!

دیکھیے، آپ کا "تغذیر" ص ۱۰، ص ۱۱، آپ دیکھتے ہیں:

"اور بعد کے فقہانے اسی شرعی حق کا استعمال کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت سے بھی فقہی مسائل میں اختلاف کیا ہے جس کا ذکر مناظرِ عظیم ہندوستانی انتخاب قدیری کی مطبوعہ تقریر میں اس طرح ہے۔

بھی اعلیٰ حضرت کے ہم پائند میں عقائد ہیں۔ اس کا یہ مطلب تو توڑ ہے ہی ہے اعلیٰ حضرت حق ہے جتنے تھے ہم بھی ہیں اعلیٰ حضرت باخاندان میں جاکے حق پیش تو ہم بھی باخاندان میں جاکے حق نہیں یہ مطلب تو توڑ ہی ہے اس کا جو لوگ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی سے مسائل میں اختلاف رکھتے ہیں تو ان کی ہی کا مسئلہ ہے اور مسائل میں سب کے چمکنے کے بارے میں بھی آپلا جو جو تلمذ گوہر کا اس کی راہ کے بارے میں بھی علماء اہلسنت کا اعلیٰ حضرت سے اختلاف ہے؟

شاہزادے صاحب! جب آپ اور آپ کے پیشوا مناظرِ عظیم اجتہادی تمام اعلیٰ

حضرت امام بریلوی کی تحقیق پر اپنی تحقیق کے حق کو مسلمانی فقہ میں باقی رکھنا ہے تو بخیر جیسے تازک مسئلہ میں بد تحقیق شرعی مولانا ریحان رضا خاں صاحب کی پیروی کیلئے کیسے جوش پراگم۔

شوق تکفیر

شاہزادے صاحب کے پیشوا مناظر اعظم مولوی اتھا پ قدیری نے مولانا اختر رضا خاں کی مدد میں تکفیر کا جواب دیا ہے اور ان کی عقید میں شاہزادے صاحب نے کافر بنانے کی غرض سے فرمائی ہے اس کی کیفیت ملاحظہ فرمائیے۔
مولوی تنخاب قدیری سے آپ نے محمد نور کے صفحہ ۵۳ پر یہ جواب میں نقل کی ہیں:

حدیث شریف میں یہ ہے جب کوئی مسلمان کسی کو کافر کہتا ہے تو دونوں میں سے ایک کافر ضرور ہو جاتا ہے۔
اگر آپ نے صحیح کہا ہے تو جس کو کہتے ہیں وہ کافر ہے اور جو کہتا ہے غلط کہتا ہے تو کہنے والا کافر ہو جائے گا۔

اب یہ بتاؤ تمہارے بڑے بھائی نے کافر کہا ہے تم کافر ہو مسلمان نہیں ہو۔ یہ بتاؤ بھائی صاحب کہ تم سچے ہو، تم سچے ہو تو جب کافر اور وہ تو دنیا سے گئے اب قویہ بھی نہیں کر سکتے اور وہ پکے ہیں تو تم کافر۔ تو کافروں سے بیعت کرنا کوئی گناہ ہے تو تم مسلمانوں کو کافروں سے گئے

والے کر رہے ہو تم۔ ہم نہیں کہتے اختر رضا خاں کو کافر، گئے بڑے بھائی نے کہا ہے ہم کہتے ہیں قویہ نہیں دے رہے ہیں۔ (محمد نور صفحہ ۵۳)
شاہزادے صاحب کی ان متغیر عبارتوں میں کیلئے، ملاحظہ فرمائیے:

- (۱) حدیث شریف سے غلط مفہوم لینا۔
- (۲) دافعتہ سے جس سے صرف مدد و دھوکہ کا اظہار۔
- (۳) کافر بنا کر گالیاں دینے کے لئے تضاد بیان ہیں۔

(۱) شاہزادے صاحب:

حدیث کے الفاظ کیا ہیں، مفہوم کیا ہیں، تاجرین اور فقہانے کیا کیا فرمایا ہے کسی سے کسی کو غلط کافر کہتا ہے تو کیا کیا مسئلہ میں پیدا ہوتے ہیں اور دس کو کہاں کہاں کافر کہا جاتا ہے، کہاں کہاں کافر نہیں کہ جاتا۔ کہاں سکوت اختیار کیا جاتا ہے اس کی تو جوابی آپ کو اور آپ کے پیشوا مناظر اعظم کو نہیں ملے گی ہے اور حکم دیکھنے کیسے شرعی تعلق سے کیا ہیں آپ تو گھر سے سے کچھ نہیں جانتے۔

آپ اور آپ کے مناظر اعظم کے نزدیک بس اتنا ہی کافی ہے کہ بڑے بھائی سجاد قدیس نے اشتہار میں کافر کہہ دیا ہے اور آپ نے حدیث شریف کو اسی پر غلط چسپاں کرنے کی کوشش کی ہے۔

وہ قول فعل کیا ہے جس پر حکم کفر ہو سکتا ہے۔ اس کو آہستہ کیوں بیان نہیں کیا گیا، مولانا اختر رضا خاں کے اشتہار کے ذریعہ پوچھنے پر کیا امور سامنے آئے اور ان کی شرعی حیثیت کیا ہے یہ سب غائب۔

شاہزادے صاحب: اور ان کے پیشوا مناظر اعظم کو مذہب یہ ہے کہ شرفیاء سارے امور ثابت ہوں یا نہ ہوں ہم جو شاہزادہ کو چھوڑ دیتے ہیں اور مناظر اعظم ہند بن کر حکم لگا رہے ہیں آپ کو ہر حال میں مولانا اختر رضا خاں صاحب کو کافر ماننا ہی ہو گا

ور نہ وہ گالیاں کہیں گے اور ایسے بہتان باندھیں گے کہ جس کی مثال آوارہ گردوں میں بھی نہیں ملے گی۔

نٹ خنروے صاحب!

اگر مولانا ریحان رضا خاں صاحب میلا لڑے اس اشتہار کو دلیل سن کر سب دشمنانہ و آزاری کارگزاریاں کرنی ہی نہیں تو جس طرح اپنے اشتہار کاٹ کر حفاظت سے رکھ لے اسی وقت اس کی شرعی تحقیق کے مراحل بھی ملے کر کے معافیت سے اپنے پاس رکھتے تاکہ آج وہ تحقیق آپ کے لیے صیح سندن سکتی۔

اس کے بغیر اب یہ ایسے جرائم ہیں کہ آپ دونوں تعزیر و سزا کی گرفت میں ہیں اور مولانا ریحان رضا خاں مرحوم اور مولانا محمد اختر رضا خاں صاحب ازہری پر آپ کے الزامات اور توہمیں بطل ہے، اگر دینی تعصب ہے تو توہمیں آپ دونوں کو کرنی چاہیے۔

(۲) واقعہ ہے کہ سورت والوں نے حضرت علامہ موہن خورشید خاں کو سورت بلایا، لوگوں کو مرید کرایا کثرت سے لوگ ازہری صاحب سے مرید ہو گئے۔ یہ مولوی انتہا پر تقدیری کی منقولہ تحریر سے ہی واضح ہے۔

پھر یہ پتہ نہیں کہ شاہزادے صاحب کے پیشوا مناظر اعظم بہت بڑی انتخاب تقدیری کو سورت سے ہی اس واقعہ کی اطلاع دی گئی یا آپ سورت پہنچے تو اطلاع ہو گئی کہ سورت کے لوگ کثیر تعداد میں مرید بن گئے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ حضرت مولانا اختر رضا خاں صاحب مدبر جاتے ہیں سیکڑوں کیا ہزاروں کی تعداد میں مرید بنتے چلے جاتے ہیں۔ رگ عداوت پھر پھر ان کی آمد کی پید ہوئی اور ایک فقرہ ٹوٹ کر دی جس میں جہاں بہت سے ہزاری ملے گئے، ازہری صاحب کو گالیاں دیں بلکہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی توہین کو بھی نہیں چھوڑا۔ ان سب کو شاہزادے صاحب نے اپنی کتاب تحفہ نور میں نقل کر دیا

بہت جس کے ہم نے اپنی اس تصنیف میں حوالے بھی دیے ہیں۔ اس پر بھی کہہ گئے بلکہ اس کو اپنی کتاب میں لکھ گئے کہ:

لے سورت والو! مولانا اختر جیسے کافر سے لوگوں کو بیعت کرانے سے یہ تم نہیں سورت ناست تھے۔

لے سورت والو! مولانا اختر جیسے کافر کے حوالے تم نے مسلمانوں کو کر دیا تھا یعنی مولانا اختر رضا خاں صاحب، شاہزادہ کچھوچھو اور ان کے پیشوا ساطع فظم کے مذہب و شریعت پر ایسے کافر، ت میں جن سے نہ بیعت کی جا سکتی ہے اور نہ مسلمانوں کو ان کے حوالے کیا جا سکتا ہے اور یہ ہمارا شرعاً فاسد و باطل ہے اور اس حدود و ت کی تیری کتاب اس عبارت سے لکھا ہے تو شاہزاد صاحب کے ان کتاب تھوڑے کے حد پر ایسے پیشوا ساطع فظم سے نقل کی ہے ارشاد ہے:

مولوی اختر رضا خاں جو بہوں لے کے بھلے

لے گئے تھے جن پر قسمی و پش کی گئی تھی پانی پڑھ دیا

کیا تھا، نکل گیا گئی تھا گولڈن رسکے، دھایا گیا تھا

(تحفہ نور ص ۱۹)

آپ اس عبارت سے اندازہ کر لیجئے کہ حدود و ت کی آگ کیسی بڑک رہی ہے اور اس کیفیت میں حرام سے کفر تک کے تمام کیسے کیسے سرزد ہو سکتے ہیں مد تحفہ نور ص ۱۹ کی اس عبارت کو پھر دیکھیے جس میں کہا گیا ہے:

اب تادہ نہیں تمہارے بڑے بھائی نے کافر کا

ہے تم کافر ہو مسلمان نہیں ہو یہ تادہ بھائی سپاہی کے

تم کہتے ہو کہ تم سے جو توہین کافر اور وہ دنیا سے گئے

اب تو رہی ہیں کرسکتے اور وہ مولانا ریحان خاں

موجم، پچھے میں تو تم کافر:

یہاں یہ اچھی طرح دیکھ لیجیے کہ، مستفہام اور شریف نے بلا نشانہ کو متعین کر دیا ہے اور کوئی صم سے بالکل کوری ہو گا جو استغیاب اور شرط پر حکم لگا کر جہاد پر پیدار کرے اور یہ کہہ دے کہ خدوں سے بیت کرنے کو لائے تو تم مسلمانوں کو کافروں کے جوئے کر رہے ہو تم۔ مگر شاہزادہ کچھ پھر شریف و ران کے پیشوا مناظر اعظم نے یہ سب کچھ کر دکھایا ہے۔ ہمیں دیکھیے۔

تم پچھے ہو تو بیباک کافر، یہ جڑ شریف ہے اسی طرح وہ پچھے ہیں تو تم کافر، یہ اسی جڑ شریف ہے جس کے سنی یہ ہیں کہ:

اگر موینا اختر رضا خاں صاحب پچھے میں تو موینا ریکان رضا خاں کافر قرار پائیں گے اور اگر موینا ریکان رضا خاں میرا پچھے میں تو موینا اختر رضا خاں تہ کافر قرار پائیں گے۔

ایک جاہل بھی یہ سمجھ سکتا ہے کہ جب تک سچ بھولتا ہے، تب نہ ہو جائے ہرگز حکم نہیں لگ سکتا جب تک سچ و جھوٹ کی تحقیق شرعی نہ ہو جائے آپ دونوں میں سے کسی پر حکم کفر نہیں لگا سکتے۔ مگر دے شہزادہ کچھ ورن کے مناظر اعظم ہند کہ خودی ایک اصول بیان ہی کرتے ہیں اور اسی وقت ہی صوں کا خون کر کے نہایت بیباکی اور دھنکی کے ساتھ حکم بھی لگاتے ہیں کہ:

”سچا ہونا نہ ہو نا بلا سے دونوں طرف سے، مت ہو یا نہ ہو مگر تم تو یہی حکم لگاؤ گے کہ موینا اختر رضا کافر ہو گئے۔“

اسے سورت والا کیا اس کافر سے لوگوں کو بیعت کرنے کے لیے لے لائے ہو۔ کیا مسلمانوں کو اس کافر (موینا اختر رضا خاں) کے سپرد کر رہے ہو؟

مقدم کا استصحاب تائی ہر نہ ہو، مقدم تائی کا سبب نہ بھی ہو، ثبوت کفر قاک بیان نہ کیا جائے نہ کیا جائے جب بھی شہزادے صاحب اور ان کے عظیم پیشوا مناظر اعظم ہند مولوی نقیب قادری کے نزدیک موینا اختر رضا خاں صاحب کافر ہیں اور ان سے بیعت کرنا کافر سے بیعت کرنا ہے۔

یہ بے دونوں کی وہ نسل اور عائد نہ توفیق بخیر۔ ایک طرف یہ ارشاد کہ سچا اور جھوٹ کی تحقیق باقی ہے، دوسری طرف تحقیق ہو بار ہو ہر حال موینا اختر رضا کافر ہو گئے۔

یزید اور اسماعیل دہلوی

شاہزادے صاحب:

ذرا آپ اپنی اور اپنے پیشوا مناظر اعظم ہند کی فریاد ملانہ وفا مسلمانہ روائش دیکھیے آپ نے اپنے خفقان پر اپنے مناظر اعظم ہند اپنے مسی مولوی نقیب قادری صاحب سے مذہب ذیل جاری میں نقل کی ہیں،

”اور میں سے تو اپنے اخبار میں چھاپ دیا ہے کہ یزید حضرت معاویہ کا بیٹا ہے جسے بعض لوگوں نے کافر کہا اور بعض نے مسلمان کہا۔ دوسرے شخص اسماعیل دہلوی ہے جسے بعض مسلمانوں نے کافر کہا بعض نے مسلمان کہا اور تیسرے یزید اختر رضا دہلوی ہے جسے اس کے بھائی نے کافر کہا ہے اور کچھ لوگ مسلمان بھی کہتے ہیں جسے کچھ مسلمان نہیں کچھ کافر کہیں ایسا شخص یزید ہوتا ہے: (خفقان۔ ص ۲۲)

یہاں یہ اچھی طرح دیکھ لیجیے کہ دین و دیانت، علم و فضل کی کتنی سبکی اور کیا باریک

ہے یہاں تک کہ وہ جسے کفریت کو بتائے غرض نہیں کہنے کے
غرض یہ کہ وہ جسے کفریت کو بتائے غرض نہیں کہنے کے
غرض یہ کہ وہ جسے کفریت کو بتائے غرض نہیں کہنے کے

یہاں تک کہ وہ جسے کفریت کو بتائے غرض نہیں کہنے کے
غرض یہ کہ وہ جسے کفریت کو بتائے غرض نہیں کہنے کے
غرض یہ کہ وہ جسے کفریت کو بتائے غرض نہیں کہنے کے

یہاں تک کہ وہ جسے کفریت کو بتائے غرض نہیں کہنے کے
غرض یہ کہ وہ جسے کفریت کو بتائے غرض نہیں کہنے کے
غرض یہ کہ وہ جسے کفریت کو بتائے غرض نہیں کہنے کے

اس بات سے صاحب

وہی وہی کہ کفریت کا وہ جسے کفریت کو بتائے غرض نہیں کہنے کے
غرض یہ کہ وہ جسے کفریت کو بتائے غرض نہیں کہنے کے
غرض یہ کہ وہ جسے کفریت کو بتائے غرض نہیں کہنے کے

دوسری طرف بعض نے کہا کہ جسے کفریت کو بتائے غرض نہیں کہنے کے

وہی وہی کہ کفریت کا وہ جسے کفریت کو بتائے غرض نہیں کہنے کے
غرض یہ کہ وہ جسے کفریت کو بتائے غرض نہیں کہنے کے
غرض یہ کہ وہ جسے کفریت کو بتائے غرض نہیں کہنے کے

یہاں تک کہ وہ جسے کفریت کو بتائے غرض نہیں کہنے کے
غرض یہ کہ وہ جسے کفریت کو بتائے غرض نہیں کہنے کے
غرض یہ کہ وہ جسے کفریت کو بتائے غرض نہیں کہنے کے

یہاں تک کہ وہ جسے کفریت کو بتائے غرض نہیں کہنے کے
غرض یہ کہ وہ جسے کفریت کو بتائے غرض نہیں کہنے کے
غرض یہ کہ وہ جسے کفریت کو بتائے غرض نہیں کہنے کے

نہ خیر سے صاحب

وہی وہی کہ کفریت کا وہ جسے کفریت کو بتائے غرض نہیں کہنے کے
غرض یہ کہ وہ جسے کفریت کو بتائے غرض نہیں کہنے کے
غرض یہ کہ وہ جسے کفریت کو بتائے غرض نہیں کہنے کے

ہے کہ مولینا اختر رضا خاں صاحب کے کفریات کو بتائے بغیر انھیں سامنے رکھے بغیر نزیہ اور اسماعیل دہلوی پر نفرت کے ساتھ قیاس کیا جا رہا ہے ہم چند موٹی موٹی باتیں تحریر کرتے ہیں تاکہ آسانی سے شاہزادہ صاحب کو چھوٹی درن کے پیشوا اور مناظر اعظم معنی صاحب کے قیاس کو بھی طرز سمجھا جائے۔

(۱) نزیہ کو اگر بعض نے کافر کہا ہے تو کیا یوں ہی ارزا دیا ہے کہ یہ کافر ہے یا نزیہ میں کفر یا کفری کا فرق کیا ہے! کیا سیدنا امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے کوئی پوشیدہ اشتباہ رہا ہے کہ اعلان کر دیا تھا کہ یہ کافر ہے کافر ہے۔ اگرچہ ہمیں نزیہ کا کوئی کفر معلوم نہیں اور نہ کافر کہنے کے لیے کفر معلوم کرنے کی ضرورت ہے یا پہلے نزیہ کا کفر بتایا ہے پھر کافر کا حکم دیا ہے۔

(۲) مولوی اسماعیل دہلوی کے بارے میں علامہ بلنت نے کیا کوئی پبلسٹ یا اشتباہ مچا ہے کہ مستحکم کر دیا تھا کوئی ایسی کتاب لکھ کر ملک بھر میں پھیل دی تھی کہ "نزیہ کو اسماعیل دہلوی کافر ہو گیا ہے کافر ہو گیا ہے۔ اسماعیل دہلوی نے کیا کفر کیا ہے جس میں معلوم رہے اس تحقیق کی ضرورت سمجھنے میں جس اتنا ہی کافی ہے کہ ہم ہواس کو کافر کہہ رہے ہیں سب سنی علماء اور مسلمان انھیں بند کر کے اسماعیل دہلوی کو کافر مان لیا اور ہم یہ ایسا اصول بنا کر جا رہے ہیں کہ آئندہ مناظر اعظم جند مووی، انتاب قدیری اور شاہزادہ کچھوچھو شریف جیسے ماہرین اسلام کے کام آئے گا۔

اسے شاہزادے صاحب!

مولوی دہلوی کے کفریات کا علامہ بلنت نے بھی طرز مطالعہ کیا ہے ان کفریات پر سیر حاصل ہٹ کی ہے ان کفریات کو صاف صاف ٹھوکر مولوی اسماعیل دہلوی پر کافر مہرے کا حکم دیا ہے۔

دوسری طرف بعض قلماء بلنت نے ان کفریات اور انکی قیادت

و خباثت کو صاف صاف تسلیم کر کے مذہب فقہاء پر کافر مان کر مذہب متکلمین پر کفر سان کیا ہے اور بعض قلماء بلنت نے اس نیا دگرگاہ اسماعیل دہلوی نے ان کفریات سے توبہ کر لی تھی اس کو مسلمان مانا ہے یا سکوت اختیار کیا ہے۔

اسے شاہزادہ کچھوچھو شریف! حاضل مہوم اسلام!

کیا آپ نے اور آپ کے مناظر اعظم جند معنی صاحب نے مولوی اسماعیل دہلوی کی طرح مولینا ریحان رضا خاں کے قول کے تحت یا ان کے اشتباہ کی بنیاد پر مولینا اختر رضا خاں صاحب کے کفریات کا مطالعہ کر لیا تھا اور ان کفریات کو ٹھن کر نیکو سباحت ترویج کے دن کا کفر جو ثبات کر کے مذہب فقہاء پر مولینا اختر رضا خاں کو کافر بنایا ہے اور آپ نے اپنی تحقیق پر مذہب متکلمین اختیار کر کے سکوت و کفیلان کیا ہے یا ان کی توبہ شہور ہے اس لیے سکوت کیا ہے۔

شاہزادے صاحب!

آپ نے اپنی کتاب "تغذیر" میں اپنے پیشوا مناظر اعظم سے جو کچھ جوے نقل کیے ہیں ان ضروریات کا نام و نشان نہیں س نوریت سے آپ کا تغذیر بالکل گوربے حرف ظلمات اور اندھروں میں آپ سے کفر کے تیر چلے گئے ہیں اور ہر بوجہ پر کفر کا حکم دیا ہے۔ اور اپنی انھیں شک شرعی غلطیوں کو حکم شریعت بت کر مولینا اختر رضا خاں صاحب سے توبہ بھی طلب کر لیا ہے آپ کے انوکھے علم و فضل کی تعمیل سے یہ سمجھنے ہی نہیں دیا کہ توبہ لوائی آپ پر واجب ہو رہی ہے، شرفاً آپ خود جبراً قرار پا رہے ہیں۔

شاہزادے صاحب!

مولوی انتاب قدیری پر توجہ کر کے آپ نے مولینا اختر رضا خاں پر توجہ نہ کیا بلکہ یہ ہے وہ باطل محض اور یاد رکھو کہ سو کچھ نہیں۔ اور اسی پر آپ نے جو توبہ کا مطالبہ کیا ہے وہ بالکل غلط رہنمائی ہے۔

نیرت سے اپنے منہ میں تھوڑا سا طافلم بلکہ سنگلم غلم ہند سے جو چپ اور انکی سی
مولین اختر صاحب کے کفر پر کڑی ہے وہ اس جویت پر مبنی ہے کہ جسے جسے مسل
لا کر کہیں بعض لوگ اس کو سلاں کہیں یہ نفس پرید ہوتا ہے وہ کفر کا علم نکالتے
اے اے اے کفریت کو کھانتی ہے یہاں مکہ صحت کی صورتی ہے کہتے ہوں
اس لذت نے تو آپ کے علم و وصل و مہارت صوم سلسلہ کی نیکی و نور اٹھانے
ہے۔

شاخرا سے صاحب

آپ کی بہ کفر کی شیطا کو کے احکام اور طلب تو کی کلمات اور نہ جریوں
سے صری مولیٰ ہے کہیں میں ترمی کا دور تو لگ چکی ہے روشنی میں وہ وہ ہیں دریا
انہ جریوں کا نام آپ سے فوراً ورم واصل رکھ لیا ہے۔

یہ صاحب

آپ سے اپنے خود نوہی میں بد فہموں حدت میں اس جلدن پر کابل
نہیں میں اور بہ ترین غیر منہ بہ اخلاق کش پتان ہر زنی کی ہے ذرا کی یہ فقیر
خبرست میر دیکھ لیجئے جو آپ کے قہور سے غل کی جا رہی ہے

توبین و تحقیر

تحفہ نوری گالیاں بہتان طرازیوں

نشر

صفحہ

- ۱ علی کے شیریں پر سفید دیکھوں (مولینا اختر) کو ترجیح دی جا رہی ہے۔ ۳
- ۲ (مولینا اختر) کو نزدیک پر باطل قیاس کر کے (یزید کو نزدیک کے کردار کی ۴
- روشنی میں دیکھنا ہی اسلام و شریعت کا تقاضا ہے۔ ۵
- ۳ مولینا اختر رضا خاں صاحب کی تخریب کاریاں ۵

- ۵ مولینا اختر صاحبوں کا صلح ہوا کھانا
- ۵ مولینا اختر صاحبوں کی باتیں ہیں وہیں کھانا
- ۶ مولینا اختر صاحبوں کی باتیں ہیں وہیں کھانا
- ۷ مولینا اختر صاحبوں کی باتیں ہیں وہیں کھانا
- ۸ مولینا اختر صاحبوں کی باتیں ہیں وہیں کھانا
- ۹ مولینا اختر صاحبوں کی باتیں ہیں وہیں کھانا
- ۱۰ مولینا اختر صاحبوں کی باتیں ہیں وہیں کھانا
- ۱۱ مولینا اختر صاحبوں کی باتیں ہیں وہیں کھانا
- ۱۲ مولینا اختر صاحبوں کی باتیں ہیں وہیں کھانا
- ۱۳ مولینا اختر صاحبوں کی باتیں ہیں وہیں کھانا
- ۱۴ مولینا اختر صاحبوں کی باتیں ہیں وہیں کھانا
- ۱۵ مولینا اختر صاحبوں کی باتیں ہیں وہیں کھانا
- ۱۶ مولینا اختر صاحبوں کی باتیں ہیں وہیں کھانا
- ۱۷ مولینا اختر صاحبوں کی باتیں ہیں وہیں کھانا
- ۱۸ مولینا اختر صاحبوں کی باتیں ہیں وہیں کھانا
- ۱۹ مولینا اختر صاحبوں کی باتیں ہیں وہیں کھانا
- ۲۰ مولینا اختر صاحبوں کی باتیں ہیں وہیں کھانا
- ۲۱ مولینا اختر صاحبوں کی باتیں ہیں وہیں کھانا
- ۲۲ مولینا اختر صاحبوں کی باتیں ہیں وہیں کھانا
- ۲۳ مولینا اختر صاحبوں کی باتیں ہیں وہیں کھانا
- ۲۴ مولینا اختر صاحبوں کی باتیں ہیں وہیں کھانا
- ۲۵ مولینا اختر صاحبوں کی باتیں ہیں وہیں کھانا
- ۲۶ مولینا اختر صاحبوں کی باتیں ہیں وہیں کھانا
- ۲۷ مولینا اختر صاحبوں کی باتیں ہیں وہیں کھانا
- ۲۸ مولینا اختر صاحبوں کی باتیں ہیں وہیں کھانا
- ۲۹ مولینا اختر صاحبوں کی باتیں ہیں وہیں کھانا
- ۳۰ مولینا اختر صاحبوں کی باتیں ہیں وہیں کھانا

نمبر شمار	صفحہ
۲۲	تو یہ میں کیا؟ چوں چوں کا مرتبہ
۲۳	جس جاہل (مولینا اختر رضا خاں) کو عربی بھی نہ آتی ہو۔
۲۴	عربی کے اٹھنے سے عربی کا بچہ پیدا ہوتا ہے۔
۲۵	اس بھوریہ فرقہ نے کیا اڑایا
۲۶	بھوٹ بولنے پھر رہے ہیں
۲۷	بریلی میں سفید ریچھ کا تماشہ
۲۸	مولینا اختر رضا خاں پر غلطی کی گئی تھی
۲۹	پاش کی گئی تھی
۳۰	محل کیا گیا تھا
۳۱	کو گولڈن کر کے بتایا گیا تھا
۳۲	مولینا اختر جیسے کا درجے بیعت کرنا
۳۳	کافر کے سیر و مسلمانوں کو کرنا
۳۴	گنہگار کو تاجدار اہلسنت کہہ رہے ہو
۳۵	مفعول ہے لڑکوں سے برا کام کر رہے
۳۶	تیسرا نر یہ اختر رضا خاں بریلوی ہے
۳۷	پیلے (مولینا اختر) اپنے آپ کو مسلمان بت کریں
۳۸	تنبیس (مولینا اختر کو) شرم آتی چاہیے
۳۹	مولینا اختر رضا خاں (ازہری جاہل ہیں)
۴۰	گستاخ ہے
۴۱	کاذب اجماع ہے
۴۲	سفید ریچھ ہے
۴۳	کافر ہے

نمبر شمار	صفحہ
۴۴	۱ مولینا اختر رضا خاں (ازہری ہے)
۴۵	۲ غلط ہے
۴۶	۳ مفتی شریف الحق امجدی جیلدار میں شریک ہو گئے (یہ نقل ہے کلمی کی)
۴۷	۴ در نہ کلمی میں کلمے پر جاہل کہلے۔
۴۸	۵ کفر و بدکاری میں گر پڑا اختر رضا
۴۹	۶ اختر رضا خاں نہ کفر کریں نہ بدکاری کریں
۵۰	۷ (ایسے) پوری بے یقینی
۵۱	۸ اختر رضا خاں دس دسیت کا دشمن

یہ بے نوری کریں جو شاہزادہ کچھوچھ فاضل علوم اسلامہ احمد اشرف صاحب حسن نے ساداتی غزو غلبی کے ساتھ کچھوچھ شریف سے بریلی اور ناپاک پور ارسال دی ہیں اور اس پر یہ دھوئے کیلے کہ یہ گایوں، سب و شتم، بہتان طرازیوں بازی پھکڑ بازیوں سے بھر پور کتاب اہلسنت کی عمارت کی اصلاح کے لیے اور جب تک علماء اہلسنت بھی ان گائیوں وغیرہ سے کہہ کر خود نہ بچیں اور عوام کو سکھ کر ان سے نہ بچیں مئے مذہب کچھوچھ میں یہ علماء اہلسنت اور دوسری سنی مسلمان پستی عالم اور اہلسنت کہلانے کے قابل نہ ہوں گے اور اب علماء اہلسنت کو دھڑا دھڑا کچھوچھ شریف سپن کرنا گائیوں وغیرہ سے اپنی شدہی کرا لیاٹنے یہ سب کچھوچھ میں ضروری ہو گیا ہے۔

کلمی اور کچھوچھ شریف کا عجیب و غریب نیا مذہب

سب سے پہلے شاہزادہ کچھوچھ کی وہ عبارت دیکھیے جو آپ نے اپنی کتاب تحفہ نور کے مٹ و صفحہ پر درج کی ہے، فرماتے ہیں:

قائیں کرام! ازہری صاحب مولینا ادیس رضا صاحب

جس بات پر توبہ کرتے ہیں مفتی بدرالدین احمد قادری جس بات سے خود توبہ کرتے ہیں اور جسے حرام، فاسق، ضعیفی اور جرم قرار دیتے ہیں، مولانا شفیق احمد جس بات کو حرام و جرم کہتے ہیں مولانا قادری کی ہمنوائی کرتے ہیں اس بات اس حرام اس جرم کے مترسب ہیں :

(۱) امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی ۔

(۲) امام الشکین نقی علی خاں مفتی بریلوی ۔

(۳) صدر الافاضل علامہ نعیم الدین مراد آبادی اشرفی ۔

(۴) صدر الشریعہ علامہ محمد علی اعظمی متادری ۔

(۵) مفتی مفتی عظیم بند قادری برہان ۔

(۶) امام النحو علامہ سید غلام بیانی سیریشی اشرفی ۔

(۷) استاذ العلماء علامہ عبدالمصطفیٰ غفلی (تمتہ نور)

یہاں یہ بھی خیال رکھیے کہ شاہزادے صاحب کا یہ ارشاد تحقیق ہاشمی پر ہی گردش کر رہا ہے اسی تحفہ نور میں مولانا شاہزادے صاحب فرماتے ہیں :

• البتہ دفاع کا اگر شاندار فریضہ کسی نے انجام دیا تو

وہ میں حضور غازی مت جنوں نے اپنی جانی پہچانی حق

گوئی سے کام لیتے ہوئے دودھ کا دودھ پالی کا پانی

الگ کر دیا اکابر اہلسنت کو نظر انداز کر کے اصافریلی

نے جو غلطی کی اسے بے نقاب کیا اور مسلک اہلسنت

کی حفاظت کی :

مولوی ہاشمی میں صاحبے اپنی کتاب نقد کلی پر مولانا اختر رضا خاں صاحب کے شبانہ

کا ازالہ دیس جو کچھ ارشاد فرمایا ہے، اس کا مفہوم یہ ہے :

لفظ کلی کی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

طرف نسبت کرنے پر مولانا اختر رضا خاں صاحب

نے مولانا ادیس رضا خاں صاحب سے توبہ

کرائی اور مولانا مفتی بدرالدین احمد صاحب نے

بھی اس سے توبہ کی اور اس کے بعد علماء اہلسنت

نے اس توبہ کی غایت کی یہ ایسے اقوال و افعال

سرزد ہوئے ہیں کہ لفظ کلی کے حضور علیہ الصلوٰۃ

والسلام کی شان میں استعمال کو خطا، گناہ اور

حرام قرار دے رہے ہیں جس کی وجہ سے اعلیٰ

حضرت امام بریلوی ان کے والد ماجد مفتی بریلوی

صدر الشریعہ، صدر الافاضل و غیر جمہ جمعہ انتہائی

پر توبہ لازم آ رہی ہے اس لیے کہ ان حضرات

میں سے بعض نے لفظ کلی کو استعمال کیا ہے

اور بعض نے سکوت اختیار کیا ہے اگرچہ استعمال

نہیں کیا ہے ۔

مولانا اختر کا لفظ کلی کے استعمال سے توبہ

کرانا ایسا فتنہ ہے کہ ان اکابر اہلسنت پر توبہ لازم

آ رہی ہے اور اس وجہ سے مولوی ہاشمی میاں نے

یہ حکم لگایا ہے کہ :

مولانا اختر رضا خاں نے ان اکابر اہلسنت کو

گنہگار، حرام کار اور مجرم باور کرایا ہے لہذا مولانا

اختر فاضل پر اور ان کے توبہ کرانے کے مایوس
پر توبہ واجب ہو رہی ہے۔

اور شاہزادے صاحب !

نامعلوم اسلام سید احمد اشرف صاحب کچھ چھوٹی اپنی مصروف کاری
ت کی حاجت میں اپنے قلم نور میں یہ رشاد فرمائے کہ :
غازی ملت مولانا باجمی صاحب نے یہ کتب نذر
دفاعی تحقیق فرمائی کہ وہ دھکا دھکا دہ پان کا پانی
اٹک کر دیا اور اکابر ہجرت کے خلاف اف غریبی
نے جو عمل کیے ہیں وہ بے نقاب کر دیا اور مسک
ہجرت کی مخالفت کی ہے۔

میں سلسلہ میں شاہزادے صاحب فرمایا ہے میں کہ :

غازی ملت مولانا سید محمد ہاشمی کی اس تحقیق
پر توبہ مولانا اختر صاحب نے توبہ کی نہ مٹی شریف
افغ صاحب نے سرکار ملی حضرت کی تحقیق کو
قبول کیا اور مذہبی عمارات ہجرت کے دوا
نے ان لوگوں پر جو غالی غلو کے لئے دباؤ
ڈالنے کے طور پر غازی ملت کے ہی خلاف کتاب
لکھی جا رہی ہے۔ (قلم نور ص ۷۷)

غازی ملت کچھ چھوٹی کی تحریر پر اہم سوالات اور جوابات

ع : کیا غازی ملت کے الزامات کی تحریر شرعی تحقیق ہے۔

ع : ایک اکابر ہجرت پر غازی ملت کی جانب سے توبہ کا لازم قرار دینا شرعا

مباح ہے۔ مولانا اختر فاضل صاحب نے لفظ کلی کے استعمال پر توبہ
کرائی ہے کیا اس سے اکابر ہجرت شرعا خطا کار، حرام کار، مجرم ٹھہرتے
ہیں ؟ کیا ان اکابر پر اس سے ایسا الزام آتا ہے کہ ان اکابر کو توبہ کرنا
چاہیے۔

ع : کیا ان عدا پر غازی ملت کے حکم پر توبہ لازم آتی ہے جنہوں نے کسی کے
استعمال پر توبہ کرائی یا توبہ کرنے کرنے کی حاجت لی یا غازی ملت کی تحقیق
کے باوجود ابھی تک ان عدا نے خود رہنے کے بعد بھی توبہ کے لئے دوا
نہیں ڈالا اور غازی ملت کی ایک عظیم تحقیق جس پر یہ سب سے طوفان کھڑے
ہئے ہیں یہ سب سے کہ اکابر کے استعمال یہ سکوت کے خلاف فقہی مسائل میں
گزشتہ تحقیق حکم میں آیا امداد یہ بین اکابر ہو کر اور ان پر توبہ لازم
آتی ہے اور جسے ملت رجوع کرے یہ واجب ہو جاتا ہے۔

عرض ہے :

ع : شاہزادے صاحب کے حضور غازی ملت مولوی نجی باب کی تحریریں قلم
شرعی تحقیق میں ہے کلی اور قلم نور۔ دیکھ جائیے کہ جس شرعی دلیل کا
نشان لکھ نہیں لے گا اور جس کو تحقیق سمجھتا ہے اور اس پر طوفان کھڑے کیے
ہیں وہ شرعیہ پر قرار اور کمسیت مان کا من۔ لی ذاتی فیصلہ ہے نہ جس
انتہا مولوی تعالیٰ عنقریب آ رہی ہے۔

ع : پہلے یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ حضرت مولانا اختر فاضل صاحب سے

قلم اور اکابر ہجرت کو نام لکھ نہیں یہ سب سے توبہ کرتے وقت ان اکابر
ہجرت کے اسرار گرامی یا اسلام صرف ہجرت میں تھے نہ ان کے معاذ میں
اپنی تحقیق کو پیش کیا ہے نہ ان اکابر ہجرت کو خطا کار، حرام کار، مجرم
کہا ہے۔

موتین اختر رضا خان صاحب کے توبہ کرنے سے ہرگز اکابر اہلسنت پرالزام نہیں آتا ورنہ ان پر توبہ لازم آتی ہے اور نہ اس پر مباح مولوی ہنگی صاحب یا شاہ ہزاوے صاحب صاحب رحمہ فرم کے نزدیک کوئی دلیل ہے نہ انہوں نے بیان کی ہے۔ موتین اختر رضا خان صاحب کے توبہ کرنے کی بنیاد پر اکابر اہلسنت و خطاکا۔ حرام کار۔ مجرم بنانا قطعاً غلط اور مباح مولوی ہنگی صاحب کی بیگ بنیاد پر سنت طبیعت کی پیداوار ہے۔ کہ گویا دیئے کے لیے روپیہ اکیا جائے اور عوام کو بھڑکانے کے لیے ان اکابر اہلسنت کی عزت کو حید بنایا جائے۔ خود مباح مولوی ہنگی صاحب سے ہی کتاب کلی میں جو اصول نثریہ حضرت موتین مئی میاں صاحب سے نقل کیے ہیں اور شاہزادے صاحب قاضی عہد سلیمان سید احمد شرف صاحب سے ہی اصول اپنی شیوات ظہیر مومنی کتاب تہذیبی سے نقل کیے ہیں وہ صاف بتا رہے ہیں کہ اصغر یا بعد والوں کی تحقیق اگرچہ اکابر کی تحقیق کے خلاف ہے جب بھی اصغر یا اکابر پر توبہ لازم نہیں آتی۔

حالانکہ یہاں سوال ہے استعمال یا سکوت کے غلط کلی۔ پر کوئی تحقیق ان اکابر اہلسنت کی موجود نہیں جبکہ مولوی ہنگی صاحب ہی کے سند پکڑنے پر موتین مئی میاں صاحب نے اور شاہزادہ صاحب کی دلیل اختیار کرنے پر مولوی انتخاب قدیری سے حافذا اکابر پر الزام دھرنے اور ان دونوں طریق سے توبہ کرنے کرنے کے راستے ہی بد کر دیئے ہیں۔

مگر اس کا کیا علاج کہ میاں مولوی ہنگی میاں نے اور صاحب رحمہ نور شاہزادے صاحب نے بھی خود ہی ان اصول اور مسائل کو نثریہ اپنے سند حوالوں کے لیے اپنی کتابوں میں بیان بھی کیا ہے اور خود ہی ان اصول اور مسائل کا خون کر کے اپنی مذہبی بیعت پر ایسا فاسد مذہب ایجاد کیا ہے کہ جس سے نہ صرف ہمارے موجودہ اکابر اہلسنت

بلکہ اکابر نقد و اکابر طریقت پر توبہ لازم آجائے اور خطاکار، حرام کار، مجرم جیسے قبیح الفاظ مولوی ہنگی میاں کے اس لئے مذہب پر ان اکابر کی شان میں استعمال کیے جائیں۔

شاہزادے صاحب!

آپ کو یاد نہیں رہا کہ خود آپ نے کیا اصول بیان کیے ہیں آپ اپنی کتاب نقد نور ص ۱۲ پر لکھتے ہیں کہ زور دار تحقیق یا تحریر کو دیکھئے! آپ نے کیا لکھا ہے!

اور آپ کا دعویٰ ہے کہ الفاظ کی جو تحقیق اعلیٰ حضرت

سے منقول ہے اس سے اختلاف ہرگز قابل قبول

نہیں بلکہ خود جہالت و تعلیمات اعلیٰ حضرت کے

خطا ہے۔ اعلیٰ حضرت ہی نہیں بلکہ ان کے بھی

اکابر بلکہ مجتہدین کرام کے منقولات کی بھی تحقیق کی

جائے گی اور اسی لئے اگر مجتہدین کے منقولات سے

اختلاف ہو رہا ہے، خود اعلیٰ حضرت کے ق دے

شاہد ہیں کہ انہوں نے اپنے ہر گزوں سے منقول باتوں

سے اختلاف کیا ہے صرف الفاظ کی تحقیق ہی نہیں

بلکہ فقہی اور شرعی مسائل میں بھی۔

یہی نہیں بلکہ شاہزادے صاحب! آپ نے اپنے چشموں میں منظر اعظم سے سند کے طور پر حوالہ نقل کیا ہے وہ بھی بھول گئے۔ دیکھیے آپ کا نقد نور ص ۱۲ انتخاب قدیری کہتے ہیں:

بھئی اعلیٰ حضرت کے ہم پائید میں عقائد میں سب کا

مطلب یہ تو ہے ہی ہے اعلیٰ حضرت مقبضتے تو ہم بھی

حقہ ہیں۔ اعلیٰ حضرت بینائے میں جگہ کے قدیسین تو ہم

سب بینائے میں جگہ کے قدیسین یہ وہ مطلب نور سے

ہی اس کا جو لوگ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسائل میں اختلاف رکھتے ہیں تو اسی کا ہی مسئلہ ہے یا اور بھی مسائل ہیں پیچھے کے ہونے کا باب سے میں بھی ہے، اُپلا جو ہوتا ہے گو برا اس کی را کو کے بارے میں بھی علماء اہلسنت کا اعلیٰ حضرت سے اختلاف ہے۔ (تحفہ نور ص ۱۳)

یہی مولوی انتخاب قیدی رکھتے ہیں جس کو شاہزادے صاحب نے تحفہ نور میں نقل کیا ہے:

مولانا اجل شاہ صاحب، ہماری تحصیل ہے مراد آباد کی جنہوں نے ایک کتاب لکھی ہے تو تو کا جواز، مفتی اعظم کے فتوے کے خلاف مفتی اعظم بے شک، مگر تمہیک تھے مفتی تھے تمہیک تھے.... (آگے لکھا ہے) پھر مفتی اعظم نے ایک اور تحقیقی مسئلہ پر قلم اٹھایا کہ لاؤ اسپیکر پر نماز پڑھنا جائز ہے نماز نہیں ہوگی تو مفتی اعظم کے مرید مفتی اعظم کے خلیفہ، بریلی میں مدرسہ مظاہر اسلام کے شیخ الحدیث بوز اعلام حضرت ملا مفتی سید محمد افضل حسین صاحب نے مفتی اعظم کے خلاف پوسٹر

عہ معلوم ہوتا ہے یہاں کچھ الفاظ تحفہ نور میں نقل سے رہ گئے ہیں ورنہ حضرت مولانا اجل شاہ صاحب کوئی تحصیل نہیں ہیں۔

لکھا اور رسالے میں مضمون چھاپے کہ آپ کا فتوہ غلط ہے اور لاؤ اسپیکر پر نماز پڑھنا جائز ہے۔ (تحفہ نور ص ۱۳)

شاہزادے صاحب!

اپنے حضور غازی ملت کے ان ہی اصول ان ہی مسائل کو اسی مفتی میں لکھ لیجئے جو انہوں نے اپنی کتاب کلی کے صفحہ ۱۰۷ پر حضرت مولانا دہلوی میاں صاحب کی تحریر سے نقل کی ہے۔

اپنے تمام احباب اہلسنت کو ملنا اور اپنے تھیلین و مریدین کو خصوصاً ہدایت ہے کہ فردعی مسائل مثلاً لاؤ اسپیکر کی آواز پر اقدار کے درست ہونے یا نادرست ہونے، عایدین حج فرض کے لیے مباح کر کے یا کسی بھی شرعی ضرورت کے لیے فوج کے جواز یا عدم جواز، حالت نماز وغیرہ میں دعوات کی جہتیں والی گھڑی پہننے یا نہ پہننے، اور اللہ جو میاں کہہ کر اللہ جو دلے میاں مرادے سکے یا نہ سکے نیز دیو اور دیوی کے شروط استعمال کے تعلق سے افکار و نظریات کا اختلاف اور اس سے متعلق تباہی بخشیاں خاص علی اور شرعی بخشیاں ہیں اس طرح کی بخشیاں ہوتی رہی ہیں اور ہوتی رہیں گی، اور ظاہر ہے کہ اگر کوئی سراپا اخلاص اس طرح کی بحثوں میں خامل بھی ہو تو بھی اسے اس کے حسن نیت کے اجر سے محروم نہیں رکھا جاتا۔ (منقول از مکی مصنف پیام کو بانی، ص ۱۳، ص ۱۴)

شاہزادے صاحب !

آپ ہی اور آپ کے حضور غازی ملت بھی اپنی اپنی تحریروں کو دیکھ لیں کہ آپ لوگوں نے کیسی تضاد بیانیوں کی ہیں اور ایک اہم اصل اور اہم مسئلہ کیسی دوڑ بچیاں اختیار کی ہیں اور بالکل غلط نیا دہ پر حضرت مولینا اختر رضا خان صاحب اور ملکہ اہلسنت کے خلاف کیا کیا طوفان کھڑے کیے ہیں اور قوم و ملت میں کبسا افتراق پیدا کر رکھا ہے۔

شاہزادے صاحب !

اگر آپ لوگ سمجھنے کو تیار نہیں تو آپ باغی آپ اپنی غلط فہمیاں اور بھٹ پر قائم رہیں تو ہم آپ لوگوں کو منوں پر رکھ نہیں۔ ہاں قوم کے سامنے آپ کو کھول کر رکھیں تاکہ قوم کے فہم آپ کے مذہب سے بچ جائیں۔

شاہزادہ کچھ شریفانہ اپنے نازہ شاہکار تحفہ نویرس اور طرح کی باغی اس طرح کی ہیں،

ایک طعنے

اعلیٰ حضرت نے جو الفاظ کی تحقیق کر دی ہے یا فہمی تحقیق کی ہے یا اعلیٰ حضرت کے اکابر بلکہ ائمہ فقہیں نے جو تحقیق کی ہے ان سب کی تحقیق کر کے اپنی تحقیق کا حکم کیا جائے گا اور ان تحقیقات میں اکابر اور مجتہدین پر تو یہ لازم نہیں آتی ہے کہ وہ اصافین میں شاہزادہ کچھ بھول گئے حضور غازی ملت ان کے خاص پیشوا مناظر اعظم جیسے عقیدت بھی وہیں ہیں شاہزادہ

دوسری طعنے

مولینا اختر رضا خان صاحب اور دوسرے ملکہ اہلسنت نے اکابر کی تحقیق بلکہ ان کے حرف استعمال یا سکوت پر اپنی تحقیق اگر بیان کی تو فتنہ ہے اکابر کی توہین ہے اکابر پر تو یہ لازم ہوتی ہے اور ان کو بچنے کے لیے شاہزادے صاحب اور ان کے حضور غازی ملت کے لیے مولینا اختر رضا خان اور ملکہ اہلسنت پر تو یہ واجب ہے۔

اعلیٰ حضرت نے اکابر بلکہ مجتہدین کے خلاف اپنی تحقیق پیش کر کے توہین کر ان اکابر اور مجتہدین کی توہین نہیں کی جائے گی نہ ان اصافین پر توہین لازم آئے گی اگر کسی نے توہین واجب کی تو شاہزادے صاحب ان کے حضور غازی ملت اور ان کے پیشوا مولوی انتہاب قدیری ایسی گالیاں کہیں گے کہ اس کا کوئی تحمل باقی نہ رہے۔

یہ سب شاہزادہ کچھ چھ اور ان کے حضور غازی ملت مولوی ہاشمی ہیں صاحب کا مدبر مذہب جس کے لیے گالیاں ناموں پر لگائیاں تاملے کھینچے جا رہے ہیں۔

مثلاً توہین کے لیے مولوی ہاشمی میاں یا شاہزادہ کچھ جو سید احمد شریف اس کی تحقیق سرے سے شرعی تحقیق نہیں بلکہ شرع پر افتراء من گھڑت فیصلہ اور بہتان طرازیوں کے لیے کھلا ہوا جیل ہے۔ جو ان کی کتاب کلی اور تحفہ نور سے اچھی طرح واضح ہے جب شرعاً جرم ثابت نہیں اور مولینا اختر رضا خان صاحب اور دوسرے علماء پر حکم شرع جرم بنانے کے لیے فائدہ ہی نہیں ہوتا تو ان سے توہین کرنا اور توہین کے لیے ان پر دباؤ ڈالنا بالکل غلط اور علماء کی توہین ہے۔

شاہزادے صاحب اور ان کے حضور غازی ملت اور ملکہ خاص پیشوا مولوی انتہاب قدیری خود اپنی تعانیف اور اقوال سے غیبر ذمہ دار اور شرعاً ناقابل اعتبار ہیں جس کو علماء ہی نہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سمجھ رکھنے والا مسلمان بھی سمجھ سکتا ہے۔ ان لوگوں

یہ جہان ہم مست آفرین بات ہے ہر بندہ رسوا کی نذر نہیں
 اس کے لئے کون کونہ دریں رمل رہے ہوں جن کو نہ

تحقیق کبر و غرک میں

شہر ہے ہر جہاں
 جو بالتحقیق در علم کے خلاف نہیں اور سے کہے یا کہ کہے
 ہو جس سے وہیں پریش کیا ہوئے۔ مندرجہ ذیل میں سے کچھ در نظر آئے
 کچھ زچہ چہرے تو تھے۔ اندھیل قوم کچھ کر آپ کے لئے ہر سب سے کیا

سید۔ ہر شہر غریبی شہر غریبی کے لئے ہر ایک قہقہہ پائی ہوئی ہیں
 ہر جہاں جس میں ہر ایک کے لئے ہر ایک کی ہر ایک ہیں ہوتے۔
 ہر غریب کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے

ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے
 ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے
 ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے
 ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے

ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے
 ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے

ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے

ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے

ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے

ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے

ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے

ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے

ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے

ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے

ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے

ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے

ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے

ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے

تقیق بیان کی ہے اس سے مذہب امام اعظم کی مرکز توہین نہیں ہوتی ہے نہ سینا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر توہین واجب ہوتی ہے :

ایک اور مثال :

خالد حنفی قادری نقشبندی ہے اس نے راہ سے گزرتے ہوئے دیکھ دیا کہ ان کا ایک پیر بھی فی حنفی قادری نقشبندی ایک بہت بڑے جمع کے کنارے بیٹھا ہوا مزامیر پر قوالی سن رہا ہے۔ خالد نے زید کو ایک شخص کے ذریعہ بلایا اور سمجھایا کہ مزامیر پر قوالی حرام ہے تو بہ کرؤ اور آئندہ اس سے بچتے رہو۔ ایک حنفی خلیفہ صاحب جو خود بھی پیر صاحب تھے یہ دیکھ کر مسرور رہے تھے فوراً غصناک ہو گئے اور غصہ میں فرمایا :-

تم نے غلط کیا! تو نے مزامیر پر قوالی کو حرام بنا کر دیا۔ اپنے پیر بھائی زید سے تو پر کر لے مارے ان اکابر پرست ادیب کرام کی توہین کر دی جنہوں نے مزامیر پر قوالی سنی ہے حالانکہ یہ اکابر پرست حنفی تھے اور حنفی ہونے پر فخر کرتے تھے۔ تو نے زید سے اس قوالی پر توہین کر لے ان اکابر پرست پر توہین واجب کر دی ان کی توہین کر دی۔ اے خالد! ان اکابر پرست پر ہرگز توہین لازم نہ ہوگی بلکہ توہین پر توہین لازم ہوگئی ہے۔ اولے ملک کے پیرو! تمہیں ان اکابر پرست کا واسطہ میں بھی نہ کی عزت بھارا ہوں تم بھی ان اکابر کی عزت بھاؤ اور خالد سے توہین نہ لو۔ اے خالد! توہین کر۔ اگر تو نے توہین کی تو ہم گائیاں دے دیں تو کچھ کو ذیل درو کو کر دیں گے :-

مشائخ زادے صاحب !

اگر اب بھی سمجھ میں نہیں آیا ہے تو یوں سمجھ لیجئے ۔

آپ نے اعلیٰ حضرت ان کے اکابر اور مجتہدین کی تقیق کے خلاف اپنی اور ان کے حضور غازی ملت اور اپنے پیشوا مناظر اعظم کی تقیق کا جو حق بنایا ہے اگر آپ

تینوں نے ان اکابر اور مجتہدین کے خلاف اپنی تقیق پیش کی تو توہین آپ لوگوں پر لازم آئے گی یا نہیں اور اکابر کی توہین ہوگی یا نہیں ۔

دوسرے اگر آپ تینوں کی تقیق حکم حرام تک پہنچی تو آپ مرکب سے توہین کرائیں گے یا نہیں ؟

مشائخ زادے صاحب !

آپ لوگوں کی نام نہاد تقیق مرکز شرعی تقیق نہیں ہر بولہ بولہ ہے سوائے نزدیک خانوادہ رضویہ کسی سنی دارالعلوم کسی ذمہ دار سنی عالم اور عام اہلسنت کو ضرور سمجھ ہی نہیں کہ وہ آپ اور آپ کے حضور غازی ملت کے ان احکام پر عمل تو کیا تو جہ بھی کرے فغول توہین کرے کرے پھر سے اوراں غلط کام دفاع، حفاظت و حیانت رکھنا پھر حق گوئی اور تقیق کسے کہتے ہیں دودھ کا دودھ پانی کا پانی کیسے کیا جاتے ان کا نام و نشان دلائل شرعی کی دوستی میں آپ لوگوں کی مستأزہ تقیقات میں موجود نہیں ہے ۔

جوابات

مخفہ نورہ میں کچھ اعتراضات قابل تا قول کے تحت اور کچھ سادے اٹھائے گئے ہیں جن میں سے خاص اعتراضات کے جوابات ذیل میں دیئے گئے ہیں ۔

ارشاد :۔ علی کے شیروں پر سفید بچھوں کو ترجیح دی جا رہی ہے ۔

عوض :۔ یہ الزام ہی سرے سے غلط ہے جو سادات و ائمہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے شیروں کی صفات رکھنے میں ان پر غیر سادات کو نہ سادات ترجیح

دیتے ہیں اور نہ غیر سادات ترجیح دیتے ہیں ہاں آل بعل بھو کر خوش گائیاں

دیئے دلہ نہمت و بہتان رکھنے والوں، خلاف شرع بیان کرنے والوں

سے دور رہ کر ملّا اہلسنت سے قریب رہنا اور لوگوں کو رکھنا ضروری سمجھتے

میں کہ دنیا و آخرت پر باد نہ چلے۔

ارشاد :- اسی مذکورہ بالا نور کا منہ بریلی اور ناٹھور کی اصلاح کے لیے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

عصر :- جی ہاں آپ نے کالے کولے کا نام رکھ لیا ہے۔ کفر و کواہت کا بہتان اور گالیوں، مسلم آزادیوں جیسی غلط اندھیروں کا نام آپ کے جدید مذہب میں نور قرار پایا ہے اور بریلی اور ناٹھور والوں کو یہی خوش گالیاں مسلم آزادیاں بہتان طرازیوں خلاف شرع احکام سکھانے کی آپ نے سعادت حاصل کی ہے اور مسلمانوں کے دین کو تباہ کر کے آپ ان کی پوری اصلاح کر دیں گے۔

ارشاد :- بلکہ آل رسول کے خلاف سازشیں چلی جاتی ہیں۔ ہٹا
عصر :- یہ بالکل غلط اور غلط گمانی پر غلط الزام ہے۔ لوگ آپ کے احکام کے لیے آپ کے قریب کیا آئیں گے جبکہ خلاف شرع احکام گالیوں، بہتان طرازیوں، کفر و کواہت کے خلاف تہذیب الزامات کو آپ نے اپنا شعار بنا رکھا ہے۔ آپ سے دور رہنے اور مسلمانوں کو دور رکھنے میں ہی دنیا و آخرت کی عافیت و معافیت ہے اور اس کی تہہ بریں کرنے کو ہی آپ نے سازش بنایا ہے۔ آپ کے اقوال، آپ کی تحریریں خود ہی بتا رہی ہیں کہ دنیا سازی آپ میں ہے۔ دوسرے ان سعادت میں جو ان قبہ خوب سے پاک ہیں۔

ارشاد :- اور اب وہ صرف اعلیٰ حضرت اور مفتی اعظم ہند کا نام لے کر اپنی عزت کو انا چاہتے ہیں۔

عصر :- اسی لیے شاید آپ نے عزت و احترام کا طرز بدل دیا ہے کفر و

کواہت کے غلط الزامات گالیوں، دوسلہ آزادیوں سے آپ نے اپنا احترام، اپنی عزت کو ناشر و کدیا ہے۔

ارشاد :- بریلی کے موجودہ قائدین کو ان کے کردار کی روش میں دیکھ کر ہی فیصلہ کیا جائے گا۔

عصر :- جی ہاں، شاہزادے صاحب کو فیصلہ کرنے کے لیے مقرر کرنا چاہیے۔ اسی لیے مقرر کیا ہے کہ خلاف شرع حکم بیانی، بہتان و کفر و کواہت، گالیوں، مسلم ایندازوں جیسے کردار کی روش میں خود اپنا فیصلہ قوم سے کرائیں۔

ارشاد :- اس نکتے کے سبب آپ کے لیے بوقتِ اپنی میں نے قلم اٹھایا۔
عصر :- شاہزادے صاحب! فقیر ہی آپ شرعاً ثابت نہ کر کے فتنے کہہ کر صرف گالیاں بکری میں سبب آپ کیا ہوائی کریں گے۔ محض گالیوں غیر شرعی و غیر اخلاقی بہتوں سے فتنے جگانے جاتے ہیں سبب آپ کی خاک ہو گا۔

ارشاد :- اگر علماء اہلسنت کی اکثریت نے مولانا اختر رضا صاحب کی تحریک کا رویوں پر پابندی نہ لگائی اور قانصاحب کو ان کا چہرہ نہیں دیکھا ایسا اور وہ جس پر لائق ہیں جس نہیں رکھا گیا تو وہ دن دور نہیں جب کسی نئے قریبی وجہ سے ایک نیا کرتا ہو دیں آجائے۔

عصر :- شاہزادے صاحب! تحریک کا روی تو آپ کچھ بھی مولانا اختر رضا صاحب سے شرعاً ثابت نہ کر سکے اور نہ آپ نے شرعی آئینہ میں ان کا اصل چہرہ دکھایا ہے اور نہ آپ شرعاً یہ بتا سکے کہ ان امور کی وجہ سے وہ کسی لائق نہ رہے۔ ہاں گالیاں آپ نے دی ہیں بہتان

آپسے جڑا ہے اور اس کو، مل چہرہ دکھانا سمجھ لیا ہے۔
خریب کاریاں کہاں سے کی جا رہی ہیں علم اہلسنت
کی اکثریت حجب سمجھ رہی ہے آپ اپنے جس نئے مذہبی فریبے کو
ادا کرنا چاہتے ہیں اس کے لیے آپ کے حضور غازی سنت
اور آپ کے پیشوا مناظر اعظم بند کافی ہیں۔

ربا، نئے یزید سے سننے کر بلکے جو کاغذہ تو یہ بھی
بالکل بوجس اور اپنے چلبے والوں کو ابھار کر مولینا اختر رضا خان صاحب
کے خلاف حماد آرائی کا جذبہ ہے۔

انشاء ہم ہلستے ہیں کہ برقیہ میں ہر قسم کے لوگ پائے
جاتے ہیں مگر جہاں تک کر بلائے وجود میں آئے کا محو ہے کسی عثمان
سفن، انصاری، منصور سے اس کی توقع نہیں کی جاسکتی اس
لیے کہ ان بے چاروں کو خود شریعت نے امامت بکری، خلافت
سے محروم کر دیا ہے اس لیے یہ سعادت قریشی کے حصے میں آئی
ہے اور یزید قریشی خاندان سے ہی تعامیس نے ہوسِ خلافت
میں ظلم دسم کیے۔

ارشاد :- معارف اہلسنت کی وہ طاقت جو دشمنانِ دین و سنت کے خلاف
لگتی چلیے تھی وہ مولینا اختر کی جوتوں کی وجہ سے، پس میں
استعمال ہو رہی ہے۔ ملے

مدرسہ : شاعرانہ صاحب ! دیکھا تو یہی ہائے گاکہ آپس میں وہ طاقت
کیسے صرف ہو رہی ہے اور دشمنانِ دین کے خلاف کیوں کام نہیں
آ رہی ہے۔ اگر مولینا اختر رضا خان صاحب نے آپ کے نزدیک
ماتیس نکاتیں تو آپ لوگوں نے کیا عقل مندی و دانائی دکھائی ہے

حقیقت تو سنا سننے یہ آ رہی ہے کہ دین و سنت کا آپ دوگ
نام بھی لیتے ہیں اور دین و سنت کی جڑیں کلٹانے کے لیے
اصول و آفات بھی جپ کر لیتے ہیں۔ آپ لوگوں کی ساری طاقتیں
اہلسنت کے لیے کالیائیاں تواری، بہت طاواری، خلاف شرع
احکام بیانی میں صرف ہو رہی ہیں۔ آپ کی تعینت و تالیف کا
ملکہ، عثمان دین و سنت کے مقابل میں بالکل خاموش ہے بلکہ
خاموش کر دیا گیا ہے ورس رار کو چھپانے کے لیے آ رہی مگر
کی ٹولی ہو رہی ہے۔

ارشاد :- مجھے امید ہے کہ میری یہ کتاب پڑھنے کے بعد آہری صاحب
کو خود بخوش سننے کا اور وہ اپنی ذات و صفات کو آسانی سے
پہچان لیں گے ورنہ مجھے تہذیب کے بارے میں تعامیس سے لطفے
کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ ملے

عسکری :- جی ہاں تہذیب سے صاحب ! آہری صاحب کی ذات و صفات آپ
کے تحفہ نور، دان آپ کی صفات سے بالکل خالی تھی۔ اب آپ کا تحفہ نور
پڑھتے ہی آہری صاحب کو کالیائیاں دینے، سناں تراشنے، خدات
شرع احکام ایجاد کرنے کا ہوش آجاتا چاہیے۔ آہری صاحب آپ
کے تحفہ نور سے قبل اپنی ذات و صفات کو سالی سے سپینے کی صلاحیت
ہی نہیں رکھتے تھے۔ یہ مفت بے شک آپ ہی کے تحفہ نور سے پیدا
ہوئی۔

مگر، شاعرانہ صاحب !

میں امید نہیں کہ آہری صاحب آپ کے اس نئے مذہب کی انت
نعتوں پر عمل کر سکیں گے اور آپ نے اب تک انتظار بھی کر لیا ہو گا بہتر

یہی ہو گا کہ آپ پھر مزید تفصیل سے ایک درجہ کی بات فرمادیں۔
 بڑھ کر لکھ دی گئی ہے۔ وہ نہیں تو کچھ نہ کچھ لوگ اپنی ذات و صفات کو
 اس سے منف کر ہی لیں گے، آپ کی محنت رائیگاں نہیں جائے گی۔
 رشتہ داروں کی یہ کہتا ہے (مذہب) شکی، نقد کسی سے متعلق نہیں ہے نہ اس میں
 ہم یہ عرض کر دیں کہ یہاں میں غلط فہمی اور پیچیدگی پیدا ہو گئی ہے
 تصحیح ہونے نہ ہونے کی تحقیق و درجہ کا شرعی حکم یہ نہ کہ مقصود نہیں
 (خواہ مذہب شکی سے)

کی اس سے کہ نقد کسی کی تحقیق اور اس کا حکم شرعی بیان
 کرنے میں اتنی ہی صاحب نے سخت ملوثی کی ہے اور جب موصوع سے
 کوئی چسپی نہیں تو پھر کتہہ بند کئے کی کیا ضرورت ہے؟ (نقد و بحث)
 مصدق۔۔۔ شاہزادے صاحب! مذہب شکی، کوہِ اقدس ہی ہے کہ نقد کلی سے
 بحث کرنی نہیں تھی جو کچھ بحث کی بھی تھی ہے تو ضمنی و مقصد کو پورا مٹا
 کرنے کے لیے ہے۔ آپ نے اور آپ کے حضور غازی ملت نے
 کہلی۔ کی اور میں جو حد تک لکھا ہے شرفاً اس کی کوئی اہمیت نہیں
 ہے۔ آپ ہی کے بیان کردہ اصول پر یہ ایک ایسی ملی و ملحق بحث
 ہے کہ فریقین پر کوئی الزام نہیں اور آپ لوگوں کا مولانا اختر رضا خاں
 اور علامہ چشت پر الزام من گھڑت ٹھیسٹان اور بہتان ہے۔
 آپ لوگوں نے کلی کے پردے میں اعلیٰ حضرت امام بریلوی
 قدس سرہ کے مسلک کو گندم کرنے کی ہے، اس سے کوئی نہیں در
 گندم کرنے کے لیے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ پر بہتان باندھ
 کر غلط اصول کو اعلیٰ حضرت کی طرف منسوب کیا ہے جس سے یہ فتنے
 پیدا ہو گئے ہیں۔

دیوبندیوں، دہلیوں، قادیانوں وغیرہ کو کچھ بھی اہلسنت
 کے نام پر یہ راستہ ملے گا کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی نے جو کفریات کا
 حکم دیا ہے وہ الفاظ کے غلط معانی پیدا کر کے دیتے ہیں۔
 چوں کہ الفاظ و معانی کی تحقیق کے دروازے کھلے ہوئے ہیں
 جس کو ان شاہزادہ کچھ بھرنے اپنی تعریف، تہذیب اور دشواری
 سے حوالہ تسلیم کیا ہے۔

اعلیٰ حضرت امام بریلوی کی عقلی و معنوی تحقیق کی مخالفت میں کسی
 اور شخص کو نہ ماننا جاتا تھا۔ اب اگر دیوبندی، دہلی قادیانی
 مسلح کلی، ملحد پنی اپنی عقلی و معنوی تحقیق پیش کر کے یہ دھوکے کریں کہ
 ہم بھی مسلمان ہیں، اعلیٰ حضرت سے ہم پر جو کفر کا فتنہ دیا ہے وہ غلط
 دینی کی غلط تحقیق پر دیا ہے اسے کچھ چھوڑ دے تب پر ہمیں کفر کو یہ
 ماننا ہو گا کہ دیوبندی، قادیانی، مسلح کلی، ملحد مسلمان ہیں۔ اگر ان سینوں
 نے نہیں مانا تو یہ غریب کسی دین و سنت کے معنی سے نہ جابل دور
 فتنہ گر تھریں گے۔ اور نہ کچھ چھوڑ رہیں گایاں دے دیکھا نہیں ہے
 پر پھر کر گئے ہیں گے۔

شاہزادے صاحب!

ہمارے نزدیک آپ اور آپ کے حضور غازی ملت ہی دونوں فیض و
 غضب میں جبار کراس شستے میں پھانس دئے گئے ہیں کہ اب ملحد
 دشوار ہے ورنہ آپ کے دوسرے ثمرے حضور جناب پیرینا سید
 مشن صاحب کی کتاب، مشن علی دین تعصب کی دالیمبیاں، سلسلے
 آنے کے بعد اب یہ بات دھکی چکی نہیں رہی کہ یہ ساری غلط احوال
 ساریاں ان ہی کے دماغ کی پیداوار ہیں اور بریلوی مسلک کا خون

کرنے کے لیے آپ کے بڑے حضور خیر میں سید مثنیٰ میں کا خون آشام
ملی گریھی خیر حرکت کر رہا ہے۔

ہر حال میں غرض یہاں آپ ہی سے ہے۔ اور آپ کو جانا
ہے کہ ان فتوں سے قوم کو آگاہ کرنے کے لیے یہ ہدیہ بائیں نکلی
گئی ہے اور اس وجہ کو ہدیہ بائیں کے مسئلہ پر ہم نے بیان ہی کر دیا ہے
بس کو آپ نے نظر انداز کر دیا۔

استاد۔ کیا انہری صاحب کی غلطی سے لوگوں کی توجہ جاننے کے لیے مہر و
بدلا جا رہا ہے؟

عسری۔ جی نہیں۔ آپ لوگوں سے جو موضوع نکلی کی آڑ میں سلک پلست کو
نہیں پہنچایا جا رہا ہے اس کو اجاگر کیا گیا ہے اور خلاف شرع جو حکم گھڑ
کر بیان کیا ہے اس سے خبردار کیا گیا ہے۔ زہری صاحب کی
غلطی شرفاً بت نہیں آپ کی گھٹیت تان کی طرف توجہ دی گئی ہے۔

استاد۔ یہ سمجھ ہے کہ یہ سید محمد عینی ہے مگر شرقی خاندان شرفیہ کے قوس ہیں
بلکہ قدوم سنانی کے خلیفہ کے سلسلہ میں داخل ہیں جو دکن میں آرام فرما
ہیں۔ مناد و مت

عسری۔ شاہزادے صاحب! میں نے کب یہ دعوے کیا کہ میں حضور سیدت قدوم
سنانی قدس سرہ کی خاندان سے ہوں۔ بعدہ تعالیٰ شرعی ہوں اور سلسلہ
اشرفیہ کامریہ و خلیفہ اور سید خدین ہونے کی وجہ سے اتنی تاریخ تو
فرد جانتا ہوں کہ حضور سیدنا جابر سنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کوئی اولاد
ہی نہیں حضور نے شادی ہی نہیں کی۔ ان کی خاندان سے بتانا نہ مہوش
ہوگا۔

میں نے اسی ہدیہ بائیں میں صاف صاف اقرار کیا ہے اسے آپ

کس مقصد سے مہوش گئے۔ دیکھیے ہدیہ بائیں مٹ

اللہ میں اشرفی ہوں موجودہ قدر کے یا اس سے پہلے کے بڑا
کچھ مقدمہ اور ان کے خلف کے واسطے سے نہیں بلکہ حضرت قطب راہگاہ
خادم سید شاہ احمد شمس عالم معینی قدس سرہ العالیٰ رحمہ اللہ کے مبارک
واسطے سے ہوں۔

شاہزادہ صاحب!

اگر آپ نے یہی اس قریب کو دیکھ کر سمجھ دیا تھا تو اقراض کیا معنی۔ یہ
صرف اقراض کی جہتی کا شوق ہے۔

استاد۔ اور مصافی نے تو ظاہر کر دیا کہ ان کو کوسی بولی بولی چاہیے۔ من
عسری۔ جی ہاں شاہزادے صاحب! بات من ہے۔ بات وہی بولی ہے
جو مصافی کا تھا ہے۔ گامیاں، دل آزیں، ہتھان تراشیاں،
غلو قس و خلاف شرع حکم بی بی ہو۔ اس وقت آپ کے بڑے ہوشی
نہیب کی بویاں ہیں انہیں ہرگز ہرگز نہیں سیکھنے کی ضرورت نہیں آپ
اپنے صف کو ہی پر غلامی سیکھا نہیں۔

استاد۔ آستانہ خاں کے ساتھ اشرفیہ غائب ہے صرف شہید درج ہے۔ من
عسری۔ شاہزادے صاحب! اشرفیہ سے جو تعلق ہے وہ ہدیہ بائیں سے بھی
ظاہر ہے اس قسم کے اعترافات علم و علم سے بید ہیں اور ہر جگہ اشرفیہ
کے بغیر شرفیت کی تکلیف نہیں جوتی تو آپ جی ہر جگہ جو پسند اپنی
کہ۔ تحفہ قدس کے سرورق پر سجادہ نشین سرکار کلاں کو لکھ دے اور اشرفی
اور اشرفیہ غائب کر دیا اور دفتر سادات کہی نزد آستانہ کلاں غلط فہم سے
بھی اشرفی اور اشرفیہ غائب ہے۔

یہی دانشوروں کی بات تو آپ اپنی خود اور اپنے دانشوروں کی

نکلیے کیے جو کامیوں، مسلم ازمیوں، محکمے، بتن کو اپیلے ہوئے ہیں
اور خلاف شرع میں کثرت احکام بیان کرتے اور ان پر قہر طلب کرتے ہیں
جری ہیں۔

یعنی اتنا بیولا نہیں ہوں کہ حق و باطل کو نہ سمجھ سکوں اور اجدید یا اشرقیہ
یا کچھ پھر کے تھے دانشوروں کی وجہ سے مایاں بنے لگوں۔
ارشاد:۔ مگر اس عالم دین کو ان کے والد محترم سید شاہ چند حسینی علیہ الرحمہ نے
سجادہ نشین نہیں بنایا۔۔۔ الی قولہ۔۔۔ المختصر ان کو سجادہ نشینی لینے
والد بزرگ سے نہیں برا درجہ دے لی ہے۔

حسب:۔ شاہزادے صاحب اپنی عرض یہ ہے کہ مان ہی کیا کہ سید شمس برادر خود
سے لی ہے وہ آپ ہی کے اقرار پر سجادہ نشینی میں بھی ثابت ہے ایک کوئیوں
براہگ رہا ہے۔ آپ کو کون صورت پیش آئی کہ صبح بھی کے بجائے قطع
رحم کے حوائض انجام دیں اور دو سیدزادے حنیفی بھائیوں کو آپس میں
رہنے کی صورتیں پیدا کریں کیا فریقہ بھی آپ کے نئے مذہب میں داخل
ہو گیا ہے۔

دوسری عرض یہ ہے کہ سجادہ نشینی کی ہوس سے میں خود بھی دور
تھا جب حضور الد محمد میری سی دوستی کی طرف توجہ سے لایا ہوا ہوتا تو
میرے اس چھوٹے بھائی کے نام کلمہ دیا پھر مسلک اہلسنت کی نحوی مخالفت

علیٰ بنی محمد سید محمد حسینی کو ۷

مکرہ و دلی جہدی کی مص ہونے کے بعد اپنی نازیبا حرکات کی وجہ سے والد ماجد کے خاب کا
شکار ہو گیا۔ والد ماجد علیہ الرحمہ نے اس پر اس قدر براخودہ ہو گئے کہ اس کی مخالفت بھی میں نے
اس کی تحسین کر دہ آپ کے پہلے پڑ گیا۔ سنا میاں ہے کہ والد ماجد سے مخالفت سبب (غیر آج صفر)

کے خط پہلی تحسین کو منسوخ و معدوم کر دے کہ دوسرے چھوٹے
بھائی کے نام کو یہ اس کے بعد اپنی دوستی تحریر و درجہ رسالہ کے ذریعہ
یہ سجادہ نشینی میرے سپرد فرماتے۔ اس کے علاوہ مزید بعد اتقانی میرے
دن تا م اہل خاندان و والدہ ماجدہ کی منور کی سے دینی و شرعی ہست ویز
سجادہ کی بھی تحریر کر دی گئی۔ یہ میری قسمت میں جس طرح میں سجادہ کی
سے دور بنا جا ہوا وہ عظیم منصب مجھے نصیب ہوا۔ درپس نے اپنے دونوں لڑکوں
کو اس سجادگی سے دور رکھا ہے میرے بعد سجادگی میرے اس بھائی کو جانی گئی
جو مسلک اہل حضرت پر قائم رہنے میں والد ماجد کے اصول کا پابند اور میری بیعت
مسکت اہل حضرت پر قائم رہنے والا ہے۔ اور جب مجھ کو حضور الد محمد قدس فر
کی صحت مند دور اندیشی اور اسے والے دینی و مسلکی حرکات کو ٹھیک ٹھیک بھائی
کے بروقت تدارک کرینے کی قوت کا اندازہ ہوتا ہے کہ ابھوسنے والے میری
سجادہ نشینی کو منسوخ و معدوم نہیں کیا تھا۔

ہم آپ سے عرض کر سکتے ہیں کہ صاحب کہ آپ
نے ہمارے ان ذاتی معاملات کو کیوں انھیں بے ٹھیک ہے آپ
نے جو رادر خور سے یہ معلومات حاصل کرنے میں اپنے کمال کا اظہار
کیا ہے وہیں ان کی پشت پناہی کر کے کورٹ کاروائی کے ذریعہ

مستحقہ (یکے جیسے کے بعد اطلاع دینی میاں سے خلاف حاصل کیا ہے اگر کتاب تو تقریباً
ساتھ پانچو سال میں ہمارے خاندان کا یہ پہلا فرد ہے کہ مسلک اشرقیہ کی مخالفت کے لیے دوسرے
خاندان میں رجوع ہوا۔ یہ والد ماجد علیہ الرحمہ کے خاب کا کھٹا ثبوت ہے۔ صحت والد ماجد
علیہ الرحمہ کی تحریر اس کے نافرمانی، باغی ہونے پر کافی ہے۔ ہم بہت جلد وہ نام تحریر میں
شائع کرنے والے ہیں تاکہ حقیقت سامنے آجائے۔

دونوں بھائیوں کو لڑا دینے میں اپنا ہنر دکھائیے اور مرے لے کر تماشہ دیجیے۔

ارشاد:- اعلیٰ حضرت، امام المتکلمین، صدر الافاضل اور صد الشریعہ جیسے بزرگوار کو اس تیرے بھائی سے اختر ماغان مفتی بدر الدین خیر مہار نے چلایا۔ کیا مسلک اہلسنت کو مجروح کر رہا ہے؟ ان اکابر کو حرام کار اور مجرم بار کر کے والے فتووں کی محفلت کی تحقیر و تذلیل ہے؟

عصر:- شاہزادے صاحب!

یہ تیر خود آپ کے حضور غازی ملت نے چلائے میں آپ نے خود ہی اپنے حضور اور اپنے پیشوا کی تقلید میں اکابر و مجتہدین کے خلاف اپنی تحقیق کا حق جتا کر دوسروں کے لیے اپنی ہی اصل کو پامال کیا ہے اور اپنی من گھڑت اصل اور غلط قیاس پر خلاف شرع ان اکابر کی کثرت میں خطا کار، حرام کار، مجرم کے الفاظ ناحق سستہ کیے ہیں اس پر تفصیلی گفتگو ہم پچھلے اوراق میں کر چکے ہیں۔ اگر آپ کی کچھ میں ہی نہ آئے یا آپ ملتے تو ہی تیار رہتے ہوں تو دعا علیہا الا البلاغ سمجھ میں نہ آئے اور نہ اسے پر ہم مکلف نہیں ہیں۔

ارشاد:- تو پھر غلط کلی کے تعلق سے اعلیٰ حضرت کی تحقیق اور ان کے استاد گرامی کی تدقیق کو نظر انداز کیوں کیا جا رہا ہے۔

عصر:- یہ تو آپ اپنے آپ سے پوچھیے کہ اکابر مجتہدین کی تحقیق و تدقیق کو نظر انداز کر کے آپ نے اپنی تحقیق کا حق کیوں باقی رکھا ہے۔ ہلکے نزدیک آپ نے ابھی تک تحقیق و تدقیق کو سمجھا ہی نہیں ہے۔

شاہزادے صاحب!

واقعیات اعلیٰ حضرت کی کیا ہیں اور ان کے استاد گرامی کی کیا تدقیق

ہیں، انہیں نہ تو آپ کے حضور غازی ملت نے بیان کیا ہے اور نہ آپ نے نقل کیا ہے اور نہ بیان و نقل کر سکتے ہیں، صرف گامیاں بگنے کے لیے آپ لوگوں نے استعمال کر لیے اور سکوت کا نام تحقیق و تدقیق رکھ لیا ہے آپ لوگوں کو ایسی ہوا نہیں لگی ہے کہ استعمال اور سکوت پر کیا کیا مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

ارشاد:- اور پھر علماء اہلسنت سے گزارش کر کے اپنا پچھلایا کیوں مہر مار ہے ہیں خود یہ کام انجام کیوں نہیں دیا؟ اگر آپ اپنی ہیں تو کیا دوا و علاج کا جو کھیت نا اہلوں کا اڑھ ہے۔

عصر:- شاہزادے صاحب!

اس کی وجہ تو سی نہ یہ باغی۔ میں موجود ہے آخر آپ نے اسے ٹھنسنے سے ہی نظر انداز کر دیا یا پڑھ تو لیا سمجھ نہ سکے دیکھیے پیر یہ باغی صحت۔ ہم نے قلم اس عرض سے اٹھا لیا ہے کہ مولوی باغی میاں کچھ صوفی نے اپنی سنیت کا دھوسے کر کے غلط طرز انداز سے سنیت ہی کو ناقابل اعتبار قرار دینے کا جو راستہ اختیار کیا ہے اور اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے مسلک کی حفاظت کا بیانگ بدل چور و راعلان کر کے مسلک اہلسنت کو مجروح کرنے کی ہوکوشش کی ہے اس کو اجاگر کر دیا جائے تاکہ عام اہلسنت اپنے دین و ایمان کی حفاظت سے قاض نہ رہیں۔

ہی کی پر بحث اور اس کی تحقیق تو بے شک علماء اہلسنت کی طرف رجوع کیا جائے گا اور آپ فیض و غضب میں اس لیے ہیں آپ کو برا اس لیے لگ رہا ہے جن علماء کو آپ نے گامیاں دی ہیں انہیں بغیر

سمجھنا لوگ ان کی طرف کیوں رجوع کر رہے ہیں جبکہ جانیں دے دیکھیں ان علماء کو عیب وار بن کر پیش کر دیا ہے۔

نہ خراسا صاحب

یہ آپ ہی کا حصہ ہے ہمارے یہ تو ہمارے علماء کو کم جہاں دہ دی رہا جس کی غفلت کو تو آن ٹیکم یہ بیان فرمایا ہے اور اس کی تعلیم و توفیق کی معصومہ اصولہ و سلم سے حلیم دی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ان سے نفا جو بے گراں کی خطا کی گرفت کر کے پھانسا اور ان کو بھی تہا ہم اپنی نہالی بوجھیں سمجھتے ہیں کہ میں میں دین سے سخت خودی ب اور یہ آج ہی کے علماء میں کی بات نہیں ہے۔

آپ کا یہ نظریہ کہ علماء اہلسنت کی طرف کیوں رجوع کر رہے ہیں آپ کے معصومہ ذی منت کی تحقیق پر عمل کیوں نہیں کرتے ہیں تو عرض ہے کہ آپ کے غامضی منت کی تحقیق سے ہی تحقیق نہیں ٹھیک نہان سے اور من گھڑت اصل سے سسک اہلسنت کو ناقابل غنا قرار دینے کی کوشش ہے جس نے آپ کے غامضی منت کو ہی قابل افتخار نہیں رکھتا ہے۔ ہم دینیات میں اپنے آپ کو اس وقت اپنے ان معرکائی قیام سمجھتے ہیں جس کو اپنے احق گاہیں دی ہیں اور جو کچھ تھوڑی بہت ہیں وہی گنہگار ہے ہم اپنے ان ہی علماء کو ہم کا صدقہ سمجھتے ہیں۔ میرے اور آپ کے معاملہ میں میری تعصیفات اور آپ لوگوں کی بھی تعصیفات قوم کے سامنے ہیں قوم خود فیصلہ کر لے گی کہ اہیت و نااہیت کے ان سے کہاں کہاں ہیں۔

اور آپ کا دھسے کہ اللہ طاقی جو تحقیق اہلی حضرت سے منقول ہے اس سے اختلاف ہرگز قابل قبول نہیں ہے خود جہالت اور تعلیلات اہلی حضرت

کے خلاف ہے۔ اہلی حضرت ہی نہیں بلکہ ان کے بھی کارکن فقہین کرام کے منقذات کی بھی تحقیق کی جائے گی۔

عسکری۔ مدنی لکھ رہے ہیں کہ کوئی تیری کیوں شاخراہ سے صاحب!

جو نے خود جہالت تو آپ کو پوس نظر آگئی درہی جہالت آپ کو مولانا مقرر خان کے منطریں نظر نہیں آتی۔ اہلی حضرت برہوی ان کے اکابر سے بڑھ کر فقہین کرام کی تحقیقات کا تو آپ کو حق ہے جبکہ تحقیق تہی سے آپ کو دور کا بھی واسطہ نہیں مولانا اختر صاحب اپنی تحقیق پیش کریں تو آپ مکمل لگائیں کہ اہلی حضرت ان کے والدہ صاحبہ اہلی حضرت کے منطریں شاگرد، عا کا راجہ مکار محمد خٹہ گئے۔

وہ مریوب حضرتین جنت دار ہیں جو تحقیق سے منطریں نہیں کیا ہے ان کا نام یہ ہے جس نے آپ کی تحقیق پر اکابر و فقہین کی تحقیق کے مقابلہ کے دوران کا نام لے لیں نہیں ہو سکتی۔

کچھ آپ کو ہوش بھی ہے کہ آپ کی اس یاقوت و استعداد و علم دفن پر آپ کے نئے مذہب کے حکم سے اہلی حضرت ان کے اکابر اور فقہین کرام کیا کیا ٹھہرتے ہیں۔

رشتہ دار۔ لفظ کلی کی جس تحقیق پر معنی میرے رشتہ سے غامضی منت کی کھن کرتا ہے کہ ماہر سستی دنیا بریل شریف سے جس جانہ راہی اور ہی بحث قر دیا و جس پر قیس و تبریک مروی سمجھ سکی کو بڑا لفظ سک اجنت سے اخوان اور اہل سنت کے لیے والعلوم اجدید کا پوٹھیت سے ایک دس انہیا گیا۔ مثلاً

عسکری۔ شاخراہ سے صاحب!

آپ مرید باکی کا جواب تو کھینے میٹھ گئے مگر مرید باکی کی زبان مبارکوں کو
پڑھا اور سمجھا جس جہاں مسلک اہلسنت سے خلاف بیان کیا گیا ہے۔
خوار مرید باکی سے وہ عبارتیں نکال کر دکھائے ہوئے جن میں غلط کسی
کی تحقیق نہی وجہ سے مسلک اہلسنت سے خلاف کا آپ نے دعوے پر
ہے۔

عارفوں کو ان کے مفہوم کو تو آپ سمجھتے ہی ہیں جواب دینے کے
تو قیاس میں غلط بیانی کیسے تیار۔ بری خاص غلط کسی پر آپ کے حضور
غازی ملت کی تحقیق تو وہ، جہاں نہ سہی دینا بریلی شریف اور حضرت
میریا علیہ الرحمہ کی تحریف کی وجہ سے جس قرآنی توہین کی کہ وہ
آنکھ بند کر کے مانیں یہ آپ اپنے اصول دین کو غور ہی دیں
رہ نہ پتہ کر بول گئے۔

ہندوستان اور عرب و عجم کے شعراء جن میں مہات دت بن بیت
ہر دنیا ت بھی ہیں جن کے سامنے آپ حضرت فضل کتب سے زیادہ
ہیں وہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی تحقیقات و تحقیقات
کی کیسی کیسی تحریف و توشیح کر گئے وہ اعلیٰ حضرت کے دو رمہ نقف
تحقیق پر حضرت زردہ ہیں جو آپ سے آپ کے غازی ملت اور آپ کے
پیرو اساطیر اعظم سے پوشیدہ نہیں، اس امام وقت اعلیٰ حضرت قدس
سرہ کے الفاظ و معنی کی تحقیق کے خلاف تو آپ اپنی تحقیق کا حق رکھیں
اور جو آپ کی اس بات کو نہ ماننے اس کو آپ جاہل بنا کر اسے نکالیاں
دیکھ اس کی غیر تہذیب پر اتر آئیں۔ مگر آپ کے نزدیک آپ کے حضور

غازی ملت مولوی بخشی میں صاحب ہی اس عظیم منصب پر فائز ہیں
کو ان کی کلی کی تحقیق کی جہاں نہ سہی دینا بریلی اور مولانا مفتوح
میراج الرحمن تحریف کر دیں تو وہ جس قرآنی کے برابر ہو جائے۔ اگر کوئی
مولوی بخشی میاں کی تحقیق کو نہ مانے تو آپ لوگ اس پر گائیوس کی
برسات کر دیں۔

ارشاد۔ دل امی سید محمد جی سے مرید باکی میں کہا ہے، میں مولوی بخشی
صاحب نے ہی اس کتاب میں جو بوجہ وجہ اختیار کیا ہے وہ مہات
کی عظمت شان کے خلاف ہے۔

قول۔ یعنی شاہزادے صاحب اقرار کر رہے تھے کہ
حضور غازی ملت نے اپنے اہلکار کا نام نہایت ادب سے لیا ہے۔۔۔
تھے۔ تھے میں۔ حق تو یہ ہے کہ غازی ملت کی تحریر و تقریر سے
عشق محمد عرف پھسکتا ہے۔ مثلاً تا آخر

عشر ض۔ شاہزادے صاحب!

ہزار بار آپ دہ کا اظہار کریں اور ایک مرتبہ بھی نکالی دیدی تو میں
کر دی وہ ہزار بار کا ادب کس کام کا؟

کیا آپ نے اپنے تحفہ نور میں یہ نہیں لکھا ہے؟
اعلیٰ حضرت پیلانے میں جا کے تقریباً تو ہم بھی بنائے میں ہلکے تھے
پس۔ کیا یہ آپ نے یہ نہیں لکھا ہے۔

ہم تو بھائی ہی سمجھے بیٹھے تھے کہ مرضی کے اندھے سے مرضی کا ہی
بچہ پیدا ہوتا ہے۔

کیا آپ لوگوں نے سسک کی مخالفت کے غامد ساز اصول نہیں غور
لیے ہیں جن کا دین سے دور کا واسطہ نہیں شاہزادے صاحب

عشق تو ہانسی ہے گایاں تھیر تو ہیں کو آپ یا نکل اختیار کے
ہوتے ہیں اور مقصد آپ کا قہر و غضب ہے کہ آپ لوگ ایک سے زبردست
کی نیا دوا ہے میں جو دین میں ایک نیا قہر ہو گا وراہت کے
نام پر آپ نے جن ستاروں کو مرید و مقصد بنایا ہے ان ہی میں سے
وگ آپ کے فرقیں داخل ہوں گے۔

ارشاد: شاہزادے صاحب! قل کہ گریہ ہانسی کی یہ عبارت نقل کرتے ہیں
سو ہی ہنسی میں نے سادات کرم کی دست قبلی عفو و درگزر و
دقار کی راہ چھوڑ کر اور اشریت کے اعلیٰ معیار کو ترک کر کے کس کی
سنت پر عمل کی ہے؟

اقوال کھو کر شاہزادے صاحب کیجئے میں علی حضرت رضی اللہ عنہ
ن سب پر حقوں نے اپنے غم کے لئے توں، ہڈیوں، گندوں و
کافروں کو بے نقاب کی سے مغفرت غازی ملت سے تو صرف بعض حضرات
کی غفلتوں کی نشانی ہے ورنہ ان کی اصلاح کی ہے۔

مسرح: شاہزادے صاحب!

آپ واقعی صلی علیہ وسلم میں ایک طرف تو آپ اس کے قلم میں
کہ حضور غازی مت سے تو صرف بعض حضرات کی غفلتوں کی نشانی کی
ہے اور ان کی اصلاح کی ہے۔ دوسری طرف تو وہی دیر قبل چند مطرب
پیسے یہ بہانہ دھڑکے تھے کہ آج ہی صاحب جاں گستاخ کا ذہن سفید
یو کھو، کافر، یزید ہیں اور آپ کو یہ شوق تہام میں یاد بھی ذرا کہیں سے
اصلی حضرت قدس سرہ کی کیا سنت بتائی ہے اور اس کی نفی کر کے صرف خدا
اور اصلاح کا اقرار کیا ہے۔ یہ ہے آپ کے علوم اسلامیہ کی عجیب
غریب دہلیجی۔

کہ آج ہی صاحب سے صرف معمولی خطا ہو گئی ہے جس کی اصلاح مقصود
ہے۔ دوسری طرف آج ہی صاحب گستاخ، کافر، یزید ہیں اور
قوت، قابض اعلیٰ العظم۔

ارشاد: شاہزادے صاحب! قال کہ گریہ ہانسی کی یہ عبارت نقل کی ہے۔
شاہزادے صاحبوں نے منہ پھر کر حضور قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین اور بدترس گستاخیاں میں پر حکم شرع مذہب متکلمین
پر غرور و تماد کا مطلب ہے۔۔۔ الی قول، بلکہ عام مسلمانوں کی نگرانی
کا راستہ کس پر یہ قول ہے اس کے بعد شاہزادے صاحب اقوال
کے تحت فرماتے ہیں۔

آپ کو خود اعتراف ہے جو اس کے کفر میں اصلاح کے بعد شک کرے
اس اعتراف میں میں نہیں ایم ہیں۔
عہ معاملہ نہ کرنا ہو۔

عہ اس کی شرعی اطلاع ہو۔

عہ پھر اس پر شک کرے۔

مگر یہاں معاملہ کفر کا نہیں بلکہ غلط فہمی کی نفی تحقیق اور مل حضرت
دعوت انشیر میں جیسے حضرت کی تائید کا ہے۔ تائید مطربوں اور معاملہ
سانی کو معاملہ کفر سے جوڑن مسلک اہلسنت کا حق کرنا اور بدترین قسم
کی جہالت ہے۔ دارالعلوم کا دہشتاف مہم ایسا ہے تو اسے نام بدکر
دارالعلوم باہر، گھینا چاہیے۔ (تحد نور مٹ ۳۱۱ ص ۳)

مسرح: جی شاہزادے صاحب!

آپ کے حضور غازی ملت نے کئی کی تحقیق کا معاملہ ہی نہیں رہنے دیا
ہے بلکہ کئی کی تحقیق کے نام پر مولوی غلام ادیبی کے کتب خانہ کے

ذریعہ دیوبندی مرتدین کی گود میں بیٹھنے بٹھانے کا ہے۔

شاہزادے صاحب !

کلی صرف دھوکا ہی دھوکا ہے جس نے غور سے آپ کے حضور غازی ملت، دوسرے آپ کے بڑے حضور جبریل شنی بیاں اور آپ کی تازہ کتابیں پڑھی ہیں وہ یہ قیصر کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ نئے مسلک یعنی نئے دین کی بنیاد کچھ سچہ سچہ میں ڈال دی گئی ہے اور اب اس کی اشاعت کے لیے رستے صاف کیے جا رہے ہیں۔

شاہزادے صاحب !

آپ نے یوہ فرمایا ہے کہ مکمل، کا معاملہ اٹھا کر آپ لوگوں نے اعلیٰ حضرت امام بریلوی اور حضرت صدر الشریعہ جیسے علماء ربانیین کی تائید پناہ سے مدد لے لی ہے تو یہ دوسرے بھی آپ ہی نے غلط قرار دیا ہے۔

اعلیٰ حضرت امام بریلوی مسلمانوں کے کامر مدار و فقہاء اور مسلمانوں کے عظیم امرتہ مجتہدین عظام اماموں کے مقابل میں اپنی تحقیقات پیش کرنے کا حوصلہ دکھایا ہے آپ کا علم و رہنمائی کی تائید دینا مسلمانوں کو کھل دھوکا دینا ہے۔

شاہزادے صاحب !

آپ کے حضور غازی ملت کی علامہ رہیں کی تائید کے ناشکی دھوکے کی حقیقت ذرا دیکھ ہی لیجیے۔

اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ اپنی تحقیق پر لفظ "ناکر" کی تصریح صاف بیان کر کے یہ بھی کھلے طور پر فرمادیا کہ مفسدین کے شان کے لائق نہیں۔

مگر آپ کے حضور غازی ملت تائید کے مندرجہ میں نہیں بلکہ مخالفت کے جو شر میں سرشار ہو کر کھلے طور پر فرستے ہیں کہ: اس (ناکر) کو تصفیہ برائے عظیم مکلف زبان دہی کے خلاف ہے (کلی ملت)۔

اور دیکھ لیجیے آپ کے حضور غازی ملت کتنے ہیں۔

اللہ اعلم انہی کی تحقیق کے حلق سے اعلیٰ حضرت کی ذات کو بطور سیدہ شریفہ جو اعلیٰ حضرت کی عیالات کے خلاف ورنہ کی بتائی ہوئی تھی وہ سے وفادار ہے: (کلی ملت)

یہاں چونکہ آپ کے غازی ملت کو اپنی تحقیق سے دوسرے تائید سے اعلیٰ حضرت کے بارے میں مدد، رہیں کی تائید کو غائب کر دیا اور کھلے طور پر اعلیٰ حضرت، بریلوی کی مخالفت اور آپ کی تائید پر اتر آئے۔

اور مکمل میں چونکہ لوہین، مترادفان سے واسطہ تو جس ہے اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی تائید کر کے تائید کر دیا مگر کئی پر اعلیٰ حضرت کی کئی تحقیق اور استمول موجود نہیں صرف سکوت کو تحقیق و تدقیق کا درجہ دیا ہے۔

شاہزادے صاحب تے اسی سے متصل فرمایا ہے:

تائید مہارہ بنی اور مہارہ بنی کو مدد کر کے جوڑنا سبک اہستہ کاغذ اور بدترین جہالت ہے۔

شاہزادے صاحب !

یہ تو آپ نے پورے دیکھ لیں کہ آپ کے حضور غازی ملت اعلیٰ حضرت پر

ہے کہ اعلیٰ حضرت نے سودا کی تعریف کر کے اپنے مریدین و متبعین
بلکہ عام مسلمانوں کی گمراہی کا رستہ کس سے کھولنا ہے ؟

حضرت شہزادے صاحب

آپ نے اپنی پوری کتاب اپنی کچھ فیوض اور دینی غلط فہموں سے
بھر دی ہے اور اس پر آپ یہ سمجھتے ہوئے ہیں کہ لوگ انہیں پیر
عجب نہیں بلکہ بھراؤ پر کمال میں گئی ہیں اپنا مال یہاں بھی
دیکھ بیچے۔

شاہزادے صاحب !

کسی بھی زبان کے سخن فہم و ذہن دان کی سخن و زبان کی کیفیت
سے تعریف کرنا ایک بات ہے اور سخن و زبان کے معنی جیسے میں
کو سند کی طور پر پیش کرنا شریعت کے مطابق ہے اس سے نہ معنی
نہ یہ ناشکی میں نکال کر ہے ذاب انکار ہے۔ ہم یہ جانتے ہیں کہ
قرآن حکیم کو سمجھنے کے لیے شعراء جاہل سے کفار و مشرکین کے
لام کو پیش کیا جائے تا بت اور ایم ہے۔

شاہزادے صاحب !

سخن فہمی کی آڑ میں کسی بھی کافر و مشرک، بد دین، گمراہ دین میں مشتبہ
شخص کو ملت اسلامیہ کا مفکر، علامہ اسلام کا مصلح مان کر درجہ اکبر
اس کے دنیاویات پر پردہ ڈالنا اور اس کی حوام میں اشاعت کرنا
بدترین دینی جرم ہے۔

آپ کے حضور غازی ملت مولوی ظفر اویسی کے پرانے کفر سان سے
بے خبر نہیں ہیں بلکہ ایسے افراد ہیں کہ اپنے سے کچھ چھوٹی مذہب کے

یہ مولوی ظفر اویسی صاحب ورن کے کھربان کی موت مذہبی
سمجھتے ہیں آپ کی عجاوب کی پیدائش اس کو خودی قرار دیتی ہے۔
خلافت اس نے ملی حضرت۔ مولوی قدس سلف شوشی
تعریف کی ہے درسا خودی ساقوت ماکہ چکر ریخت سے
دین پر پردہ نہیں ڈالے کہ بعض سخن بھی بہت دین دہان سے
مست کے عقد ملک فطرت کو اس سے ملے شاعت، صاحب کو
صاحب میں ورن کے شہزادے صاحب، یعنی خودی صاحب
صاحب آپ سے حضور غازی ملت مولوی، شکی میں کے پردہ دست
کو ملی حضرت کے شہزادے صاحب بدایت پر قبضہ کر لیتے ہیں۔

مولانا صاحب میں صاحب و حضرت مولانا صاحب
صاحب اپنے استعمال رہا اس کا وہ خوب ہیں گے اور
مردم کویت میں رہی درجہ علم کے ساتھ عربی و عربی
گروہ آپ کے حضور غازی ملت مولوی کے پردہ میں خودی صاحب
سے بے خبر نہیں تھے۔

آپ کو یہ کہنا کہ اس وقت غازی ملت کا فہم پڑھتے تھے
اس سے آپ کی تردید ہے کہ وہ اس وقت نہ جانتے نہ سمجھتے تھے۔
شہزادے صاحب ! گروہ میں میں جب بھی میرے گھر میں
شہزادے میرے پر یہ کہنے سے کہ مولانا صاحب کو خودی صاحب
پروردگار سمجھتے تھے، مولانا صاحب کو سمجھتے ہیں کہ وہ ہیں کی نہیں
علم ہندو میں میں سمجھتے ہیں چہرے سے کہ وہ خودی صاحب کو خودی صاحب
حضور غازی ملت کے بھوکے پانچوں پروردگار سے یہ نہ خودی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمائے گئے ہیں وہ انہیں ہمیں عطا
کیے جائیں گے۔ اس لیے کہ ان اوصاف کی نعمتیں حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام پر ختم کر دی گئی ہیں :

اسلام کی ان حقیقات میں اپنے جیسے اصول پر عدم اہمیت دینی
نے جوئی نبوت کا جو حیکہ حاصل کر لیا وہ یہ ہر طرح بدعصب مولوی
قاسم نہ تو قوی اصول سازی میں پوری قوت صرف کرنے کے بعد
تکثر رہ گیا۔ آخر دونوں کی زندگیوں کا طویل یا مختصر نہ گزر کر آخری
زندگی کا وقت کفر و ارتداد کی ماثت میں ختم ہو گیا۔ اور دونوں اپنے
پیچھے اپنے مقتدیوں میں بظاہر کفر و ارتداد کی تحقیق کے مستحق
مقرر ہوئے۔

کیوں شاہزادے صاحب !

اس لفظ خاتم کی سانی تحقیق نے کفر و ارتداد تک کیسے پہنچا دیا وہ
اہلسنت کے مسلک کا اس سانی تحقیق نے کیسا خون کیا اور اس
سانی تحقیق میں مولوی قاسم یا تو قوی اور مرزا غلام احمد دینی نے کیسی
بدترین دینی جہالت دکھائی۔

آپ نے اپنے حضور غازی اہلسنت کی تحقیق سیکھ کر یہ اسٹاپی
قانون بیان کر دیا تھا :

کہ معاملہ انسان کو مسند کفر سے جوڑنا مسلک اہلسنت کا خون کرنا
اور بدترین قسم کی جہالت ہے :

حالاں کہ عام لوگوں نے مولانا خترف خاں صاحب کے معاملہ
میں جوڑ کر توبہ ملی تک تجاویز کیا ہے۔

شاہزادے صاحب :

ابھی طرح سمجھ لیجیے کہ سانی تحقیق کے اختلاف بری و از عدم جو از موت و
حیات کفر و ایمان تک مداخلت پہنچے ہیں اس کی ایک تیس ہزاروں مثالیں
عقدہ مدد فقیر میں موجود ہیں۔

ارشاد :- جناب شاہزادے صاحب نے مولوی فخر دینی صاحب اور اعلیٰ حضرت امام

بریلوی کا آپس کے مقابلہ کیا ہے اس پر بھی تشریح کیجیے آپ فرماتے ہیں :

ادبی صاحب کی سخی فہمی اور زبان دانی کی تحریف کہیں ان کی کسی

خوشی تحقیق کو سبب قرار نہیں دے سکتی اور عقدہ ادبی صاحب کو خلاف

مقتیان بابرک پور نے کوئی قوت نہیں دیا اور کسی ذمہ دار کسی مفتی

دینی صاحب کو کسی حد تک اور کسی حد تک سے مسئلہ عقدہ دینی

شرعی اطلاق ہے مگر اعلیٰ حضرت فضل بریلوی نے جان بوجھ کر ایک دفعہ

کے تحریف کی تحریف کی ہے خود مدرس احمدیہ کو اعتراف ہے۔

حضرت صدر الشریعہ نے خود کے اس شعر :

نہ چھوٹے شیخ سے زنا نہ تیسرے سلیمانی

جو واجب کفر ثابت تو ہے مختلف مسلمان

کی تشریح اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے دیافت کی تو آپ نے شعر کے
معنی ہی بتا دیئے۔

علامہ ادبی صاحب کی تکفیر بھی سمجھ نہیں ہوئی۔ مگر خود اکتانہ

شیخ جو نا اعلیٰ حضرت بخوبی جانتے تھے جیسا کہ مدرس احمدیہ لکھتا ہے :

ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ خود اکتانہ شیخ تھا۔ (بضاعت)

تو کہا کہ خود اکتانہ ہی حضرت کے بارے میں بھی سب کچھ لکھ سکتا

بریلوی قدس سرہ ہی نہیں بلکہ مسلمانوں کے اکابر علماء و فقہاء کرام اور مسلمانوں کے مجتہدین ائمہ عظام کی تائید کے لیے نہیں بلکہ ان کی مخالفت و توہین کے لیے تھے جس تاکہ اپنے تئیں کچھ جھوٹی مذہب کو فروغ دینے کے راستے صاف کر سکیں۔

اب ذرا یہ بھی دیکھ لیجئے کہ معاملہ انسانی معاملہ کفر سے کیسے جڑتا ہے اور نہ جوڑ کر اہلسنت کے مسلک کا کیسے خون ہوتا ہے اور نہ جوڑ کر کسی بدترین جہالت جوتی ہے۔

لفظ خاتم النبیین۔

ذوق نے بھی عقیدت میں استحال کی ہے۔ ذوق کا ایک شعر اسی ہدیہ ہاشمی میں موجود ہے:

ذوق عامی ہے تو اس کا خاتمہ کچھ بکھر

یا ابلی اپنے خستہ المریسلین کے واسطے

ہاں ذوق نے بہت لطیف انداز میں لفظ خاتم کے معنی میں زمانہ کو داخل کیا ہے جو اس کے خاتمہ کچھ بکھر سے ظاہر ہے۔ ذوق کی زندگی کا زمانہ گزرنے کے بعد آخری وقت کہ پھر اس کے بعد ذوق کو دوبارہ زندگی کا زمانہ نصیب ہونے والا نہیں ہے۔

اے میرے بیوہ۔

مضورا قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ میں جن کی شان رفیع یہ بھی ہے کہ آپ کی مقدس زندگی کے زمانہ میں بھی اور آپ کے وصال شریف کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی پیدا ہونے والا نہیں ہے ذوق کے زمانہ زندگی کا وقت ایمان اور آخرت کی خیر

اور بعد ازیں پڑھتے فرمادے:

اب آپ اہلی حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی بارگاہِ مہدیہ اور خاتم النبیین کے معنی دریافت کیجیے۔

آپ کو اہلی حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی تحقیقات میں،

ہادیثِ کریمہ، اجماع صحابہ، قول مجتہدین ائمہ دین رشتہ دار حدیثین، آیات ائمہ متکلمین و علماء ربانیین سے دلائل کے انبار نظر آئیں گے کہ لفظ خاتم کے معنی میں زمانہ وقت داخل ہے یا نہ ہے۔ مضورا قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور آپ کے زمانہ کے بعد قیامت کے وقت تک کوئی نبی پیدا ہونے والا نہیں ہے درجوبھی یہ کہتے ہیں کہ آپ کے زمانہ میں اور آپ کے بعد کوئی نبی پیدا ہو سکتا ہے وہ کافر خارج اسلام ہے۔

اس کے برخلاف شاہزادے صاحب کفر و ارتداد سے بھری ہوئی تحقیق دیکھیے۔

مولوی قاسم نانوتوی اور غلام احمد قادیانی کی تحقیق یہ ہے کہ: لفظ خاتم میں سرے سے زمانہ اور وقت کے معنی داخل ہی نہیں ہیں بلکہ اس سے وہ اوصاف مراد ہیں جو مضورا قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرما کر دوسرے تمام اگلے پچھلے انبیاء کرام کے لیے بند کر دیئے گئے ہیں لہذا اگر مضورا کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور آپ کے بعد کوئی نبی آجائے تو مضورا قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعم نبوت میں کوئی فرق نہیں آتا اس لیے کہ نبی پہلے آچکے ہوں یا بعد میں آئیں نبوت کے قصص اوصاف جو مضورا کرم

آپ کے غازی منت کا مبارک پور کا یہ دو سالہ زمانہ کیسے کیسے بھر گئی
ہے سمجھو تھا اور گورٹ نے کیسے اور کیوں آپ کے حضور غازی منت
کو ٹری پار کیا ہے یہ بھولے پن اور ناشکھی اور ناپاکی کی دلیل
نہیں ہے اور جس طرح آپ کو خاص طور پر اپنے حضور غازی منت کا
کافیہ پڑھایا اور یہ گاہ آپ ان اہم واقعات کو بھی بھولے نہیں ہوں
گے۔

اور اس جرم کی تائید کو مستزاجی ہوتی

مولوی ظفر ادبی صاحب کے معاملہ میں آپ کے حضور غازی
منت جب سے عظیم محقق و متقن کو بک پور و دوسرے اداروں
کے فتوؤں کی کیا ضرورت اور وہ کب ان فتوؤں کو خاطر میں لیتے
کیا آپ کے حضور غازی منت یقیناً عظم کفر کفران کے دینی فقہ سے
وقف نہیں میں کیا وہ اپنی علمی و ساداتی ذمہ داری سے آگاہ
نہیں ہیں کہ قوم کو اس فتنہ سے بچاؤ فرض ہے۔

سیدھا اور صاف راستہ تو یہی ہے کہ آپ کے حضور
غازی منت مودی ظفر ادبی سے شرعی تحقیق کرانے اگر وہ ٹھکی میں تو
شرعی طور پر یہ اعلان کر دیتے کہ ظفر ادبی پر کفر کفران کا الزام ہی
غلط ہے، ان کا یہ مذہب ہی نہیں ہے۔

لیکن آپ لوگوں کی تحریریں دیکھنے کے بعد عاثر رہی ہوتی
ہے کہ آپ کے غازی منت مولوی ہاشمی میاں یہ کام نہیں کر سکیں گے
اس لیے کہ اس کام سے ان کے سنے کچھ بھڑکی مذہب کا بچاؤ نہیں
ہو سکے گا۔

ارشاد: شاہزادے صاحب، قال کہ کہ بریہ ہاشمی کا یہ عنوان نقل کرتے ہیں:

”کفر کفران کا فتنہ“

اس پر اقول کہ اگر شاہزادے صاحب ارشاد فرماتے ہیں:
”اعلیٰ حضرت کے سجادہ نشین نے ازہری صاحب کو کافر کہا
ہے اور اس سلسلہ رضویہ کے کچھ علماء ان کو مسلمان کہتے ہیں۔ تو جب
نیک ازہری صاحب کی پوزیشن صاف اور متقن نہ ہو جائے کفر کفران
تو کون ہی پڑیگا، اگر ازہری صاحب چاہتے ہیں کہ ہم کفر کفران نہ
کریں اور انھیں مسلمان کہیں تو وہ بتائیں کہ اصل معاملہ کیا ہے؟
کیوں کہ ان کے برادر گرامی ان کے استاذ خرم اور جانشین اعلیٰ
حضرت فرماتے ہیں:

”میں بھلف شرمی اور قرآن حکیم کی قسم کھا
کر اعلان کرتا ہوں کہ اقرضا خاں نے واقعی
میرے سلسلے میرے والد مرحوم ملا مہدی علی
میاں صاحب قدس سرہ العزیز کی شان اقدس
میں سخت کلمات کہے جس کے نتیجہ میں ان پر توہین
تجدید ایمان، تجدد بیعت و خلافت واجب
ہوتی ہے: اما خود از مغمومہ اشتہار بریلی میں
سفید بچہ کا تماشہ (شائع کردہ رخصت برقی
پریس بریلی از فقیر ایمان رضا خاں)

مصرح: شاہزادے صاحب! معاملہ مولوی ظفر ادبی کے کفر کفران کا تھا

یہاں آپ کے کفر کفران کو کون پوچھ رہا تھا کہ آپ مولانا اقرضا خاں
صاحب کے بارے میں کیوں کفر کفران کرتے ہیں؟ آپ لکھ کفر کفران

کریں انہیں یہ بھی مستہر کریں کہ آپ کے حق کے کوئی
شے کے کعبہ کی حیثیت سے رہے جس کے آپ لوگوں کی
خیریت آپ کے حق کی عزت کے لئے ہے جس کی وجہ سے آپ کی
در آپ کے حق کے لئے ہے کہ وہ نہ ہو کر رہی ہو۔

۲۔ شہنشاہی میں یہ دو چیزیں ہیں جن کے بغیر حکم کفر
پر غور نہ کرنے کی حق نہیں ہے۔ وہ ہیں خیر و خیر و خیر
کے بارے میں آپ کے کعبہ کی نسبت سے کیا واسطہ،
پھر شہنشاہی میں۔

آپ نے جو بیان کیا ہے وہ آپ کا جو اشتہار ہے اس میں
جس کے دو چیزیں ہیں کعبہ کی نسبت سے خیر و خیر
شرعیہ کے بارے میں آپ کو خبر دینا چاہیے کہ آپ نہیں سمجھتے۔
بہ سمجھیں۔

۱۔ شہنشاہی میں آپ کے کسی حتمی ہستی
وقت جبکہ یہ اشتہار ہے تو اس میں اشتہار کی تحقیق شری کی
حق اور نہیں کی حق تو جہاں زمانہ ہوگا وہاں آپ کے یہ
آپ نے کون سے شری درجہ قرار دیا ہے جس میں اشتہار
ماہیت اس زمانہ میں ایک اشتہار ہے کہ آپ کے یہ
دو چیزیں ہیں آپ میں اس میں آپ کو اپنے خود اپنی کتاب میں
شرعیہ کے حق میں خبر دے گا کہ جس کے اس سوال کا ایک جواب
دیا گیا ہے کہ اشتہار ہے اس کے اس میں آپ کا خوف اور آپ
کے مستہر اشتہار کے علم کی کتاب دونوں خالی ہیں اور آپ لوگوں نے

دین و دیانت سے دور رہ کر حکم کفر اسے اپنے حوالی عام کر
کی ہے۔

۲۔ اشتہار میں ان اشتہار کلمات کا التزام رکھا کہ آپ ان الفاظ
پر تجدید ایمان، تجدید بیت و خلافت واجب ہونے کی آپ نے جو
حایت کی ہے اور اس کو سند بنا کر حکم کفر قرار رکھا ہے آپ کے
پس اس پر کون سے دلیل شرعیہ ہیں۔

شہنشاہی میں صاحب !

آپ کے علم و فضل سے آپ کی یہ نہیں پڑھا کہ ان کلمات کفریہ
کو حکم کفر بنا کر آپ سے عداوت ہے ان کلمات کی حاکمیت ہے
کے واسطے کے الفاظ ہی موجود ہیں۔

۳۔ شہنشاہی میں صاحب !

آپ نے مولانا رکن رضا علی صاحب رحمہ کی طرف سے اشتہار
کا ذکر کیا ہے ان کے کعبہ کے ساتھ ان کی قسم بیان کی ہے
کہ

میں بھلف شری اور قرآن مجسم کی قسم کھا کر اعلان کرتا ہوں:

تاتراہے صاحب !

کیا آپ کے علوم اسلامیہ کی فضیلت و حرمت اس سے کوری رہ گئی
کہ یہاں دعوے کے ساتھ اس کو اعلان کیا ہے قسم بہتر نہیں یہ حلف
قسم نہیں ہے اور شری کہن عطا ہے اور اس پر کیا کر کے آپ کا کفر بنا
خود جرم ہے۔

دوسری طرف موین دیکان رفعاں صاحب کو کہا فرقرار دینے اور اسے مستتر کرنے کی وجہ سے الزام کفو ثابت کر کے کی ذمہ داری آپ پر آتی پڑی ہے، تاکہ آپ کا الزام کفو دھارنا اور اس کو مستتر کرنا حاکم جو عدل کے ہیں دونوں فریق الزام سے دور ہیں۔

شاہزادے صاحب:

ہم بھی گیس گے کہ جس طرح آپ نے مولانا دیکان رفعاں صاحب کے شتبیہ کو حذف سے اس لیے رکھا تھا کہ کسی کام سے اگر اسی وقت اس کی تصدیق و تحقیق کے مراحل طے کر کے معاف سے رکھ دے ہوتے تو ج آپ کا الزام کفو گایاں دینا آپ کو یہ دے دیتا۔

شاہزادے صاحب

ارم کفو در طرف تو بہ غیرہ، ہر ٹوٹ کا نام نہیں ہے۔

ایرٹ داد: پوری کتاب لفظ کملی پر موین اختر رفعاں کے شہادت کا زائد پڑھ گئے اور قصور معلوم نہ ہو سکا، حاکم کہ کتاب مذکور کے مشائے ملے، ایک ایک تصور بیان کیا گیا ہے۔

عسری: شاہزادے صاحب!

قصور وہ نہیں جو آپ کے حضور غازی ملت یا آپ خود اپنے ہی سے گڑھ کر شور مچا دیں، قصور وہی مانا جائے گا جو حکم شرع کے مطابق قصور ہو اور شرف ثابت ہو۔

ایرٹ داد: مختصر آپ میں عرض کیے دیتا ہوں۔ (تخذ نور ملت)

عسری: شاہزادے صاحب!

آپ کے یہ نقل کردہ اور آپ کے حضور غازی ملت کے بیان کردہ قصور

صرف گھسٹ تان ہے جو آپ نے اپنے ساداتی غزوہ فعلی میں شرع شریف سے بے نیاز ہو کر خلاف شرع بیان کیے ہیں۔ مولانا ارم صاحب کا تو یہ کرنا، مولانا ادیس رفعاں صاحب کا اور مولانا بڑا لکین صاحب کا تو یہ کرنا اور دوسرے ملابہ اس کو برقرار رکھنا ہرگز آپ کے قول پر قابل رد و اعتراض نہیں ہے۔

کملی کی تعریف پر دلیل خود آپ کے غازی ملت نے سخت سے پیش کر دی ہے جس نے حق کو ختم کر دیا ہے دوسری طرف اکابر کا استعمال کرنا یا سکوت کرنا شرعاً کسی پر کوئی الزام مانہ کرنے کا سبب نہیں ہے اس پر تفصیلی گفتگو پہلے صفحات پر ہم کر چکے ہیں۔

ایرٹ داد: ابھی تک تو انہری صاحب اور دوسرے تائید کرنے والے عدالت

تو یہ نہیں کی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے لفظ کملی

کے بارے میں جو فتوے دیا ہے وہ ان کے نزدیک صحیح و درست۔

(الی: غزوہ)

عسری: شاہزادے صاحب!

آپ اور آپ کے حضور غازی ملت تو یہ کرنے والے شرعی صاحب کہاں سے بن گئے، جبکہ آپ دونوں خلاف شرع حکم بیان کرنے، بہتان دھرنے، گایاں بننے کے عادی ہیں جو آپ کی کتابوں سے ظاہر ہے اور آپ لوگوں نے گھسٹ تان کر کے تو یہ طبع کی ہے۔

اگر میں نے جوع کا ذکر کیا ہے تو شرعی ثبوت پر موقوف رکھا ہے بیان نہ میری ہر ٹوٹ کا کام دے گی نہ آپ کی۔

مولانا رحمان رضا خاں صاحب مرحوم کا اشتہار آپ لوگوں کے لیے
 ہی مستند ہو سکتا ہے۔ اہلسنت کے لیے اس سے اعتناء غلط اور فتنہ و فساد
 ہے۔ مولانا اختر رضا خاں صاحب کا اشتہار شرعاً کفر و تہ سے انکار کے حکم
 میں ہے، کفریات کو دریافت کرنا الزام کفر کی حقیقت معلوم کرنا آپس کے
 مذہب میں کفریات کا اقرار ہے جو قطعاً باطل ہے۔
 ارشاد:۔ شہانہ اے صاحب۔ بدیدہ آنٹی کی عمارت نقل فرماتے ہیں،
 ۱۰ دہرہ، میرے برادر گرامی شیخ الاسلام مولانا مدنی کے
 منہ کو تالا لگانے کا انتظام کرو۔

پھر اس عمارت پر شہانہ اے صاحب ارشاد فرماتے ہیں،
 "حضور غازی ملت کو کیا ضرورت کہ وہ تالا تلاش کریں۔"

صبر میں:۔ شہانہ اے صاحب! اس ضرورت کا تو آپ کے حضور غازی ملت نے بڑھ ہی اٹھایا،
 جس جرم میں آپ کے حضور غازی ملت نے مولانا اختر رضا خاں
 صاحب کے منہ پر تالا لگانے کے لیے قوم کو اجار ہے وہ جہرم
 جب آپ کے حضور غازی ملت کے اصول پر شیخ الاسلام مولانا
 مدنی میاں صاحب ان کے برادر گرامی سے سرزد ہوا تو ان کے
 منہ پر تالا کیوں نہیں لگا یا جانے کا یہ کیا آپ لوگوں کا بنا دین
 مذہب ہے یا پرنے عرف دین یہود کی تقلید ہے کہ دوسرے
 جرم کریں تو سرزد اور دی جرم اپنے والوں سے سرزد ہو تو چھوڑ
 دو، پھر اوروں کو سرزد کرنا تالا لگانا تو کیا معنی سے جرم ہی تسلیم نہ
 کرو۔

بقیہ تبارک و تعالیٰ اجمیدہ والے دونوں کو پہنچے ہوئے ہیں اہلسنت
 امام بریلوی قدس سرہ کے ساتھ ان کو بے پناہ عقیدت ہے ان کی اتباع ہی میں
 اپنے دین کی حفاظت اور آخرت کی نجات سمجھتے ہیں اور ان کے ظاہری اور چھپے ہوئے
 فی الواقعہ گمراہ گمراہان کو اور ان سے دور رہنے اور دور رکھنے کو اسلامی فرض
 سمجھتے ہیں۔ اس طرح اہلسنت کے والد اجداد ان کے رفقہاء ان کے شہر و غلہ
 کے ساتھ اجمیدہ والوں کو عقیدت و دوستی ہے۔

دوسری طرف حضرت مولانا اختر رضا خاں صاحب حضرت مولانا مفتی
 محمد شریف مفتی صاحب دیگر علماء اہلسنت کے ساتھ ادب و احترام اور ان کے دینی
 احسان پر شکر گزاری میں اپنی سودت سمجھتے ہیں، مجدد و توسل ان صدر اہلسنت کو
 بھرنے اپنے بزرگوں کے ساتھ وہ ادب ہی دیکھتے ہیں، درمیان سے وہ ہی سیکھ
 ہے اور ان سے دین و سنت پر استقامت کی ہی تعلیم حاصل کی ہے۔ خلاف شرع
 حکم شرع بیان کرنے کی ڈھٹائی بہت نا اور کماہل نہیں سیکھی ہیں۔

بکرہ تبارک و تعالیٰ اجمیدہ والوں کو مصور سیدنا اشرف جاگیر خدوم
 سنانی قدس سرہ اور دوسرے اشرافی ادویاء کرام اور بزرگوں جہم شدہ تعلق سے صحیح
 عقیدت و محبت ہے البتہ بزرگوں کے نام پر جن لوگوں نے گمراہ گری کا پیشہ اختیار
 کر رکھا ہے اور اپنے اقوال و اعمال سے بزرگوں کی بہترین تعلیمات کی مخالفت کر رہے
 ہیں اور لوگوں میں بطنی پیدا کرنے کے ذمہ دار ہیں ان کی گرامی اور گمراہ گری کو
 اجاگر کر دینا خود دہرہ کر سب و سح لوگوں کو دور رکھنا بھانا اجمیدہ کا اہم مشن ہے
 اجمیدہ والے آپ کی اس میں ہاں ملا کر آپ لوگوں کے بہتان و اتہام،
 سب جہنمی، توہماتی اور کماہلوں کو آپ کو حکم شرع قطعاً نہیں مان سکے اور اس بنیاد پر
 علماء اہلسنت کی خیر و تہذیب اور مسلک اہلسنت ہی کو کدیم کرنے پر تیار نہیں ہو سکتے۔

ارشاد:- ضرورت تو آج بریلی کو ہے کہ وہ آخر رضا خاں کے قول و فعل پر تامل لگائیں تاکہ نہ کفر کیس نہ بد فعلی کریں۔

معرض:- شاہزادے صاحب!

یہ انداز حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و اصحابہ و بارک وسلم کی پاکیزہ تعلیمات کے خلاف، حضور سیدنا سلطان محمد علی گار شرف سمنانی قدس سرہ کے شرب مہلہ کے منافی مہربان زاری لوگوں کا طرز ہے۔

شاہزادے صاحب!

آپ لاکھ کفر کا الزام رکھیں طبیعت بھری نہ ہو تو بد فعلی کے مسلسل جاری رہنے کا ترک نہ کرنے کا ہمتان و دھرم ساداتی فخر و تعالیٰ میں لوگوں کی عزت و آبرو سے کھینٹیں مگر دنیا سمجھ رہی ہے کہ یہ عام دنیادی اخلاق و تہذیب سے بھی گری ہوئی حرکتیں ہیں اور ملو شان سیادت تفصیلت علوم اسلامیہ اور خاندان ولایت کی وجاہت ہرگز ہرگز ان فواحش کی اجازت نہیں دیتی۔

اگر کسی عام شخص کے پاس اس عیب کا پناہ ثبوت ہو جب بھی اس کی غیرت و حیایان کی اجازت نہیں دیتی۔ یہاں تو ثبوت شرعی سے قائب اور جس بل بوتے پر کہ وہ ہے میں فاسد و باطل ہو جب التوازی صرف ہر بونگ پا کر خلاف تہذیب و خلاف شرع حرکتیں کی جا رہی ہیں۔

ارشاد:- امجدیہ والو! از مری صاحب کا خاکہ باخیر چاہتے ہو تو ان کی اصلاح کرو و رجوع الی الحق کرو، بے جا ولایت نہ کرو۔

معرض:- شاہزادے صاحب!

وہ اصلاح نہیں قطعی فساد ہے جس کا نام آپ لوگوں نے اصلاح رکھ لیا ہے، خلاف شرع غلط قیاس، بہتان و اتہام، غش و کالیات تحقیر و تذلیل، مسلم آزاریاں جو آپ کے نئے مذہب میں اصلاح ہے اور اس کو حق بنا کر اس طرف رجوع کرنے کی ہدایت کی ہے اس کی چنداں نہ سمجھ کو نہ اچھ یہ واہوں کو ضرورت ہے۔ آپ لوگ اپنی دیرھ رشت کی مسجد انگ بنا کر اپنے اس نئے مذہب کو دہریے فروغ دیں لوگوں پر بہتان رکھ کر تو بہ طلب کرتے پھریں۔

ارشاد:- شاہزادے صاحب، بدیہہ ہاشمی سے ایک عبارت نقل کیے ہیں قال "اس مضمون میں حدیث شریفہ کے ارشاد سے مولوی ہاشمی میاں نے یہ بتایا ہے کہ قیامت میں تمام رشتے منقطع ہو جائیں گے صرف سادات کرام کے رشتے منقطع نہیں ہوں گے۔"

اس عبارت بدیہہ ہاشمی کے بارے میں شاہزادے صاحب فرماتے ہیں، بالکل جھوٹ بول رہے ہیں آپ! غازی ملت نے فتاویٰ رضویہ جلد ۱ ص ۱۷۱ سے چند حدیثیں نقل فرمائیں اور ان کا ترجمہ کیا لیکن ترجمہ میں کہیں بھی صرف سادات کرام، نہیں لکھا۔

معرض:- شاہزادے صاحب!

فخر توقی کے، غلط و غصب پر لالت لاریے، عبارتوں کو پڑھ کر اور سمجھ کر اعتراض کیجئے۔ میری کتاب "بدیہہ ہاشمی" سے جو عبارت آپ نے نقل کی ہے اس میں کہاں یہ دعوے کیا گیا ہے کہ آپ کے حضور غازی ملت نے حدیث شریف کا یہ ترجمہ کیا ہے۔

شاہزادے صاحب !

یہ تو آپ کا اراکامی الفاظ نکلا۔ بدیہ باگی میں میں سے آپ کی
مقل کے مطابق نبی تو ایسے کرتے ہیں نہ کہ آپ کے منقطع ہو
جائیں آپ صرف سادات کرام کے منقطع ہیں ہوں گے۔ یہ
بدیہ باگی۔ میں میرا اسید محمد مصطفیٰ کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ
سادات کرام کا عقل حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس
مقدس و مطہرت ہیں۔ لیا سادات کا یہ ہمہ کل قیامت
میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بارگاہ منقطع نہ ہوگا
نہوٹ ہے ؟

اگر میں نے رشتہ منقطع نہ ہوں میں صرف سادات کا مفہوم
آپ کے حضور عازی ملت کی طرف منسوب کیا ہے تو آپ کے عاری
مٹنے ان حدیثوں کو نقل کر کے یہ شعر نقل نہیں کیا ؟

تیری نسل پال میں سب بچہ نوری کا

تو ہے میں نور تیرا سب گھوڑا نور کا

سادات کرام اور حدیث نہ کوڑے بارے میں میں نے اپنا نظریہ
بدیہ باگی کے منظر پر واضح کر دیا ہے۔

میری عرض یہ ہے کہ حدیث شریف کا مضمون

بالکل صحیح اور شہرانی جگہ نقلی درست، اس

حدیث شریف کے علاوہ بھی بکثرت احادیث

دین و آخرت کی تفصیلات کو سادات کرام کے

لیے ثابت کر رہی ہیں :

شاہزادے صاحب !

یہ ہا اراکامی الفاظ یہ والوں کا مسلک ہے میں نے آپ نے
ای یہ والوں کہ رشتہ منقطع ہونے کا طریقہ جو غلط ہے۔

ہاں جو دنیا ہم سے وابستہ ہے کہ یہاں مولوی باگی

صاحب سادات کے صاحب و میرے سادات پر محض ہونے کے

لیے ہی بیان کرتے ہیں یہ سادات کے سلسلہ کے منقطع ہونے

کا ہی درد کھتے ہیں۔ اسی ملک بند میں کتے ہی حاکم ہیں اور میر

حاکم ہیں سادات میں جو کوریا میں طوف ہو کر پنا رشتہ منقطع

کر لیتے ہیں یا لڑتے ہیں ان سے بڑا کامیاب مولوی باگی صاحب

نے اپنا نظام بیان کیا ہے اور قریب قریب ثابت کیا ہے۔

یہ ہے۔ یہ مولوی باگی صاحب کی یہ ساری طائیس من مہین

آخر رضا خاں کی غلط و ناجائز مخالفت کے لیے ہی رہ گئی ہے۔

شاہزادے صاحب ! اپنی اسی کتاب تمہارے میں اسی سے منقطع
فرماتے ہیں :

سادات کا احترام کرو چاہے نہ کرو سادات

کو کچھ فرق نہیں پڑتا سب فرق ہوئے گا وہ فرق

کے بعد خود اچھلے گا : (فقہ نور مضمون ۲۵)

عسر عرض : شاہزادے صاحب !

سادات کرام کا احترام تو اہمست گز میں یہ ہوا ہے مگر ان سادات

کا نہیں جو تفصیل میں گئے، واقعی غافل من جیسے، دیوبندی اور اپنی

ان کے۔ ہمارے سلسلے ان سادات کی نارنجیں ہیں بلکہ طاغوتیں

بہت بڑی غافلیاں کھاتی ہیں، رافضی تبرائی خاص دیوبندی بن کر
رہ گئے۔ دور کیوں چاہیے آپ اپنی ہی اپنی قریب تعلق ہر مقدس
کے ساداتی خاندان کو دیکھ لیجیے کہ ان میں وہ بھی ہیں جو غفیلی بن
گئے اور وہ بھی ہیں جو رافضی بن گئے۔

کیا اوپر کچھ چھو مقدس مصمم اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساداتی
بیاد پر آپ ان رافضیوں کا بھی مسلمانوں سے، حرم کرنا چاہتے
ہیں؟ جو آپ انہیں اس طرح خوف زدہ کر رہے ہیں، حرمادات
کا احترام نہ کر دے تو مرنے کے بعد اس کا انجام دیکھ لو گے۔

رہے آپ کے حضور غازی ملت اور آپ کے بڑے حضور
مسٹر حیرت میں منشی صاحب تو دونوں اپنی مہول سازی اور نئے نئے
کی بیاد ڈال کر مسک ہستیں در پید کر رہے ہیں جس سے
اہل ملت کو پکارا فضا ہے۔ کیوں اور کیسے سے ہم نے یہ یہ بھی
اور نکل افشائیاں ہیں واضح کر دیں۔ نشانہ تبارک تعالیٰ
اہل ملت کو ان فتنوں سے بچانے میں کوتاہی نہیں کی جائے گی۔

شاہد:- شاہزادے صاحب، اپنے تحفہ آور پر فرماتے ہیں،

”اس میں کوئی شک نہیں کہ کفر قاطع القیاس ہے

اب میں احمدیہ اور دارالت دین خود ایک کفر

پر غور فرمائیں:-

آپ غازی ملت کے بارے میں فرماتے ہیں،

”مرزا اکابر دیوبند کو کافر و مرتد ملنے سے انکار

میں شریک ہو گئے علماء اہل ملت کے موافقے

کے بعد مولوی بانٹی میاں نے تو جلد ہی مولوی

ظفر ادبی سے صفائی کا اظہار کر دیا۔ (ایضاً)

اس میں آپ میں جھوٹ بولے ہیں:-

(۱) مرتد اکابر دیوبند کو کافر و مرتد ملنے سے انکار میں حضور غازی ملت

شریک ہو گئے۔

(۲) علماء اہل ملت کا موافقہ ہوا۔

(۳) علامہ ظفر ادبی سے صفائی کا اظہار کر دیا۔

میں بخوبی واقف ہوں کہ حضور غازی ملت شریفہ مبارک چہ

میں اس وقت ہدایت الحق کے قایم علم تھے اور صرف دوسری

سازگاری میں رہے۔ کیوں کہ حافظ ملت علامہ عبد الحزین

سید احمد صاحب، در شیعہ میں غازی ملت کی غیر مسلموں کی بھی تو

سوچا کہ شہزادہ اعلیٰ ابدی کتابیں پڑھ رہے ہیں در توجہ درسیات

سے بٹ کر در و افص کی طرف مبذول کر رہے ہیں اس سے ختم کا

نقصان ہو گا اور در العلوم اشرافیہ پر بھی پختہ آئے گی۔ یہ پختہ

سال غازی ملت سے جامعہ عربیہ سلطان پوری میں داخلہ کیا ہوا تھا

سے آخر تک وہیں پڑھا اور شاہزادے میں فارغ ہوئے۔

یہ علماء اہل ملت کا موافقہ کب ہوا۔ اس وقت ادبی صاحب

حافظ ملت کی آنکھوں کا نور اور دل کا سرور تھے۔ یہ ذہن احمدیہ میں مرتد

علماء دیوبند کہاں سے آئے۔

مسرحی:- شاہزادے صاحب، کفریات ہیں یہ یا نہیں، اس میں غور فکر کیے بغیر

کفر کا حکم مردود تو آپ کی یہ دیر ہے۔ اسی دیری پر آپ نے حضرت

مولانا محمد متقرر رضا غاں کو کافر کہہ دیا۔ اور اپنے اسی مخصوص شوق بخیر میں اپنے غازی ملت کو کافر بنا دیا اور انا فقیر (سید محمد حسینی برا) جھوٹ کا الزام دھر دیا کافر بنانے کے نرلے اصول آپ گڑھیں۔ کافر آپ بناتے جائیں اور الزام دوسروں پر رکھیں۔ میرا یہ جلد پھر دیکھیے۔

مرتبہ اکابر دیوبند کو کافر و مرتد مانتے سے نکالیں شریک ہونگے۔

میں نے اس جگہ میں کہاں یہ حکم لگا یا ہے مولوی ہاشمی میاں کافر و مرتد ہونگے۔ انکار میں شریک ہونا منکرین کی باں میں ہاں ملتا ہے جس میں اس وقت کے لحاظ سے کئی احتمالات تھے جو حکم کفر لگانے کی اجازت نہیں دیتے یہ تو آپ ہی کی تکفیری جرات دینا کی ہے کافر و مرتد بنا کر رکھ دیا ہے۔

شاہزادے صاحب!

یہ ایراد ہے تاکہ مولوی ظفر اویسی کے ساتھ موجودہ بیگیں بڑھانے میں جن مفرات کا اظہار کیا ہے وہ ختم ہو جائیں صاف انکار کر دیں یا کھل کر سامنے آجائیں۔ اگر آپ کے حضور غازی ملت مولوی ظفر اویسی صاحب کے معاملہ میں کفر لان دے اور کوشش کرنا صاف کر دیں اور محاسن الحرمین کے احکام کفر کے اقرار کا ان کی طرف سے شرعی طور پر اعلان کر دیں تو مولوی ظفر اویسی صاحب ہمارے سر انکھوں پر قوم کی ملتیں ہو جائے گی۔ ہماری ان سے کوئی ذاتی پُغاش نہیں ہے۔

ربا اعتقاد اہلسنت کی خفاش اور طلبہ کالنگ ہوتے ہاں تو ایک ایسی حقیقت ہے جس کے دیکھنے اور جانتے دلے اس وقت کے طلبہ آج بھی موجود ہیں۔

شاہزادے صاحب!

آپ کا بخوبی واقف ہونا کیا لازم دیکھا جب کہ آپ واقف ہونے کے لیے اس وقت مبارک پور میں موجود ہی تھے۔ آپ نے صفائی کے لیے یہ فرمایا ہے کہ آپ کے حضور غازی ملت صرف دو سال مبارک پور رہے۔

شاہزادے صاحب!

ان دو سالوں میں کیا کیا ہوئے آپ ان سے واقف نہیں ہیں یہ وہی زمانہ ہے کہ آپ کے حضور غازی ملت نے ایک عوامی ناہرین سے دوستی پیدا کی اور اس کے سہارے وہ دفعہ میں غریبوں کا رہائے نمایاں انجام دیتے۔ وہ دفعہ کے مقرنین نے آپ کے خلاف تقریریں کیں فسادات کا جوہل سلسلہ چل پڑا۔ کڑھیں شیخ جہد نے تیرا پرستشیل زہریلی تقریر کی اس جگہ میں زبردست فساد ہو کر اٹھا کافی اہلسنت زخمی ہوئے۔ طلبہ اشرفیہ زخمی ہوئے۔ اہلسنت کا بہت نقصان ہوا۔ جس کے نتیجہ میں کس چلا اور کورٹ نے آپ کے حضور غازی ملت کو تڑی پار کا آؤر دیا اور آپ کے حضور غازی ملت ہدایت النجونا تمام چھوڑ کر مبارک پور کے غزوے سے واپس ہوئے۔ یہ مولوی اویسی صاحب کے ماقہ ملت علیہ الرحمہ کی آنکھوں کا نور اور دل کا سرور ہونا تو یہی بات ہے جبکہ ان کے کفر لان اور سزا میں ہوتی۔

کی کیفیت کھل کر سامنے نہیں آئی تھی اور جب سامنے آئے
لگی تو حافظ ملت علیہ الرحمہ نے مولوی ادیبی صاحب کو شرفیہ
سے نکال کر ہی چھوڑا اور جیسے جیسے معلوم ہوتا گیا، اہلسنت
بھی چھوڑتے چلے گئے۔ (اہلسنت اس کی پوری تفصیل میری
آنے والی کتاب سوانح ہاشمی میں ملاحظہ کریں)

شاہزادے صاحب !

آپ کا یہ کہنا کہ خدا کرے آپ توبہ کر لیں اور متعصبات
ہونے سے بچ جائیں صرف دل کی بھڑاس نکالنے کے لیے ہے
اور اصل مسئلہ سے بھاگنے کے لیے، درتہ اس کا حقیقت
سے کوئی تعلق نہیں بس آپ نے توبہ کرنا، توبہ واجب کر دینا
ہی سیکھ لیا ہے خواہ وہ غلط اور باطل ہی کیوں نہ ہو، اور آپ
ہی کے اصول پر خود آپ لوگوں پر توبہ واجب ہو جائے تو آپ توبہ
کرنے سے پاک ہیں۔

یاد رکھیے کہ جب ہم سمجھ لیں گے کہ شرعاً ہم پر توبہ واجب
ہے خواہ حرام سے یا ایسا ذبائتہ کفر سے تو اللہ تعالیٰ ہمیں ہرگز
ہرگز توبہ سے مار نہیں بوجھا۔ اور ہمیں ہماری سیادت کا رکھ رکھاؤ
اور آل رسول ہونے کا افتخار توبہ سے باز نہیں رکھ سکے گا۔ مگر
ثبوت شرعی ضرور ہو گا آپ مغفرت کی اصولی اور پیکر باری کریم توبہ
واجب ہونے کا شرعی حکم ہرگز نہیں مان سکتے۔

ارشاد:- شاہزادے صاحب فرماتے ہیں دوسروں کو تنبیہ کرنے سے پہلے
اپنے نفس کو تنبیہ کریں اور اپنی اصلاح کی طرف توجہ فرمائیں (ہدیہ ہاشمی)

اسی پر شاہزادے صاحب فرماتے ہیں:
اقول:- یہ اختر رضا خاں سے زور سے کیے گا۔

عرض:- جی ہاں شاہزادے صاحب !

ان کے دوت کدے کی طرف یا وہ جہاں بھی ہوں ان کی جانب
لاؤ ڈاؤ اسپیکر کے بارن کا منہ کر کے تیز آواز سے کہا جائے کہ اسے
مولانا اختر رضا خاں صاحب ! آپ کو اپنے نفس کو تنبیہ کرنا اور
پاکیزگی سکھانا ابھی تک نہیں آیا ہے کچھ بچہ مقدس کے کچھ اصغر
خند دین نے تیا مذہب ایسا کر کے تنبیہ نفس کو تیا فارمولہ تیار
کیا ہے۔

آج ہی سے گواہیاں بکنا، ہمت دہشان دھونا، خلاف
شرع کافر بنانا، علماء اہلسنت کی تحقیر و تذلیل شروع کر دیجیے تاکہ
آپ پاک دھات ہو کر دلیات کے درجات آسانی سے ملے کر لیں۔
ارشاد:- شاہزادے صاحب، ہدیہ ہاشمی سے نقل کرتے ہیں۔

قال ہیں یہ دکھالہ ہے کہ ان کا کچھ بچہ کا زمانہ بہت قریب کا
زمانہ ہے جن کی زیارت کرنے والے آج بھی موجود ہیں۔

اس قول پر شاہزادے صاحب ارشاد فرماتے ہیں،

حضور سیدی سید اشرف چانچر سمنانی اور آپ کے بھنے
حضور سرکار نور العین سرکار شاہ حسن سرکار کلاں اور دوسرے بزرگوں
(قدست سرار ہم) کے اسرار گرامی کو فرمایا ہے کہ یہ مغفرت اکابر
کچھ ہیں اور ان کا مقام اعلیٰ حضرت امام ربوئی قدس سرہ کے چہر
ہی نہیں بلکہ دادا پیر سے بھی زیادہ صاحبِ مہذقا ہیں اس لیے

اکابر بریلی کچھ چھ کے خدام ہیں اور ان اکابر کا زمانہ قریب کا زمانہ نہیں تقریباً پچھ سو سال قبل کا زمانہ ہے۔ ان کے زمانہ میں تو باربرہ مطرہ میں سلسلہ برکاتیہ کا وجود بھی نہیں تھا بریلی کی کیا گنتی؟ آپ ہر بانی کر کے۔ اکابر بریلی کا مقابلہ اہل غر کچھ چھ سے نہ کریں۔ (تحدہ نور ص ۱۷۴) کہنا ہے تو مانی سلسلہ اشرفیہ بانی رضویہ کے مقابل کریں تب سمندر کی گہرائی سے گہرا ہٹ ہوگی۔ (الی آخر قول)

عصر۔ شاہزادے صاحب !

ان اکابر کچھ چھ کی عظمت سے نہ ان رضویوں کو انکار ہے نہ ہم اشرفی منکر ہو سکتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ ان کی عظمت و بلند مقامی سے آپ کیا فائدہ اٹھا رہے ہیں؟

وہ تو سب کچھ سے مگر تم تو تباؤ کیا ہو

وہ تو عظمت و ولایت کے بڑے بڑے مقامات طے کر گئے اور آپ ان بزرگوں کا نام لے کر گناہوں، مسلم آزاروں، بہتان طرازیوں دین شکنی کے اعلیٰ مقامات طے کرتے چلے جا رہے ہیں اور گرفت کا فیتہ لے کر کچھ چھ باربرہ، بریلی کو ناپے ہی میں رہ گئے۔

بے شک کچھ چھ مقدسہ ہمارے سر آنکھوں پر اور ہم دہی کے خوشہ میں ہیں بحدہ تعالیٰ اشرفی ہیں مگر آپ جیسے گھروں اور دین شکنوں کے واسطے سے نہیں اور ہم مسلمانوں سے یہی کہیں گے کہ

اے مسلمانو! خبردار ہو شیوا!

کچھ چھ مقدسہ کے ان نو خیز گایاں دینے والے، بہتان جتنے

والے دین کو تباہ کرنے والے، پیر بننے والے مودیوں سے دور رہو ورنہ اپنی دنیا و آخرت برباد کر لو گے۔

شاہزادے صاحب !

اور آگے سینے، آپ نے جو مراتب کا اندازہ بنایا ہے میں اس کا علم نہیں تھا مگر آپ کے اندازہ پر ہمارا ٹھکانہ مذہب میں بڑی کی ہے۔ صرف دو مرتبوں پر تقسیم مشکل ہے۔ ایک ارشاد کے مطابق حضور سیدی سید اشرف جہانگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور سیدنا خدایت قدس سرہ تک اکابر اور حضور شیخ المشائخ سے حضور محدث اعظم تک اہل غر در آپ اور آپ کے حضور فارسی ملت، آپ کے بڑے حضور حیرت منی میاں صاحب اہل اولیٰ اور بہتر یہ ہے کہ آپ اہل غر اور آپ لاگوں سے اوپر اکابر اور اوپر اکابر اکابر۔ تیسری تقسیم ہمارے ذہن میں یہ ہے :

(۱) اکابر۔

(۲) اواسط۔

(۳) اہل غر۔

بہر حال جو بھی تقسیم رکھیں دنیائے علم و فضل کو فحس اس پر رہے گا کہ آپ جیسے علوم اسلامیہ کے فاضل و ماہر نے مفہوم کے یہ معنی کہاں سے اوکس لیے پیدا کر لیے اور اہل مفہوم کو نظر انداز کیسے کر دیا۔

یہ یہ باتی میں ہماری باتوں کا کھانا مفہوم نویسی ہے کہ حضور شیخ المشائخ اشرفی میاں، حضور سید شاہ احمد اشرف

مفسر محدث اعظم ہند رحمہ اللہ تھلے کو آپ اٹھارہویں کیسے لے کر
آپ حضرات ان بزرگوں کے پاس گئے تو انہیں میں نے علم میں نہ
تو ہے، نہ طریقت میں، نہ مراتب ذاتی میں، نہ سادات و
ہدایت کے درجات سمجھے ہیں۔ ان بزرگوں کی زیارت کر کے
ان کی تقریر سننے والے ان کے لغو ظلمات سے استفادہ کرنے لے
آج بھی موجود ہیں۔ ان بزرگوں نے اہل حضرت امام بریلوی رحمہ
سرہ کی خدمت میں بکثرت ماضی بھی دی ہے کسی سے یہ مردی
نہیں کہ انہوں نے اہل حضرت امام بریلوی کو لفظ غلام سے یاد کیا ہو
یا ایسے الفاظ ان کی شان میں ذکر کیے ہوں جن سے تحقیر تو میں
کی ہوتی ہو۔

اس لیے کہ جب علماء دین قوم کی نگاہوں سے گرا دیے جائیں
تو پھر قوم کے دین کا خدا حافظ۔ اس کے بعد نہ اسلامیات کی عزت
و اکبر و قوم میں بھٹی جاسکتی ہے نہ علوم و فنون اسلامیہ کا مقام
دینوں میں جاگزیں کیا جاسکتا ہے، نہ پیروں، مرشدوں، خاتون
والوں کی دنیا سلامت رہ سکتی ہے، غافل ہوں اور غیر مسلم مٹھوں
آسن گاہوں کے درمیان امتیاز عوام کے نزدیک ختم ہو کر رہ جائے
گا۔ اور ان کو انھوں سے آپ کو بچانا مشکل ہو جائے گا۔

یہ اشرفیت کی گہرائی تو شاہزادے صاحب! اس گہرائی
کی ہم اشرفیوں کو ضرورت ہوگی جہاں بھرا ہٹ ہونے نہ ہونے کا
تعلق ہم اشرفیوں سے ہے۔ بعد اوسرے سلسلہ والوں کو
اشرفی گہرائی اور مقام ولایت کے مانپنے سے یہ غرض ہے ہر سلسلہ

والے کو اپنے سلسلہ کی گہرائی سے ہی واسطہ رکھنا ہوتا ہے۔
رضوی حضرات اہل حضرت امام بریلوی قدس سرہ کے مخلصان
و حفاظت سلسلہ مقام شرع کی بلندی اور اپنے مرشدین غلام کے
ساتھ سچی وابستگی و وفاداری کی وجہ سے رضوی بھلائے پر غصہ
کرتے ہیں اگر ان کو گہرائی میں جانے کی ضرورت ہوتی تو وہ اپنے مرکز
ماہرہ مطرہ حاضری دیں گے کہ یہ دیں کے غلام ہیں وہیں کے وہیں
ہیں اسی سلسلہ عالیہ قادریہ سے وابستہ ہیں وہیں لائٹ کھلتے
ہیں اسی سے فیض ماٹتے ہیں۔ آپ لوگوں کی طرف اور سلسلہ
اشرفیہ کی جانب انہیں دیکھنے کی کیا ضرورت ہے کہ آپ کی تائید
کا مقام کتنا بلند ہے جبکہ تمام سلسل میں یہ عظیم عام رہنے
مشائخ ہی کو بلند مقام سمجھے۔ اہل حضرت قدس سرہ اپنے شاخ
کے بارے میں فرماتے ہیں:

کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رضا
بول بسے مری سرکاروں کے

پھر اہل حضرت امام بریلوی قدس سرہ اور یہ حضرات حضور سیدنا فاضل
اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غلامی پر فخر کہتے ہیں اور ان کے گن
عکسے ہیں اور تمام نعمتوں کو ان کی طرف ہی منسوب کرتے ہیں جن
کی بلندگی ولایت پر تمام سلسل کے ادویہ اکرام رضی اللہ تعالیٰ
عنہم حیران ہیں:

ولایت کے بلند پرواز حیران میں بلندی پر
سمجھ میں ہی نہیں آتی ہے رفت و رفت عظم کی

بعلایہ حضرات آپ کے سلسلہ اشرفیہ چشتیہ کی گہرائی کو کبھی
نہایت لگے۔ ہاں آپ حضرات ضرور ناپ چکے ہیں جس کا نتیجہ ہم
اشرفی ہی دیکھ رہے ہیں کہ آپ لوگوں نے اشرفیت کو بدنام
کرنے کا بیڑا اٹھا رکھا ہے۔

شاہزادے صاحب فرماتے ہیں،

ارشاد:- باقی سلسلہ اشرفیہ کا باقی سلسلہ رضویہ سے تقابل کریں۔

عصر:- شاہزادے صاحب!

ہیں اس کی سرے سے ضرورت نہیں نہ ہمارے اکابر اشرفیہ
نے یہ سبق پڑھایا ہے یہ مقابلہ کی تحریک آپ ہی کو مبارک ہو آپ
لوگ ہی یہ اکھاڑے بازی کرتے ہیں۔

ہیں نہ باقی سلسلہ رضویہ کو باقی سلسلہ اشرفیہ سے مقابلہ کرنے ہے
اور نہ باقی سلسلہ اشرفیہ کا باقی سلسلہ قادریہ سے، یہ دھندلے
آپ لوگ ہی کہتے ہیں اتنا تو ہم اشرفی ضرور اقرار کرتے ہیں کہ،
دیوبندیوں، رافضیوں، قادیانیوں نے سُننے سے ملحدوں سے
مسلمانوں کو پھانسنے کے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے جو
جتن کیے ہیں بلا فرق سلاسل الہست پر اعلیٰ حضرت کا بہت بُرا
عام احسان ہے۔

بہت سے خانقاہ والے نیز علماء، خطباء، مقررین، مدرسین
منتظمین راستے پر لگ گئے۔ دین اور دینداری کے تحفظ کی حیثیت
سے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کا مقابلہ دونوں صدی میں
کوئی ادارہ نہ کوئی تہجر عالم نہ کوئی خانقاہ والا کر سکتا ہے۔ یہ دین کا

اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی بارگاہ میں ہی سننے، اور
ہیں ہمارے والد ماجد حضور علامہ سید عبدالعزیز اشرفی قدس سرہ
نئی تقسیم ہے جس پر بقیہ تعلق ہم مقبول سے قائم ہیں۔

شاہزادے صاحب ہماری کتاب "ہدیہ ہاشمی" سے ایک قول
عقل کرتے ہیں:

قال، ہم بیاہنگِ دہل کھلے طور پر صاف اعلان کرتے ہیں کہ اعلیٰ
حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے حکم شرع کے لیے انفاذِ دینی
کی جو تحقیق فرمادی ہے اس میں کسی ماہر زبان استادِ فنِ مسلم
تحقیقِ ادب کے قول پر ایک نقطہ کا بھی پیر سہر نہیں کیا جاسکتا۔
اس پر شاہزادے صاحب اپنا تبصرہ فرماتے ہیں:

اقول:

تو پھر اعلیٰ حضرت نے جس لفظ کلی کو اپنے والد
گرامی کی کتاب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
لیے برقرار رکھا اسے اخترِ فناں نے حرام اور
مفتی بدرالدین صاحب نے حرم کیوں قرار دیا؟
اور ان دونوں کی حرکت پر آپ اور آپ کا اجداد
بتِ غاموش کیوں سے۔

اخترِ فناں کو دین و سنت کا دشمن
اور تحقیق اعلیٰ حضرت کا مخالف کیوں نہیں کہا جاتا
ان پر توبہ کا دباؤ کیوں نہیں ڈالا جاتا یہ سب تو
انرا می سوالات ہیں تاکہ غموش ٹھکانے لگ جائیں

ہیں۔ آپ اتنا بھی تولینے بلایں نہیں سمجھ سکے کہ حکم شرع کے لیے الفاظ و معنی میں تنقید ہے یا اطلاق۔
ثانیاً،

اب آگے دیکھیے کہ آپ خوب سمجھ کر یا بغیر سمجھے کیا کیا کہہ گئے ہیں۔
شاہزادے صاحب!

آپ کے قول پر بات جب صرف اردو زبان کی تحقیق کی ہوئی ہے کہ اردو زبان کی ثمرات اور منطوبات کے حوالوں سے یہ بتا دیا جس لوگ کہلی اور بنا کر کے برمعانی میں۔ آپ کے حضور غازی ملت بڑے حضور جبرین مثنیٰ میاں صاحب اور آپ نے صرف اردو زبان کی تحقیق کے لیے ہی قدم اٹھایا ہوتا تو یہ عرض کیا جاتا کہ بہت اچھا آپ لوگ ضرور ایہوں، شاعروں اور زبان کے نقادوں کی عقلیں کبابیے اور زبان دانی کا زور دکھا کر الفاظ و معنی کی تحقیق کیجیے۔

مگر شاہزادے صاحب!

بات تو کچھ اور ہی ہے، نام تو آپ لوگ اردو زبان کی تحقیق کا لیتے ہیں اور آگے بڑھ کر احکام شرع میں دست اندازی بھی کرتے ہیں، اپنے جی سے اپنے گڑھے ہوئے حکم کو حکم شرع مانتے ہیں تو یہ طلب کرتے ہیں، دین و سنت کا دشمن بھی قرار دیتے ہیں اور ان کو اپنی لگائیوں اور بہتان طرازیوں کی بنیاد بنتے ہیں۔

شاہزادے صاحب!

آپ کے حضور غازی ملت اور بڑے حضور جبرین مثنیٰ میاں اور آپ اگر اردو زبان کے ماہر ہونے کی بنیاد پر صرف اتنی عرض رکھتے ہیں

کہ اردو ادب کے حفاظ سے نقد و تبصرہ کیا جائے اور احکام شرع سے واسطہ نہ رکھا جائے تو آپ کو یہ کہنے کا حق رہتا کہ ہم تو صرف اردو زبان کی تحقیق کر رہے ہیں اور سید محمد حسینی اور امجدیہ والے احکام شرع سے تعلق پیدا کر کے عیاری کر رہے ہیں۔

شاہزادے صاحب!

دشواری تو یہ ہے کہ یہ سارا وبال آپ ہی لوگوں کے سر ہے احکام شرع کا اردو زبان سے تعلق پیدا کرنا تو ہم نے آپ ہی کے تعلق پیدا کرنے پر بیان کیا ہے، ہمارا تعلق تو وہی ہے جو آپ کا کھل ہوا تعلق بن چرہ بہرے سے کیسے عیاری چلا کی قرار پاگ جبکہ آپ لوگ خود بھی اس سے بچے ہوئے نہیں ہیں۔

آپ نے اردو زبان کے تعلق سے اعلیٰ حضرت کا ارشاد نقل کیا ہے۔ ہماری عرض یہ ہے کہ آپ نے آپ کے دونوں حضور نے بھی غلط معنی لے کر غلط طریقہ سے لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے ہم نے "بدیہ ہاشمی" اور "گل افشانی" میں نفیس سے گفتگو کی ہے۔ جس کا آپ نیزوں کے پاس کوئی جواب نہیں ہے در سوائے اپنی بات پالتے اور گھایاں دینے کے آپ کوئی جواب ہر نہیں رکھتے۔

شاہزادے صاحب!

گھایاں دینے، بہتان دھرنے کے لیے، جیسے تلاش کر۔
کا نام مباحث اور تحقیق و تدقیق نہیں ہے جبکہ آپ کے بے اہم

حکم شرع مطلوب نہیں سرے سے جارحیت نہیں کہ جہاں ہم اہل حضرت
کی ذات کے مجاہد ہونے پر بحث کریں۔

آپ کے حضور عاجزی ملت اور جبر میں معنی یاں صاحب
الفاظ و معنی کے محسوس میں احکام شرع ہی کی بحث کرتے ہیں اسی پر
مجادلت پر ضرب لگاتے ہیں اسی پر توبہ طلب کرتے ہیں اور یہ
جائے نہیں بنتی تو صرف ادب برائے ادب تھا الفاظ و معنی پر لڑتے
ہیں اور حکم شرع کی غرض کو اسی جاری اور چلا کی جگہ پر یہی
موش نہیں رہتا کہ یہ کام تو ہم ہی کر رہے ہیں۔

جسے شک اردو زبان کے اعتبار پر الفاظ و معنی کی بغیر کے
بعد جو احکام شرع اہل حضرت نے بیان کر دیے ہیں اس سے
امام بریلوی کی ذات حرف آخر ہے اور اسی پر آپ کے حضور عاجزی ملت
اور جبر میں سید شہناج نے بھرپور دباؤ کے مسلک اہلسنت پر
چوٹ لگانے کی کوشش کی ہے۔

شاہزادے صاحب!

آپ نے جو اہل حضرت کی عبارت نقل کی ہے اس کا مطلب صبر
ذیل ہے کہ:

"میں نے (اہل حضرت نے) جو اردو الفاظ
کے معنی کی تحقیق کر کے حکم شرع بیان کر دیے
اس تحقیق کے لیے اردو کے مسلم اساتذہ کے
استعمال کو سامنے رکھ کر ہی میں نے معانی نہیں
کے ہیں اور جب اس طرح الفاظ و معنی کی تحقیق

رکھتے۔

بحث و جدل کے بعد جب نے اہل حضرت، مریضی قدس سرہ کی ایک
وہ بات فرمائی ہے:

مرد، عورتوں میں کہ دو میں فیر کی عرب سنو
میں یہ سونا کو قوتوں میں ترش کرنا جوت پر
مرد کے تہہ و بدن سے درخت کرتا چاہیے
ذائقہ مروجہ میں زبان کے سنو نہ سکتے۔
قد نہ ضرور!

دوسری پر تبصرہ کیا ہے۔

تو ایک اہل حضرت کو یہ معلوم نہیں تھا کہ ان
کی ذات میں، اردو زبان کے یہ حرف آخر
ہے ان کے فون پر ایک نفع یا بھی ہو پھر نہیں
کیا جاسکتا۔ اگر یہ سمجھ جوت وہ نہ میں اپنی
جی ذات کو پیش کرتے، ذائقہ مروجہ کی بارگاہ
میں نہ جاتے۔ آخر ذائقہ مروجہ کے نام لینے
کی ایک ضرورت تھی جبکہ ذائقہ کی غرض نہ صاف میں
ہے نہ فقہ میں نہ لفظ نور میں!

مدرسہ، بات بزدلے صاحب!

آپ نے جو اہل حضرت امام بریلوی کی عبارت پر تبصرہ کیا
ہے درحقیقت مفہوم پیدا کیے ہیں وہ بالکل غلط ہیں۔

اردو زبان برائے اردو زبان، ادب برائے ادب کہ جہاں

ہو گئی تو حکم شرع بیان کر دیا ہے۔

اے علماء!

اگر آپ لوگوں کے سامنے بھی اس طرح کے
مسائل آجائیں تو پہلے الفاظ و معنی کی تحقیق اردو
کے مسلم اساتذہ کے استعمال سے کرو پھر اس پر
حکم شرع بیان کرو۔ پھر اہل حضرت قدس سرہ نے
اپنے اردو ادب کے مطالعہ کی بنیاد پر جن اساتذہ
اردو کو اس مقام کے لائق سمجھان کو پہنچانے کے
لیے ذوق مرحوم کو پیش کر دیا۔

یہ تہ اصل مقبول، مگر شاہزادے صاحب اور ان کے دونوں حضرات
س فلفہ معانی پر رائے ہوئے ہیں کہ اہل حضرت امام بریلوی سے ہزار
اردو کے مسلم اساتذہ سے الفاظ و معنی کی تحقیق کے بعد ہی کیوں نہ
حکم شرع بیان کیا ہو ہم پھر اپنی تحقیق لڑا کر اس میں ہر پیر کے بغیر
نہیں رہیں گے۔ اہل حضرت قدس سرہ کی تحقیق کے خلاف اپنی تحقیق
لگ کریں گے اور اس پر اپنا حکم شرع لگ بیان کریں گے۔

اس پر ہم یہ ضرور کہیں گے کہ شاہزادے صاحب! آپ کے اس
نئے کچھ بھوی مذہب نے اپنی تحقیق جاتی تو تحقیق و مدققین کی کمی نہیں
پھر کوئی محقق و مدقق کھڑا ہو گا اور آپ کے مذہب کے خلاف اپنے
مذہب کی دعویٰ جلتے حکم۔ الفاظ و معانی کی اپنی تحقیق کا دعویٰ کر کے
اپنا الگ حکم شرع بیان کرے گا اور کچھ چھ کا یہ نیا مذہب ناقابل اعتبار
نہیں لے گا، پھر کسی مذہب پر بغیر ناشکل ہو جائے گا۔ نتیجہ یہ ہو گا کہ

بد دینوں کے سارے کفریات کچھ چھ کے نئے مذہب پر امانت و
اسلام بن کر رہ جائیں گے۔

شاہزادے صاحب! ارشاد فرماتے ہیں:

”عربی زبان ہی کی بات کر لیجئے کیا عربی الفاظ
و معانی کی تحقیق میں زخم شری کا قول پسند نہیں
ہے وہ تو مختزل ہے۔“

عرض ہے شاہزادے صاحب!

ایک مختزل کی ذات ہی نہیں جو متصف فیہ ہے ہاں تو زمانہ جاہلیت
اور مابعد کے خالص کافر و مشرک کے اقوال بھی الفاظ و معانی کی
تحقیق میں اپنی تائید و تاکید کے لیے نقل کیے جاتے ہیں، بلکہ مانے
گئے ہیں مذہب جن کی تائید و الزام کے لیے معتزلوں کے عقائد
و اعمال کے اقوال بھی نقل کرتے ہیں اس کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ
زخم شری کی تحقیق پر ہمارے علماء نے اپنے مذہب جن کی بنیاد ہی
ہے اور کچھ چھ شریفیہ کے نوابانان مذہب کو یہ اجازت دیدی ہے
کہ ہم جو تحقیق کر جا رہے ہیں اسے یہ شاہزادگان زخم شری کے قول پر
رد کر سکتے ہیں۔

ارشاد۔ شاہزادے صاحب! قال کہہ کر یہ ہڈی سے یہ قول نقل کرتے ہیں۔

• ماکڑا کی تحقیق میں بے دھڑک اس پر چل پڑے

کہ ماکڑا بھی کوئی ایسا عربی لفظ ہے اور اس پر

تبصرہ کر کے مجھ پر (سیب محمدی) یوں ملاحظہ کرتے

ہیں:-

اقول :- یہ کذب مریح اور سفید ریح سے بدتر سفید جھوٹ

ہے غازی ملت نے لفظ ناکر کی تحقیق میں اسی
زبان کی لغت کا حوالہ دیا ہے جس زبان کا یہ قطفہ ہے
اور یہ مین تعلیمات اعلیٰ حضرت کے مین مطابق ہے
(تحفہ نور منہ)

معرض :- شاہزادے صاحب !

غطف کو تھوک دیکھے، غینہ و غضب میں آپ نے پہلے تو کذب مریح
سفید جھوٹ کا بالکل غلط الزام رکھا، پھر خود ایک گالی ہے اور جب اس
پر بھی یہ استغناء نہ بھیجے تو سفید ریح کچھ کہہ کر دوسری گالی ٹھونک دی اور
جب ثابت کرنے کا موقع آیا تو دوسری جوح

م الزام ان کو دیتے تھے فقور اپنا مہل آیا
شاہزادے صاحب !

آپ نے فرمایا ہے :

”غازی ملت نے لفظ ناکر کی تحقیق میں اسی
زبان کی لغت کا حوالہ دیا ہے :- (تحفہ نور منہ)

ہماری عرض ہے کہ :

آپ کے حضور تحقیق دوران غازی ملت نے یہی بہت بڑی غلطی
کی ہے آپ جس تحقیق کو قابلِ تعریف سمجھ گئے ہیں وہ آپ ہی کے
پیش کردہ تسلیم کیے ہوئے اصول کے خلاف ہے ۔

آپ نے یہ فرمایا ہے کہ :

”یہ مین تعلیمات اعلیٰ حضرت کے مطابق ہے :-

حقیقت تو یہی ہے کہ آپ کا اپنے حضور غازی ملت کی اس تحقیق
کو تحقیق سمجھنا پھر اس تحقیق کو اعلیٰ حضرت کی تعلیمات کے مطابق
سمجھنا سخت غلطی ہے ۔

میں یہ تسلیم ہے کہ اعلیٰ حضرت امام برجوی قدس سرہ نے
عربی زبان کے الفاظ کے اردو زبان میں استعمال ہونے اور استعمال
کرنے پر معافی سمجھنے کے لیے ردو کے مسلم اساتذہ کی طرف
رجوع کرنے کی ہدایت فرمائی ہے ۔

اور اسی اس پر ہم کو یہ بھی تسلیم کرنا ہو گا کہ ہندی، ہندوستانی
کسی زبان کے الفاظ اردو میں استعمال ہو رہے ہوں تو ہندی
نہیں دیکھی جائے گی جس طرح عربی لغات میں دیکھی گئیں بلکہ ردو
کے مسلم اساتذہ کا کلام دیکھا جائے گا کہ انہوں نے یہ ہندی الفاظ
کن معانی میں استعمال کیے ہیں ۔

آپ اپنی اسی تسلیم کردہ اس کے خلاف ہندی دکنشریوں کو
سند میں پیش کرنے پر اصرار کر کے سخت غلطی کر گئے ہیں ۔

شاہزادے صاحب !

آپ نے اپنی کتاب تحفہ نور کے سی صفحہ ۵۰ و صفحہ ۵۱ پر
فرمایا ہے :

”حضور غازی ملت نے اعلیٰ حضرت کے بیان کردہ
معیار کے مطابق ہی تشریح فرمائی ہے کہ عربی
الفاظ جو اردو میں استعمال کیے جاتے ہیں ان کے
معانی اردو کے مسلم اساتذہ سے دریافت کر :-

چاہیے اور ردو الفاظ میں جو ہندی میں استعمال
کئے جاتے ہیں ان کے معنی ہندی کے سلم اساتذہ
سے دریافت کرنا چاہیے: (تخذ اور متذو دہ)

شاہزادے صاحب:

ردو الفاظ کا ہندی میں استعمال ہونا یہاں کیا بلکہ ہے
اس پر اعتراض نہیں کریں گے، یہی کہیں گے کہ شاہزادے صاحب
سے خوش ہوئے تو جہتیں فرمائی اور کتاب تحفہ فور کی خدمت کے بعد
مشترک اور پھیلنے کی محنت میں دوبارہ دیکھنے اور اصلاح
کرنے کا موقع نہیں ملا ورنہ شاہزادے صاحب کو یہ لکھنا چاہیے تھا
ہندی الفاظ جو اردو میں استعمال کیے جاتے
ہیں ان کے معنی ہندی کے سلم اساتذہ سے
دریافت کرنا چاہیے:

اور شاہزادے صاحب کے معذور فارسی مت نے ہندی ڈکشنریوں
سے ہی سند پکڑی ہے اور اسی کو شہرہ سے صاحب نے اعلیٰ حضرت
کی تعلیم قرار دیا ہے اور آپ دیکھیں گے کہ یہ سند پکڑنا اور اس کو
اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی تعلیم کے مطابق کہنا اعلیٰ حضرت ہی کے اہل
تہذیب و تمدن کا فعل ہے تفصیل گئے دیکھیے۔

(۱) اردو زبان میں اگر عربی کے الفاظ استعمال ہو رہے ہوں تو ان
کے معنی کیسے ردو کے سلم اساتذہ کی طرف رجوع کر دینی لفظ
میں مت دیکھو عربی زبان کے اساتذہ سے مت پوچھو ورنہ عاقبت
ہوگی۔

(۲) اردو میں اگر فارسی الفاظ استعمال ہو رہے ہوں تو ان کے معنی
اردو کے سلم اساتذہ سے دریافت کرو، فارسی لغات مت دیکھو،
ورنہ عاقبت ہوگی۔

(۳) مگر تمام کیسے نے پوچھو یہ مذہب کا کہ اگر ہندی الفاظ اردو میں استعمال
ہو رہے ہوں تو ان ہندی الفاظ کے معنی ہندی ہی لغات میں دیکھو،
ہندی ہی کے سلم اساتذہ سے پوچھو اور یہ عاقبت نہیں میں عقل مندی
و انسانی زبان دلی اور اصل تحقیق ہوگی۔

یہ سب ہمارے ان پوچھو میں تہذیب و ادب کی زبان دلی
اور اصول تحقیق ہیں پر ان لوگوں کو دوسروں کو گالیاں دینے، ٹھکانے
سفید ریمپ سے بدتر ٹھکانے کا شوق ہے۔

رشد آور شاہزادے صاحب فرماتے ہیں:

اعلیٰ حضرت کی شاندار اردو کی مثال ہے ان
کا ترجمہ قرآن کنز الایمان میں ہے۔ اس میں شعر
اعلیٰ حضرت علامہ مولیٰ صاحب قدس سرہ فرماتے ہیں
لیکن اس میں ایسے الفاظ بھی موجود ہیں جن کا استعمال
آج کل اردو محاورات میں متروک ہے اس لیے
ضرورت تھی کہ اس کے منہاج پر کوئی دوسرا ترجمہ
بھی سامنے لایا جائے۔

اس پر تبصرہ کرتے ہوئے شاہزادے صاحب فرماتے ہیں:
"یہیے جناب آپ تو اعلیٰ حضرت کے غریب کردہ کسی غلط
کے خلاف کسی بہر زبان استاذ حق مسئلہ تحقیق ادب،

میر، ذوق، مومن کسی کو سننے کو تیار نہیں اور
آپ کے عزائی دوران نظر اہل حضرت اپنے ترجمہ
قرآن البیان میں اہل حضرت کی اردو کے
بارے میں فرماتے ہیں کہ کنز الایمان میں ایسے
الفاظ ہی موجود ہیں جن کا استعمال آج کل اردو
محاورت میں متروک ہے۔

جب اہل حضرت بہترین اردو جانتے ہوئے
اپنی تحریر کو متروک لفظ سے نہیں بچ
سکتے تو مدعی اور بھوجپوری سے علی
حضرت کا کیا نقص۔ (توضیح مرصع)

عسریں۔ شاعر سے صاحب!

آپ کیا کیا کہہ گئے ہیں اور کیسی کیسی غلطیاں کر گئے ہیں اس
کا آپ کو خوش نہیں آپ تو صرف سشن کو چیلانے میں سرگرم ہیں
کہ کس طرح اہل حضرت امام بریلوی کی ذات کو مجروح کیا جائے خواہ
آپ کو اپنی قابیلیت و استعداد کا خون ہی کیوں نہ کرن پڑے ورنہ آپ
خود علم و فضل کے لحاظ سے کورسے ہی کیوں نہ ثابت ہو جائیں۔

شاعر سے صاحب!

متروک لفظ استعمال کسے کہتے ہیں؟

متاخرین کے کسی غلط کو ترک کر دینے سے متقدمین کی زبان الی
کیوں کہ مجروح ہوگی۔ شاید ابھی آپ نہیں سمجھتے ہوں گے۔
میر، ناسخ وغیرہ اساتذہ اردو کے استعمال کردہ وہ الفاظ

جنہیں ذوق، غالب، مومن نے ترک کر دیئے ان کے ترک کر دیئے
سے میر، ناسخ کی زبان دہائی کے مجروح ہونے کا حکم کس سے لگایا
ہے۔

یا ذوق، غالب، مومن نے کب کہا ہے کہ میر و ناسخ اردو
کے مسلم اساتذہ ہونے کے باوجود اپنی اردو کو متروک لفظوں
سے نہیں بچ سکے۔

یا ذوق، غالب، مومن نے یہ کہا ہے کہ مومن جن الفاظ کو
ترک کر دیا ہے ان الفاظ کو مومن نے یہ بھی نہ دیا ہے کہ مجھے یہ
استعمال کرنے والے میر و ناسخ اردو کے مسلم اساتذہ ہیں۔ تو یہ
شاعر سے صاحب!

یہ زبان دہائی نہیں زبان دہائی سے کورپن ہے خود غالب اردو
سے پوچھیے کہ وہ میر و ناسخ کے استعمال کردہ الفاظ کو ترک کر دیئے
کے بعد میر کو کیا سمجھتے ہیں اور ناسخ کو کیا مانتے ہیں۔

غالب کہتا ہے۔

غالب اپنا یہ عقیدہ ہے بقول ناسخ

آپ بے بہرہ ہیں جو عقیدہ میر نہیں

ذوق کہتے ہیں،

نہ ہوا پر نہ ہوا مسیح کا انداز نصیب

ذوق یاروں نے بہت ز غزل میں لیا

شاعر سے صاحب!

ملاحظہ فرمایا آیت اردو زبان در اردو زبان کی استادی کو

غالب استعمال ترک کرنے کے باوجود قمر پر حرف گیری کرنے والوں کو
بے ہرہ اور سخن طرازی میں قمر کا مقابلہ کرنے والے کو بد نصیب سمجھتے
ہیں۔ یہ ہرگز نہیں کہا کہ قمر و ناسخ اردو کے مسلم استاد ہونے کے
باوجود قمر کو استعمال سے نہیں بچا سکے۔

شاہزادے صاحب !

املی صاحب نے جو آج کل فرمایا ہے کیا وہ املی حضرت کے لیے
کازانہ ہے؟ کہ املی حضرت کے زمانہ سے پہلے ہی یہ الفاظ قمر کو
چوچکے تھے جن سے املی حضرت اپنی زبان کو نہیں بچا سکے۔

شاہزادے صاحب !

کچھ آپ کو اندازہ ہوا کہ آپ کہاں ہیں کیا اسی یاقت و استعداد
املی حضرت کی زبان دانی پر مدد کرنے کا شوق تھا۔

اثر ۱۱۔ شاہزادے صاحب فرماتے ہیں :

”جی نہیں حضور فازی ملت کو اپنے آگے اس اختر
رضا خاں کو جھلانے کا شوق نہیں جس کی تکفیر برہی
نے کی ہے“ (تحفہ نور ص ۵۲)

مصرض ۱۱۔ جی ہاں شاہزادے صاحب ،

آپ کو اور آپ کے حضور فازی ملت کو تو گائیاں دینے اور گائی نہ
لکھنے کا شوق ہے۔ شاید آپ نے اپنے حضور فازی ملت کی کتاب
مکمل بھی نہیں دیکھی ورنہ آپ کے فازی ملت کا شوق آپ پر مکمل
جاتا۔ دیکھیے ان کی کتاب مکمل۔ مگر وہ لکھتے ہیں :

وہی وجہ ہے کہ ساری زندگی املی حضرت ہر آل رسول

کی قدم بوسی اور دست بوسی کرتے رہے۔

آگے لکھتے ہیں : ”یہ ادب و تعظیم، یہ عقیدت و روحانیت اب برہی میں
کہاں رہ گیا مولینا اختر رضا خاں اس معاملہ میں املی
حضرت کی غلابا پروی کر سکتے ہیں؟ تعظیم آل رسول
کی جو ادائیں املی حضرت میں نہیں کیا ازہری مسما
میں ایک صدی بھی ہے؟“

آپ کے فازی ملت بلا وجہ مولینا اختر رضا خاں صاحب کی پردی
نہ کرنے اور سادات کا ایک فی حد اقرار نہ کرنے کا نام نہیں کر رہے
ہیں۔

اثر ۱۲۔ شاہزادے صاحب نے یہ نہ باغی کی یہ جارت نقل کی ہے۔
قال :-

”مولوی ہاشمی میاں نے یہ کیسے سمجھ لیا کہ یہ نیاز مند
صرف کچھوچھو مقدمہ کے ساتھ نہیں“

اس پر شاہزادے صاحب نے فرمایا :
اقول :-

”جھوٹ یا مکمل جھوٹ، فازی ملت نے کہیں حرف
کچھوچھو مقدمہ نہیں لکھا۔ ہاں وہ یہ ضرور سمجھتے ہیں
کہ یہ نیاز مندیاں کچھوچھو مقدمہ کے ساتھ بھی نہیں :
(تحفہ نور ص ۵۲)

مصرض ۱۲۔ شاہزادے صاحب !

آپ کو اپنے ہی حضور غازی ملت کی کملی۔ کاپاس نہیں ہے کرک
کچھ دیکھ لے اور کچھ رہا ہوں۔ اسی طرح یہ بات بھی آپ سمجھ
نے کے۔ غیظ و غضب اور جوش مخالفت میں کہیں کذب و سرک کہیں
جھوٹ یا بکل جھوٹ، کہیں کچھ کہیں کچھ کہہ کر آپسے دامن چھڑانے
کی کوشش کی ہے۔

جس تحقیق و تدقیق کا دعویٰ آپ نے اپنے حضور غازی ملت
کے لئے کیا ہے اور اسی کی تائید و حمایت میں آپ سرگرم ہیں اور لگن
کر رہے ہیں کہ دنیا بھاری اس تحقیق و تدقیق پر حیران رہ جائے گی۔
شاہنشاہی دے گی اور اس تحقیق کو صحیح قرار دینے کے لئے ہمنے جو کچھ
اور بہت ن طرازیوں کا انداز اختیار کیا ہے اس پر تودینا نہیں پڑے
گی۔ آپ لوگوں کی حریف و حریف میں رہ کر ملک ان ہو جائے گی۔ یہ
سب یاد رہو۔ مسلح ریت پر عمل کی تیسرا علم و فن سے عاریت (کو رہی)
اور ہم درخواست سے بنگالی کے سو کچھ نہیں۔ آپ ہزارا چھٹیں کو دل
مگر یہ آپ لوگوں کے عزا اور بے بسی پر مبنی ہے۔

شاہزادے صاحب !

آپ اپنی ہی تحریر کو سمجھیے، آپ سمجھتے ہیں،

”ہاں وہ امیاں مولوی ہائی صاحب) یہ ضرور
سمجھتے ہیں کہ یہ نیاز سدید کچھ چھ مقدسہ کیساتھ
بھی ہیں۔“

آپ نے اپنے حضور غازی ملت کے الفاظ بعینہ نقل کیے ہیں تو یہ
دعویٰ جھوٹ ہو گا، کہ سمجھتے ہیں الفاظ پر نہیں معافی پر دلالت کرتے ہیں۔

اور اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ صحیح مفہوم کو میں نے ادا کیا ہے تو
دوسروں پر جھوٹ کا الزام جھوٹ اور لغو ہو گا۔

شاہزادے صاحب !

آپ اپنے حضور غازی ملت کی یہ عذر فرمائی دیجیے اور اپنی طرح غور
کر کے سمجھیے کہ یہ بات بھی سب کو کچھ کہا ہے وہ درست ہے یا نہیں
آپ کے حضور غازی ملت اپنی کملی کے پیش تقدیم فرماتے ہیں:

”بریلی کا تاجہ اربل شک و شبہ اپنے س مرکز
عقیدت اچھوچھ شریف، کا وفاداری و قدس شکر
ہے اسی وفاداری و قدس شکر اری ت احمد رضا
خان کو اکابر اہلسنت میں شامل کر دیا اور حضور غازی
پاک کی خصوصی توجہ نے اپنے اس ندام کو اہلسنت
کا امام بنا دیا درود علیہ آل رسول بنا کر پکے
لگے۔“

کیوں شاہزادے صاحب !

آپ کے حضور غازی ملت کا یہ بلند باگ دعویٰ اور ضروریہ
بتا رہا ہے کہ وفاداری اور قدس شکر اری گرس قدرتیں جو کہ عقیدت
کچھ چھ مقدسہ کے ساتھ قصور ہو کر رہ گئی تھیں جس نے اور دیگر
مراکز عقیدت کے ساتھ ایسی خاص صفات سے علی حضرت کو بگاڑ
کر دیا تھا اور وہ بھی کچھ چھ شریف کے ساتھ ایسی خاص خاص صفتوں کے
جس نے اکابر اہلسنت میں شامل کر دیا اور یہ خصوصیت تھی بلند
بالا ہو گئی کہ حضور غازی پاک نے اپنی خصوصی توجہ فرمادی کہ اہلسنت بھی

امام کی بنا دیا اور اپنا عطیہ بنا کر ساری دنیا میں چھایا۔
کیوں شاہزادے صاحب !

یہ وفاداری، خدمتگداری، خصوصی توجہ، تمام داکرام کھلے طور پر بریلی
بتا رہی ہیں کہ یہ نیاز مندیاں کچھ چھ شریف کے ساتھ خاص تھیں۔ یہ
آپ نے دیکھے کہ دیا کہ آپ کے حضور غازی ملت یہ ضرور سمجھتے ہیں کہ یہ
نیاز مندیاں صرف کچھ چھ مقدس کے ساتھ بھی تھیں اگر یہ خاص کسی اور
مقام کے ساتھ تھیں۔

شاہزادے صاحب !

یہ آپ غلط بیانی کر رہے ہیں یا آپ کے حضور غازی ملت نے وہ غلط بیانی
کی ہے ؟

ارشاد :- قال : بریلی اور کچھ چھ۔ اقول : اسکل غلط بیانی کچھ چھ اور بریلی
مصدق :- جی ہاں، اس لیے کہ اب کچھ چھ شریف کے ایکسٹنٹ علاقہ کو آپ نے
مذہب پر گالیاں دیں، بتان دھرنے، اندلے مسلم، خود شرع
احکام کرنے میں جو امتیازی کیفیت حاصل ہو گئی ہے اس کی وجہ سے
آپ بھر مال بریلی پر رہتے۔

ارشاد :- شاہزادے صاحب کائنات یہ ہے کہ جب بڑی بڑی خانقاہوں کے بارے
میں یہ باتیں ہیں کہ کیا ہے کہ بریلی شریف سے زیادہ مرتبہ رکھتی ہیں
تو یہ گستاخی کیوں کی ؟
وہ گستاخی یہ نقل فرمائی ہے :

است : مسئلہ کچھ چھ شریف کی ضرورت نہیں دنیا
کی تمام خانقاہوں و مسلمانوں کو بریلی کے مقام کی

ترازو پر ہی تولد جیسے گا اور دنیا کی تمام خانقاہوں
اور مسلمانوں کو کچھ چھ شریف کی خانقاہ پر تولد کی
ضرورت نہیں ہے۔

عربی : شاہزادے صاحب !

یہ گستاخی نہیں ہے حقیقت ہے، اور اس پر مزید ناشی میں ہم نے
وضاحت سے گفتگو کی ہے جس کو آپ کا سنی اور غیر قبول نہیں کر رہے
ہیں عام اہلسنت کی فکر ہے۔

آپ ہندوستان کی بڑی بڑی خانقاہوں کی سنیہ کیجیے
جہاں آپ کو سنی میں گئے، خرائٹ، رافضی، دیوبندی، مجدد، صلیح علیہ
نظر آجائیں گے جو اپنی یہی میری کی دوکان جیسے دکانوں کے
نذرانوں کے یہ افواہ کر رہے ہوں گے۔ زکریا درجہ زعفرین
کے سپہوں پر تو ان کی نظر ضرور ہوگی مگر سوک و فرقت، تقویٰ و عبادت تو
بڑی ہوتے ہیں مسلمانوں کی نجات آخرت سے ملے ہیں کوئی عیب ہوگی۔

ان خانقاہوں اور کچھ چھ شریف میں کوئی عیب نہیں جو
اس غلط فہمی میں خطا اُمید رہے، درمیان میں وہاں ہر مل کر
جالتے۔ یہ بریلی شریف کا ہی حسان ہے کہ اس نے اس رہ نہیں
و باطل پرکھنے کی کسوٹیاں دیدیں جنہوں نے پایا، وہ پکائے دے
خود خانقاہی میں بہرہ کر بریلی شریف کے بین کردہ دینی اصول سے ب
تیار ہو گئے خود بھی شری میں پڑے اور دوسرے کو بھی گمراہی میں ڈالے
اور مات آج یہاں تک بڑھی ہے کہ خانقاہوں اور بریلی
کرامت مسلم بیوں مہویت کے دینی فتنہ۔ یہ ہے کہ

تصور نے دین کو خطبے میں ڈال دیا ہے۔

شاہزادے صاحب !

ہیں اس کا علم ہے کہ حضور سمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کثیرہ تعارضات
تھے ردوائض میں بھی ان کی تعریف تھی مگر ان کی گراں مایہ تعابیف
کا سرا یہ آپ نے کہاں لکھ دیا۔ اگر دوسروں نے غائب کیا ہے تو
آپ اس کی مخالفت کیوں نہیں کر سکتے۔

یقیناً حضور سلطان سمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے احقاق حق و
ابطال باطل پر دلائل شریعہ کا ہرہ قائم کئے ہوں گے مگر آپ بیسے
ذمہ دار بننے والوں کے پتے کیا رہ گیا۔

آپ لوگ صرف نام ہی نام لینے اور اشرفی اکابر کی ولایت پر
فخر کرنے کے سوا دنیا کے سامنے دین کے تحفظ کے لیے کچھ شریف
سے مسلک اہلسنت کے دلائل اور حوالے کچھ بھی پیش نہیں کر سکتے
جن سے باطل پرستوں کا رد ہو جائے۔

یہ تو ایک رخ تھا شاہزادے صاحب !

اب دوسرا رخ بلا غلط فرمائیے :

آپ کے حضور غازی ملت، میان مولوی ہاشمی صاحب، اپنی
زوردار تحریریں اور تقریریں میں یہ فرماتے ہیں کہ :

اے لوگو ! حسن و حضور سیدنا اشرف جاںگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تبارک السلطنت تھے انہوں نے سلطنت پر فوکر

باردی ہم نے عرض کیا کہ بالکل صحیح ہم خود اس کے

معترف ہیں پھر ارشاد فرمایا کہ قلب عالم تھے غوث العالم تھے

ہم نے سر جھکا دیا کہ بیشک ہمارے یہ سمانی آقا ان ہی اوصاف
سے متصف تھے لیکن یہ منہ نے اور ہمارے بغیر محنت دل سے ملنے
کے بعد میاں مولوی ہاشمی صاحب پیشتر اہل کریم کہنے میں کہ :

خبردار !

حضور سلطان سمانی قدس سرہ نے اعلیٰ حضرت امام

بریلوی کو اہلسنت کا تاجدار امام بنا کر اکابرین اہل

کردیا اس لیے کہ اعلیٰ حضرت کچھ شریف کے

وفادار، خدمتگذار تھے۔

تو ہم چہنگے کہ یا اللہ، اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کچھ شریف

کے کسی بھی پیر صاحب کے مرید تو نہیں تھے نہ اعلیٰ حضرت نے

برکت کے لیے ہی کچھ شریف سے خلافت حاصل کی نہ کچھ شریف

چلکشی کے لیے گئے تھے بلکہ کچھ شریف ماضی نہ ہوئے نہ ہوں

محول فیض کے لیے ہی کچھ شریف سے کوئی واسطہ رکھا۔ آخر یہ

خدمتگذاری، وفاداری جو تاجدار اہلسنت و امام اہلسنت بنا دے

عطیہ رسول بنا کر میکا دے اس کا دھونے میاں مولوی ہاشمی صاحب

نے کہاں سے کر دیا۔

اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ تو بارہ مہرہ سے سلسلہ

قادریہ میں مرید تھے۔ اپنی خدمتگذاری اور وفاداری کو قول و فعل بارہ

مہرہ کے مشائخ اور ان کے شاہزادوں سے ہی وابستہ رکھا اور اسی واسطہ

سے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے در اقدس کو مقبول ہونے سے

تمام کرم، مساک کی تعین حاصل کیں یک دم و کرم پرستی سے حال تھے،

جو او بار پشت کی بارگاہوں میں حاضر ہونے کے بعد بھی یا غوث کہہ کر
استد کرتے تھے یہ ضرور ہے کہ بزرگانِ چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ
و غیر کم کی بارگاہوں میں مودب اور ظاہری و باطنی عزت و احترام کے
سمت پابند تھے۔

بیان مولوی مامی صاحب !

آپ کا یہ دعوے کہ کچھ مقدمہ سنے یہ سارے انعامات اعلیٰ حضرت
امام بریلوی کو عطا کر دیے روایت و درایت کے خلاف آپ کی
لاابالی طبیعت کی پیداوار ہے جو تراویکس ہے ہم اسے کو بالکل سچے
کو تیار نہیں، ہم اس کا صاف انکار کرتے ہیں۔

کہیے، شاہزادے صاحب !

یہ انکار کرنے والے لوگس قرار دینے والے آپ کے لئے کچھ چوری مذہب
پر مسلمان ہیں یا نہیں یا اسلام سے خارج ہونگے اور اگر مسلمان باقی
ہیں اسلام سے خارج نہیں ہوتے تو کچھ شریف کی ضرورت کیا
باقی رہ گئی۔ یہ بات نہیں ہے کہ ملک ہجر کے مسلمانوں کو آپ پکڑ پکڑ کر
خانقاہ کچھوچھ لے جائیں اور زور دیں کہ مرید بن جا، شقت و ریافت
بھیل اور ولی بن جا ورنہ تو مسلمان باقی نہیں رہے گا یا خالی مرید ہی
بن جا ورنہ اسلام سے خارج ہو جائے صاحب یہ بات ہی نہیں تو کچھ چھ
کی کیا ضرورت؟

خلاف اس کے بریلی سے تعلق رکھنے والے کوئی صاحب اعلیٰ حضرت
امام بریلوی کے مناقب ہم سے بیان کر دیں کہ وہ بہت بڑے عالم تھے،
حق و مدق تھے اپنے وقت کے مجدد تھے دین مہدی پہلے تک اس عالم

نہیں پیدا ہوا، قوت و ہمارت اور شریعت پر عمل کرنے میں ان کے
خلاف نہیں تھی، دین و سنیت کی صحیح صحیح حفاظت فرمائی، مسلمانوں
کو بدیہوں، مگرہوں، بد مذہبوں سے بچانے کے پورے پورے
تجربے کیے۔ بارگاہِ مہر کے شاخ سے مرید تھے، اپنے شاخ
کی بارگاہ میں بہت زیادہ مودب تھے۔ سلسلوں کی پہچان کے
ساتھ کس کس نے سلسلہ کی حفاظت کی ہے اور منقطع ہونے سے
بچ گئے ہیں اس کا یکمال عرفان حاصل تھا۔ سادات و آلِ ہول
جو تک نہیں گئے ان سے عقیدت و ادب آپ کی امتیازی شان تھی
ہم نے تسلیم کیا کہ ہاں صاحب ہم اس کے متعرف میں ہیں اس
سے انکار نہیں پیر وہ بریلی سے تعلق صاحب کہتے تھے کہ ایک بات
ہے کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی نے مرزا غلام احمد دہلوی کے خلاف کفر
کا فتوے دیا ہے اس کو کافر و مرتد بتایا ہے اس لئے کہ اس نے تم
نبوت کا انکار کیا ہے نبوت کا دعوے کیا ہے۔

ہم نے عرض کیا کہ حضرت بات یہاں ایمان و کفر کی ہے جب مرزا
غلام احمد دہلوی یہ کہتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد بھی نبی
پیدا ہو سکتا ہے بلکہ نبوت کا دعوے کر دیا کہ ہے تو بے شک ہم مسئلہ
مفرت امام بریلوی قدس سرہ کے دامن سے ہی وابستہ رہیں گے
ایک کو حق سمجھتے ہیں ان کے اس حکم شرع کے صحیح ہونے کا ہم صدق دلی
سے اقرار کرتے ہیں اور اگر ہم نے اس کا انکار کیا اور اپنی دیرھ اینٹ
کی مسجد بنا کر بریلی کے حکم شرع سے الگ ہو گئے تو ہم بھی کافر و ہستی
و کافر ہو جائیں گے۔ ایذاہ باشد تعالیٰ

شاہزادے صاحب !

فکر و نظر کے خطوط یہ ہیں۔ سلوک و طریقت کے لیے عام مسلمان مکلف نہیں بلکہ وہ کسی کے مرید نہ بھی بنے تو بقصدہ تعالیٰ اہلسنت بیعت عامہ میں داخل ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت میں داخل ہیں وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ناجی امت سے خارج نہیں ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ نجات پائیں گے۔ بخلاف اس کے اس پُرفتن زدہ میں جبکہ پھلوں کے علاوہ نئے نئے فرقوں نے جنم لے کر کفر و ضلالہ اور جہنم کا راستہ دکھلایا ہے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی ضروریات دینیہ کی ہدایات سے انحراف و انکار اسلام ہی سے خارج کر دیکھا وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امتِ اجماع سے نکل جائیں گے اور اسی پر مر گئے تو سیدھے جہنم میں پہنچ جائیں گے خواہ وہ کسی چھوٹی بڑی خانقاہ والے ہوں یا سادات یا عام قبیلوں کے لوگ اس میں کسی کے لیے بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے۔

العیاذ باللہ تعالیٰ اللہم لا ترخ قلوبنا بعد

اذ ھدیتنا ذھب لنا وھن لنا کرحمتہ انک

انت الکوھاب وعلی اللہ تعالیٰ علیٰ رسولہ

خیر خلقہ سیدنا محمد و آلہ واصحابہ

جمعین و الحمد للہ رب العالمین ط

۲ جون ۱۹۹۴ء

مطابق

۲۱ ذوالحجہ ۱۴۱۴ھ

مطبع اردو، انصار نگر لاہور

کتاب: حرر خطوط لاسنوی (ناپختہ)

عقائد اسلام کی حفاظت و صیانت

کے لیے

مسجد اعلیٰ حضرت کا بیدار شہر بان

دارالعلوم امجدیہ ناگ پور اور گلبرگہ شریف سے

شائع ہونے والا عظیم الشان سنی جریدہ

ماہنامہ سنی آواز اسلام

بنام

سنی آواز

ایڈیٹر • مولانا الحاج سید محمد حسینی صاحب اشرفی مصباحی

قیمت: دعا قلاح دارین

.. رابطہ کا پتہ ..

ایڈیٹر ماہنامہ سنی آواز دارالعلوم امجدیہ گانج کمیت ناگ پور